ماہنامہ

ABC Certified باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

# کرائم بیورو
کراچی

فروری
2026ء
قیمت: 200 روپے

## مذاکرات کی ناکامی کی صورت میں ایران امریکہ سے کیسے نمٹ سکتا ہے؟

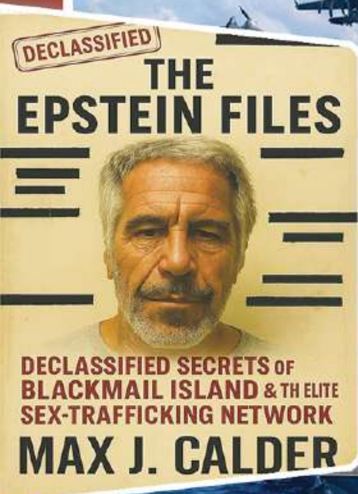


مزید ایپسٹین فائلز جاری
ایلون مسک سمیت کئی
سیاست دانوں کا ذکر

محسن نقوی کے سامنے میرٹ بے بس
راجہ رفعت مختار کی چھٹی

انڈیا میں طیارہ حادثہ جس
نے کئی سوالات جنم دیے

لاہور میں خاتون اور بچی کی سیوریج
نالے میں گرنے سے ہلاکت

سندھی شاعر آکاش انصاری کے قتل
کے مقدمے میں بیٹے کو سزائے موت

کرکٹ میں ’سیاست
اور پیسے کی کہانی‘

سعودی عرب نے لاکھوں اونٹوں کو
پاسپورٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟

# CRIME STOPPERS

CRIME SCENE DO NOT CROSS

ڈی ایس پی فائزہ سوڈر

سب انسپکٹر حنیف سیال

ایس ایچ او گارڈن پولیس اسٹیشن

انسپکٹر بابر حمید

ایس ایچ او بغدادی پولیس اسٹیشن

انسپکٹر شاہد تاج

ایس ایچ او عزیز آباد پولیس اسٹیشن

ماہنامہ
ABC Certified باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

# کرائم بیورو

کراچی

جلد نمبر 06 | فروری 2026ء | شمارہ نمبر 03

قیمت: 200 روپے

**فرمان مصطفیٰ ﷺ**

جب کافر کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کی وجہ سے دنیا سے ہی اسے لقمہ کھلا دیا جاتا ہے اور مومن کیلئے اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو آخرت کیلئے ذخیرہ کرتا رہتا ہے اور دنیا میں اپنی اطاعت پر اسے رزق عطا کرتا ہے۔ (صحیح مسلم:7090)

**فرمان الٰہی**

اور کسی سے بات کرنے میں اپنا رخسار کج نہ کر اور زمین پر اتراتا نہ چل۔ بے شک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اتراتا فخر کرتا اور میانہ چال چل اور اپنی آواز کو پست کر۔ بے شک سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی ہے۔ (سورۃ لقمان آیت:18/19)

## فہرست


| | |
|---|---|
| مذاکرات کی ناکامی کی صورت میں ایران امریکہ سے کیسے نمٹ سکتا ہے؟ | 05-06 |
| سابق انڈین آرمی چیف کی غیر شائع شدہ کتاب کا اقتباس | 07 |
| عون عباس نے نماز توڑ کر خودکش بمبار کا راستہ روکا | 08 |
| شاعر آکاش انصاری کے قتل کے مقدمے میں بیٹے کو سزائے موت | 09 |
| راجہ رفعت مختار کی چھٹی | 10 |
| انڈیا میں طیارہ حادثہ جس نے کئی سوالات جنم دیے | 11-12 |
| انڈین چینلز اس بار پی ایس ایل کے میچز کیوں نہیں دکھا سکیں گے؟ | 13-14 |
| لاہور میں خاتون اور بچی کی سیوریج نالے میں گرنے سے ہلاکت | 15 |
| کرکٹ میں 'سیاست اور پیسے کی کہانی' | 16 |
| جدید پولیسنگ کی خاموش مگر مضبوط قوت | 17 |
| مزید ایپسٹین فائلز جاری، ایلون مسک سمیت کئی سیاست دانوں کا ذکر | 18-19 |
| ثقلین مشتاق کا بیان اور پاکستان کو سری لنکا میں ملنے والی کنڈیشنز پر بحث | 20-21 |
| تابش ہاشمی کے بیان پر شہریوں کا ردعمل | 22 |
| فہیم اشرف کی اننگز جس نے نیدرلینڈز سے 'یقینی شکست' سے بچالیا | 23 |
| حیدرآباد پولیس کا جرائم کے خلاف گھیرا تنگ | 24 |
| سعودی عرب نے لاکھوں اونٹوں کو پاسپورٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟ | 25 |
| پکانے سے پہلے مرغی دھونا درست ہے یا خطرناک؟ | 26 |
| سفید پوشی کا بھرم اور چار لاکھ کا دھوکہ: ظہور احمد کی داستانِ الم | 27 |
| ایک پولیس افسر کا 'استعفیٰ'۔۔۔مگر کیوں؟؟ | 28 |


پبلشر فضیل امر نے خرم پرنٹنگ پریس پاکستان چوک سے چھپوا کر آفس نمبر 1، پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی قائدآباد ملیر سے شائع کیا
monthlycrimebureau@gmail.com
crimebeauru@gmail.com

**چیف ایڈیٹر:** شیخ حسین امر
**ایڈیٹر:** عرفان ساگر
**ڈپٹی ایڈیٹر:** مارشا امر
**منیجنگ ایڈیٹر:** معظمہ جٹ

**ایڈیٹر انوسٹی گیشن:**
شکیل ناچ

**مجلس ادارت:**
نیاز کھوکھر، راؤ جمیل، آغا خالد، ضیاء الرحمٰن، ڈاکٹر جعفر عباس، سمیر قریشی، ملیحہ عمران (انگلینڈ)، غازی صلاح الدین، فاروق مرزا (امریکہ)، عبدالوحید جیلانی، افضل سندھو، کامران خان، اسداللہ خان، طارق پٹھان

**انچارج انوسٹی گیشن ٹیم:** زاہد شاہ

**چیف رپورٹر:** انور سلطان (0300 2056305)

**کرائم رپورٹرز:**
عمیر خان، عمران شاہد، عبداللہ گدی، سہیل آرائیں، محمد احسن، محمد آصف نعمان صافی، سلطان چاکی سومرو احسن کندی (فیصل آباد)

**چیف فوٹو گرافر:** عبدالستار قریشی

**بیورو چیف:**
نوید میو (اسلام آباد) سعدیہ حق (لاہور)
چوہدری مستقیم (چنیوٹ) عبدالغفور سروہی (حیدرآباد)

**ڈسٹرکٹ رپورٹرز:**
ابرار احمد (سوات) مراد عباسی (پنو عاقل)
آفتاب سروان (ٹھٹھہ) ساجد علی شاہ (چنیوٹ)

**انچارج سندھ ڈیسک:** انعام شاہ

**اسپیشل رپورٹر:** راؤ عدنان

**قانونی مشیران:** امجد حسین قریشی ایڈووکیٹ
امان اللہ یوسفزئی ایڈووکیٹ، نظر اقبال (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

آج کے جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس سوشل میڈیا کے دور میں ہم تحقیقاتی صحافت کو زندہ رکھنے کا عزم لئے ایک ماہنامہ میگزین کا اجراء کر چکے ہیں جس میں سینئر اور تحقیقی صحافیوں پر مشتمل تجربہ کار ٹیم کی مجلس ادارت ہے۔ میگزین کا فوکس کرائم کے شعبے سے جڑے تحقیقاتی مضامین سے ہے۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ میگزین کا ہر شمارہ ہر مہینے کی ایک دستاویز کی حیثیت کا حامل ہو۔

کراچی، اسلام آباد، لاہور، حیدرآباد، فیصل آباد، سکھر، پشاور، کوئٹہ سمیت تمام چھوٹے بڑے شہروں سے بیورو چیفس اور ضلعی نمائندگان کے تحقیقاتی مضامین اور رپورٹس آپ کو نہ صرف چونکائیں گی بلکہ ارباب اختیار کو ایکشن میں آنے پر مجبور بھی کریں گی۔

ہماری ٹیم میں شامل ہونے اور میگزین کا حصہ بننے کیلئے رابطہ کریں

واٹس ایپ نمبر: 0300 2056305

# بیلسٹک میزائل، سپیڈ بوٹس اور آبنائے ہرمز کی بندش
# مذاکرات کی ناکامی کی صورت میں ایران امریکہ سے کیسے نمٹ سکتا ہے؟

ایران اور امریکہ نے چھ فروری کو عمان کے دارالحکومت مسقط میں نئے مذاکرات کا آغاز کیا ہے اور یہ مذاکرات ایک ایسے وقت میں ہو رہے ہیں جب دونوں ممالک کے درمیان فوجی تصادم کا خطرہ اب بھی اس خطے پر منڈلا رہا ہے۔

حالیہ ہفتوں میں دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے کیونکہ امریکی فوجی دستے مشرقِ وسطیٰ میں تعینات کیے جا رہے ہیں اور دونوں اطراف سے ہونے والی بیان بازی بھی شدت اختیار کر گئی ہے۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کہتے ہیں کہ وہ ایران کے ساتھ ایک معاہدہ کرنا چاہتے ہیں، تاہم انھوں نے خبردار بھی کیا کہ ایسا نہ ہونے کی صورت میں 'بُری چیزیں' پیش آسکتی ہیں۔

اگرچہ ابھی مذاکرات کے فریم ورک کا باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا ہے لیکن امریکی سیکریٹری خارجہ مارکو روبیو نے واضح کر دیا ہے کہ واشنگٹن چاہتا ہے کہ بات چیت کا محور صرف ایران کے جوہری پروگرام تک محدود نہ رہے، بلکہ اس دوران بیلسٹک میزائل پروگرام، خطے میں ایران کی پراکسیوں اور ایرانی عوام کے ساتھ حکومت کا برتاؤ بھی اس میں شامل ہو۔

ایرانی وزیرِ خارجہ عباس عراقچی نے تہران کے میزائل پروگرام پر مذاکرات کو متعدد بار مسترد کیا ہے اور کہا ہے کہ ایران جوہری مذاکرات میں واپسی کے لیے تیار ہے بشرطیکہ یہ بات چیت 'برابری کی بنیاد' پر کی جائے۔

ایران ایک ایسے وقت میں اس نئے سفارتی عمل کے لیے راضی ہوا ہے، جب اسے داخلی اور بین الاقوامی دونوں سطحوں پر دباؤ کا سامنا ہے۔

ایران میں قومی کرنسی کی قدر میں شدید کمی اور مہنگائی میں اضافے کے سبب بڑے پیمانے پر پُرتشدد مظاہرے ہوئے تھے، جو کہ ایران کی حالیہ تاریخ کے سب سے خونریز کریک ڈاؤن پر ختم ہوئے۔

عباس عراقچی اور امریکی خصوصی ایلچی سٹیو وِٹکر کی قیادت میں ہونے والی یہ بات چیت فوجی تصادم سے بچاؤ کی ضمانت نہیں ہے۔

اس سے قبل تہران اور واشنگٹن نے اپریل اور مئی 2025 میں عمان کی ثالثی میں مذاکرات کے پانچ ادوار میں حصہ لیا تھا، لیکن چھٹا دور اسرائیل اور ایران کے درمیان 12 روزہ جنگ کے آغاز کے بعد منسوخ کر دیا گیا تھا۔

### تناؤ کا شکار خطہ اور سفارتکاری

ایرانی قیادت نے اس وقت سفارت کاری پر توجہ مرکوز کی ہوئی ہے اور اس کی طرف سے خبردار بھی کیا گیا ہے کہ امریکہ کا ایران پر حملہ پورے خطے میں جنگ بھڑکا سکتا ہے۔

انھوں نے علاقائی طاقتوں کو قائل کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ ڈونلڈ ٹرمپ کو کسی بھی فوجی حملے سے باز رکھیں۔

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور اردن نے امریکہ کو اپنی فضائی حدود کا استعمال کرنے کی اجازت دینے سے انکار کیا ہے، جس کے امریکہ کے پاس آپشنز محدود ہو گئے ہیں۔

ایران نے خبردار کیا ہے کہ وہ کسی بھی فوجی ٹکراؤ کی صورت میں امریکی اور اسرائیلی فوجی اڈوں اور ساز و سامان کو جائز ہدف سمجھے گا اور یہ دھمکی عراق، بحرین، قطر، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، کویت، اردن اور شام پر ممکنہ حملوں کا اشارہ بھی ہو سکتی ہے۔

امریکہ کے ساتھ پچھلے تنازعات میں ایران نے علامتی اور نپا تُلا ردِعمل دے کر کشیدگی کو کم کرنے کی کوشش کی تھی۔

گذشتہ برس ایران اور اسرائیل جنگ کے دوران امریکی حملوں کے بعد تہران نے قطر میں امریکہ کی العدید ایئربیس پر حملے کے اپنے ارادے سے واشنگٹن کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔

جنوری 2020 میں بھی اس نے پاسدارانِ انقلاب کی قدس فورس کے کمانڈر قاسم سلیمانی کی ہلاکت کے جواب میں عراق میں عین الاسد بیس پر حملے سے قبل امریکیوں کو مطلع کیا تھا۔

لیکن موجودہ حالات میں ممکن ہے کہ ایران کسی بھی امریکی حملے کو اپنی بقا کے لیے خطرہ سمجھے۔

ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران میں حالیہ احتجاجی مظاہروں کے دوران کہا تھا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ 'ایران میں نئی قیادت' تلاش کی جائے۔ اطلاعات کے مطابق وہ ایسے فوجی اقدامات پر غور کر رہے ہیں، جو نہ صرف دوبارہ احتجاج کو بھڑکا سکتے تھے بلکہ ایرانی قیادت کے خاتمے کی راہ بھی ہموار کر سکتے تھے۔

ایک ایسے وقت میں جب کشیدگی مزید بڑھ رہی ہے ایران نے خبردار کیا ہے کہ کسی بھی حملے کو جنگ کا اعلان سمجھا جائے گا۔

اس مؤقف کو تہران کی ایک ایسی کوشش کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے کہ جس کے ذریعے وہ اپنے کمانڈ اینڈ کنٹرول کے ڈھانچے پر امریکہ کو حملوں سے باز رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔

ایک ایسا ممکنہ حملہ جس کی جلاوطن اپوزیشن رہنما رضا پہلوی نے حمایت کی ہے اور جو ملک میں دوبارہ احتجاجی مظاہروں کو بھڑکا سکتا ہے۔

### اگر سفارتی عمل ایک بار پھر ناکام ہوا تو کیا ہوگا؟

امریکی سیکریٹری خارجہ مارکو روبیو نے 28 جنوری کو کہا تھا کہ مشرقِ وسطیٰ میں اس وقت آٹھ یا نو فوجی اڈوں پر 30 سے 40 ہزار امریکی فوجی تعینات ہیں، 'جو سب کے سب ہزاروں ایرانی خودکش ڈرونز اور مختصر فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائلوں کی زد میں ہیں۔'

### بیلسٹک میزائل حملے

ایک اندازے کے مطابق ایران کے پاس اس وقت تقریباً دو ہزار بیلسٹک میزائل موجود ہیں، جن میں مختصر اور درمیانی فاصلے تک مار کرنے والے وہ میزائل بھی شامل ہیں جو خطے میں اس کے اہداف کو نشانہ بنا سکتے ہیں۔

گذشتہ برس ایران اور اسرائیل کے درمیان 12 روزہ جنگ کے دوران تہران نے اسرائیل پر بیلسٹک میزائلوں کے متعدد حملے کیے تھے، جن میں سے کچھ نے اسرائیل کے جدید دفاعی نظام کو بھی چکمہ دیا تھا۔

امریکہ کے پاس خطے میں اینٹی میزائل نظام موجود ہے لیکن کسی ممکنہ تصادم کی صورت میں اسے اسرائیل کے مقابلے میں کہیں زیادہ وسیع علاقے کا دفاع کرنا پڑے گا۔

ایران کا کہنا ہے کہ اس نے اسرائیل کے ساتھ جنگ کے بعد اپنی میزائل صلاحیتوں کو دوبارہ مضبوط کیا ہے۔

اطلاعات کے مطابق روس اور چین نے بھی گذشتہ جون سے ایران کی فوجی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے میں مدد کی ہے۔

### سپیڈ بوٹس اور ڈرون حملے

ایران کی فوج قطعی طور پر بھی امریکی عسکری ٹیکنالوجی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس سبب ایران جنگ کا نیا طریقہ کار اختیار کر سکتا ہے: سپیڈ بوٹس اور

ڈرونز کا بڑے پیمانے پر استعمال تاکہ دشمن کے دفاعی نظام اور سینسرز کو ناکارہ بنایا جا سکے۔

اس حکمتِ عملی کو عملی جامہ پہنانے کے لیے خلیجِ فارس میں ایرانی سپیڈ بوٹس اور شاہد-136 ڈرونز کا استعمال کیا جا سکتا ہے، یہ وہی ڈرونز ہیں جنھیں روس نے مبینہ طور پر یوکرین کی جنگ میں بڑے پیمانے پر استعمال کیا ہے۔

بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان پاسدارانِ انقلاب کے قریب سمجھے جانے والے میڈیا آؤٹ لیٹس سمیت متعدد میڈیا اداروں نے اس حکمتِ عملی کے استعمال پر زور دیا ہے۔

ایرانی فوج نے 29 جنوری کو یہ بھی اعلان کیا تھا کہ اسے ایک ہزار 'سٹریٹجک ڈرونز' موصول ہو گئے ہیں۔

### پراکسی گروہوں کا استعمال

دہائیوں سے ایران نے اپنے اتحادی عسکری گروہوں کے ایک علاقائی نیٹ ورک 'مزاحمت کے محور' کو اسلحہ اور دیگر مدد فراہم کی ہے۔ اس نیٹ ورک میں عراق کے متعدد گروہ، لبنان کی حزب اللہ اور یمن کے حوثی سمیت دیگر تنظیمیں شامل ہیں۔

گذشتہ دو برسوں میں اسرائیل نے ان گروہوں کو بھاری نقصان پہنچایا ہے، جس کے نتیجے میں تہران کی اپنی سرحدوں سے باہر طاقت کے استعمال کی صلاحیت میں نمایاں کمی آئی ہے۔

تاہم صلاحیتیں محدود ہونے کے باوجود بھی امریکی مفادات پر ان گروہوں کے حملے ایک حقیقی خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

،تصویر کا کیپشنایرانی فوج نے 29 جنوری کو یہ بھی اعلان کیا تھا کہ اسے ایک ہزا[illegible]ٹریٹجک ڈرونز[illegible] موصول ہو گئے ہیں۔

ان گروہوں نے گذشتہ برس ایران اور اسرائیل جنگ سے خود کو دور رکھا تھا لیکن اگر امریکہ کی طرف سے ایران کے وجود کو کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے تو شاید اس بار صورتحال میں تبدیلی دیکھنے میں آئے۔

اب تک پاپولر موبلائزیشن فورس، کتائب حزب اللہ اور البدر نامی گروہوں نے ایران کے دفاع کا اعلان کیا ہے۔

حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل نعیم قاسم نے بھی اعلان کیا تھا کہ اگر امریکہ نے ایران پر حملہ کیا تو مسلح تنظیم درست وقت پر حملوں کی اور اس جنگ میں اپنی دخل اندازی کی نوعیت پر فیصلہ کرے گی۔

تاہم عراق اور لبنان میں ان گروہوں پر خود کو غیر مسلح کرنے کا دباؤ بڑھ رہا ہے۔

تاہم یمن میں حوثی شاید ایران کی حمایت میں بحیرۂ احمر میں امریکی بحری جہازوں پر حملے کرنا شروع کر دیں۔ 26 جنوری کو اس گروہ کی جانب سے ایک جلتے ہوئے جہاز کی ویڈیو شیئر کی گئی تھی اور لکھا گیا تھا: 'جلد آ رہا ہے۔'

لیکن یہ بھی امکان ہے کہ وہ ایران کے دفاع کا فیصلہ نہ کریں کیونکہ ایسا کرنے سے ان کے اور امریکہ درمیان گذشتہ برس ہونے والا جنگ بندی کا معاہدہ خطرے میں پڑ سکتا ہے۔

### آبنائے ہرمز کی بندش

یہ دھمکی ایران کے سیاسی اور عسکری حکام کی جانب سے برسوں سے مغرب کے ساتھ بڑھتی ہوئی کشیدگی کے دوران دہرائی جاتی رہی ہے۔

خلیجِ فارس کی آبنائے ہرمز ایک ایسا سٹریٹجک مقام ہے، جہاں سے دنیا کے تقریباً پانچویں حصے کو تیل کی ترسیل ہوتی ہے۔

آبنائے ہرمز کو بند کرنا زیرِ سمندر بارودی سرنگوں، کروز میزائلوں، ساحلی دفاعی نظام اور تیز رفتار کشتیوں کے استعمال سے ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

تاہم ایسا اقدام ایران کا آخری حربہ ہوگا کیونکہ اس سے نہ صرف اس کی اپنی تجارت، خصوصاً اپنے سب سے بڑے خریدار چین کو تیل کی برآمدات، بری طرح متاثر ہوں گی بلکہ خلیجی ریاستوں کو بھی نقصان پہنچے گا۔ وہی ریاستیں جنھوں نے حالیہ کشیدگی کے دوران تہران کے خلاف فوجی کارروائی کو روکنے کی کوشش کی تھی۔

شاید یہی وجہ ہے کہ ایرانی حکام کی جانب سے حالیہ بیانات میں اس

دھمکی کا زیادہ ذکر نہیں آیا ہے۔

ایران اور امریکہ دونوں ہی کہہ چکے ہیں کہ وہ اس معاملے کا سفارتی حل چاہتے ہیں، تاہم دونوں کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج کسی معاہدے کی راہ میں سب سے بڑی رُکاوٹ ہے۔

تاہم اگر واشنگٹن طاقت کا استعمال کرتا ہے تو شاید ایران اپنی بقا کے لیے امریکہ کے ان مطالبات پر بھی غور کرنا شروع کر دے جس پر اب تک انھوں نے کوئی توجہ نہیں دی ہے۔

دوسری جانب ایران بھی واشنگٹن کو اتنا نقصان ضرور پہنچا سکتا ہے، جس سے امریکہ مذاکرات کو ہی ترجیح دینا ضروری سمجھے۔

OOO

## ’ہم پہلے گولی نہیں چلائیں گے‘

# سابق انڈین آرمی چیف کی غیر شائع شدہ کتاب کا اقتباس جسے پارلیمان میں پڑھنے سے روکا گیا

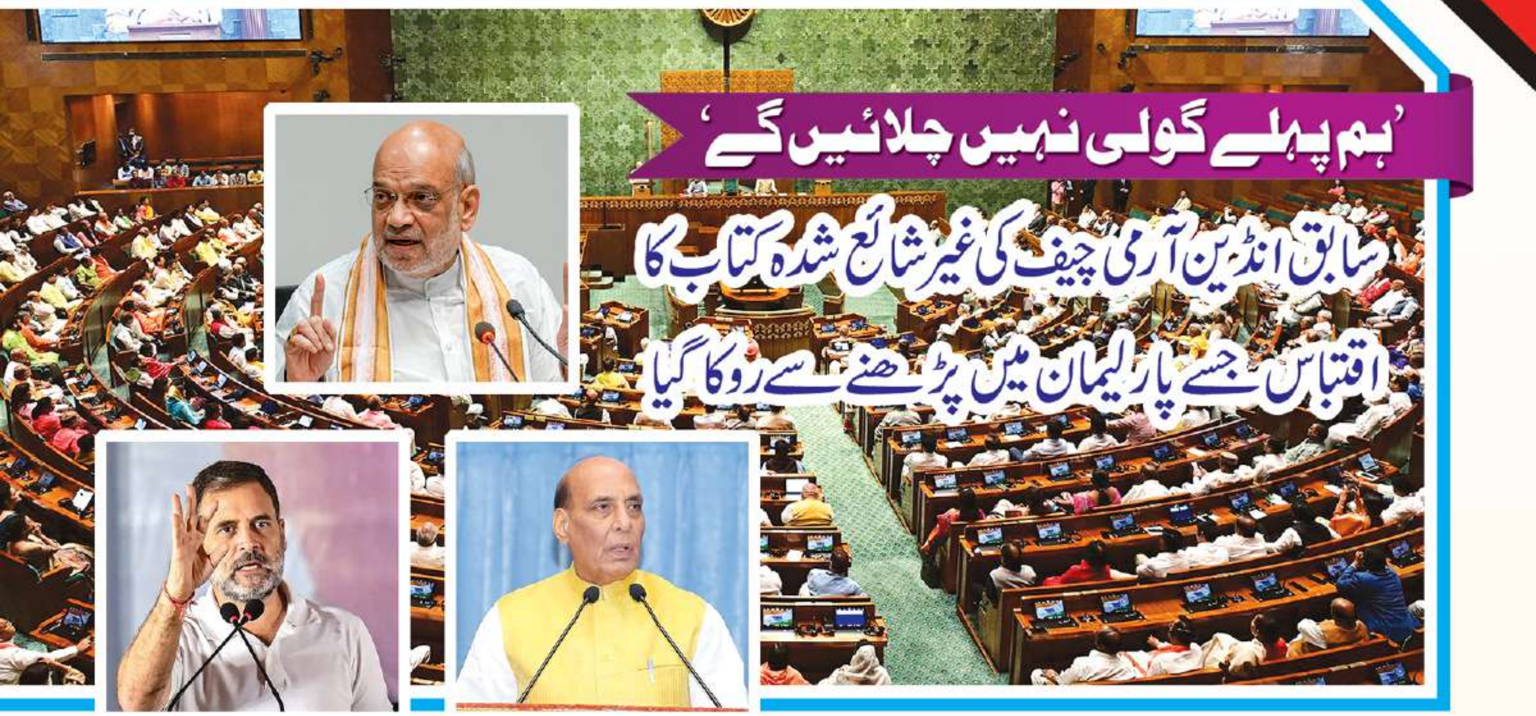

انڈیا کی پارلیمان میں ایک ایسی کتاب پر ہنگامہ کھڑا ہوا جو ابھی شائع بھی نہیں ہوئی ہے۔ لوک سبھا میں یہ بحث اس وقت شروع ہوئی جب قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے اپنی تقریر شروع کی۔

راہل گاندھی کا کہنا تھا: ’میں کچھ اقتباس پڑھنے سے اپنی بات کا آغاز کروں گا۔ یہ اقتباس انڈین فوج کے (سابق) سربراہ نروانے کی یادداشتوں سے ہے۔ میں چاہوں گا کہ آپ اچھے طریقے سے سنیں تا کہ آپ کو سمجھ آ سکے کہ کون محب وطن ہے اور کون نہیں۔‘

انڈین حزب اختلاف جس کتاب سے کچھ حصے پڑھ کر سنانا چاہتے تھے وہ انڈیا کے سابق آرمی چیف جنرل منوج مکند نروانے نے ریٹائرمنٹ کے بعد لکھی ہے مگر یہ اب تک شائع نہیں ہو سکی۔

اس کے کچھ حصے انڈیا کے جریدے کاروان میں شائع ہوئے جن میں سنہ 2020 کی چین انڈیا جھڑپوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ لداخ کی وادی گلوان کے سبب ہونے والی ان جھڑپوں میں ایک کرنل سمیت 20 انڈین فوجی ہلاک ہوئے تھے۔

انڈیا نے چین پر وادی گلوان میں ہزاروں فوجی بھیجنے اور 14,700 مربع میل کے علاقے پر قبضہ کرنے کا الزام لگایا جبکہ چین کا الزام تھا کہ انڈیا وادی گلوان کے قریب دفاع سے متعلق غیر قانونی تعمیرات کر رہا ہے۔

**انڈین پارلیمان میں جھگڑا شروع کیسے ہوا؟**

راہل گاندھی نے بتایا کہ کتاب کے جو اقتباس وہ پڑھنے جا رہے ہیں وہ ایک جریدے میں شائع کیے گئے ہیں۔

اُنھوں نے اپنے ہاتھ میں پکڑے کاغذوں سے پڑھتے ہوئے کہا: ’یہ اُس وقت کی بات ہے جب چار چینی ٹینک انڈیا کی حدود میں داخل ہو کر ڈوکلام کی ایک پہاڑی پر قبضہ کر رہے تھے۔ اس بارے میں آرمی چیف لکھتے ہیں کہ چینی ٹینک کیلاش رینج کی بھارتی چوکیوں سے صرف چند سو میٹر کے فاصلے پر تھے۔‘

ابھی راہل گاندھی نے یہاں تک ہی پڑھا تھا کہ انڈین پارلیمان میں ’نو سر، نو سر‘ کی آوازیں گونجنے لگیں۔

وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر پارلیمانی امور نے راہل گاندھی کی گفتگو پر اعتراض کیا۔ ایک ہنگامہ آرائی کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ جب یہ سب ہو رہا تھا اُس وقت انڈین وزیر اعظم نریندر مودی بھی موجود تھے۔

راج ناتھ سنگھ نے پوچھا: ’راہل گاندھی پہلے یہ بتائیں کہ کیا کتاب شائع ہو چکی ہے یا نہیں۔ اگر کتاب شائع ہو گئی ہے تو اس کا اقتباس پڑھیں، اور اگر شائع نہیں ہوئی تو اقتباس پڑھنے کا کوئی مقصد نہیں۔‘

یہ ہنگامہ تقریباً 45 منٹ تک جاری رہا جس کے بعد ایوان کی کارروائی معطل کر دی گئی۔

**انڈین آرمی چیف کی مذکورہ کتاب کے بارے میں ہم کیا جانتے ہیں؟**

انڈیا کی اپوزیشن جماعت کانگریس کے ایکس ہینڈل سے ایک پوسٹ بھی شیئر کی گئی جس میں راہل گاندھی کی پارلیمان میں تقریر کے دوران لی گئی تصویر ہے، ساتھ ہی جنرل منوج مکند نروانے کی کتاب کا عکس ہے۔ پوسٹ میں لکھا ہے ’اس بک میں کیا ہے جو مودی سرکار کو ڈر لگتا ہے۔‘ جریدے میں شائع تحریر کا پی ڈی ایف لنک بھی پوسٹ میں فراہم کیا گیا ہے۔

جنرل نروانے سنہ 2019 کے آخر میں انڈین فوج کے سربراہ بنائے گئے۔ اُس وقت انڈیا اور پاکستان کے درمیان کشمیر سمیت مختلف معاملات پر تناؤ تھا۔ سنہ 2020 میں بھی وہی آرمی چیف تھے جب انڈیا چین کی سرحدی وادی گلوان وادی میں دونوں ملکوں کی جھڑپیں ہوئیں۔

اُن کی کتاب کا عنوان ہے ’فور سٹارز آف ڈیسٹنی‘ یعنی مقدر کے چار ستارے۔ لیکن ’فور سٹارز‘ ایک استعارہ بھی ہے کیونکہ عسکری اصطلاح میں جنرل کے عہدے کو بھی فور سٹارز کہا جاتا ہے۔

**یہ کتاب لکھی تو جا چکی ہے لیکن ابھی شائع نہیں کی گئی۔**

اس کتاب کے بارے میں انڈین میڈیا نے جنرل ریٹائرڈ نروانے کا اکتوبر 2025 میں دیا گیا بیان شائع کیا تھا۔ اس بیان میں سابق آرمی چیف کہتے ہیں کہ ’میرا کام تھا کہ کتاب لکھ کر ناشر کے حوالے کر دوں۔ وزارت دفاع سے (کتاب چھاپنے کی) اجازت لینا ناشر کی ذمہ داری تھی۔ ناشر نے کتاب وزارت دفاع کے حوالے کر دی اور وہ ابھی تک زیر جائزہ ہے۔ ایک سال سے اوپر کا عرصہ گزر گیا اور ابھی تک کتاب کا جائزہ ہی لیا جا رہا ہے۔‘

اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ انڈیا کی وزارت دفاع نے اس کے شائع ہونے کی اجازت تا حال نہیں دی ہے۔ آن لائن کتابیں فروخت کرنے والے ادارے ایمازون کی ویب سائٹ پر اس کتاب کا صفحہ بھی موجود ہے جس پر 31 مئی 2024 کی تاریخ درج ہے۔ لیکن اس صفحے پر لکھا ہے ’کتاب ابھی دستیاب نہیں۔‘

**راہل گاندھی کو جو اقتباس پڑھنے سے روکا گیا، اس میں کیا لکھا ہے؟**

کانگریس کی ایکس پوسٹ میں دیے گئے لنک پر کلک کریں تو کاروان جریدے پر شائع ہونے والی 39 صفحات کی ایک تحریر کھلتی ہے۔ انڈین جریدے کے مطابق تحریر میں جنرل منوج مکند نروانے کی کتاب سے اقتباس شامل کیے گئے ہیں۔

تحریر کا عنوان ’نروانے کا سچ سامنے آنے کا وقت‘ ہے۔ ذیلی سرخی میں لکھا ہے ’ایک فوجی سربراہ کی غیر شائع شدہ یادداشتیں ظاہر کرتی ہیں کہ چین کے ساتھ سرحدی کشیدگی کو مودی حکومت نے اپنی مرضی کا رنگ کیسے دیا۔‘

تحریر کا آغاز اُس لمحے سے ہوتا ہے جب انڈیا کے آرمی چیف کو شمالی کمانڈر سے ایک کال موصول ہوئی کہ چینی ٹینک مشرقی لداخ میں پیش قدمی کر رہے تھے۔

راہل گاندھی نے پارلیمان میں تحریر کا اتنا حصہ ہی پڑھا تھا جب اُنھیں روک دیا گیا۔

باقی صفحہ نمبر 12 پر

# اسلام آباد کی مسجد میں دھماکہ:

# عون عباس نے نماز توڑ کر خودکش بمبار کا راستہ روکا

سید اشفاق اسلام آباد کے علاقے ترلائی میں دہشت گردی کا نشانہ بننے والی امام بارگاہ کے قریب ہی رہائش پذیر ہیں۔
یہ وہ پہلے شخص تھے جنھوں نے ریسکیو اور پولیس کو اس واقعے کی اطلاع دی اور یہی دھماکے کے بعد امام بارگاہ میں داخل ہونے والے سب سے پہلے شخص تھے۔

اس امام بارگاہ میں زیادہ تر ترلائی کے رہائشی ہی نماز ادا کرر ہے تھے۔ان میں سے زیادہ تر کو وہ جانتے ہیں۔

وہ بتاتے ہیں کہ جب وہ امام بارگاہ میں داخل ہوئے تو ہر طرف زخمی اور لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔اس موقع پر انھوں نے لاشوں کو نظر انداز کرتے ہوئے زخمیوں کی مدد کرنا شروع کر دی۔

سید اشفاق بتاتے ہیں کہ جب وہ ہال کے دروازے سے اندر داخل ہوئے تو انھوں نے دیکھا کہ ترلائی ہی کے رہائشی عون عباس اور ان کے پاس ہی مبینہ خودکش بمبار کی لاش پڑی ہے۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ فائرنگ کے بعد جب خودکش بمبار ہال میں داخل ہوا تو عون عباس نے اس کو دبوچ لیا اور خودکش بمبار نے وہیں خود کو دھماکے سے اڑا دیا۔اگر عون عباس ایسا نہ کرتے اور حملہ آور کو ہال کے دروازے پر ہی نہ روکتے تو شاید جانی نقصان بہت زیادہ ہوتا۔

بی بی سی کو یہی بات ہال میں موجود دیگر لوگوں اور زخمیوں نے بھی بتائی۔

اصغر علی بھی جمعہ کے روز ہونے والے واقعہ میں معمولی زخمی ہوئے ہیں۔وہ ہال کے دروازے کے قریب آخری صف میں نماز ادا کر رہے تھے۔

ان کا کہنا ہے کہ نماز کے دوران ان کے ایک طرف عون عباس اور دوسری طرف ایک اور شخص کھڑے تھے جو کہ حملے میں مارے گئے ہیں۔

اصغر علی بتاتے ہیں کہ فائرنگ کی آواز سن کر عون عباس نے اپنی نماز توڑ دی اور خودکش حملہ آور جو کہ ہال کے دورازے سے داخل ہو رہا تھا کو دبوچ لیا۔ان کے مطابق، اس موقع پر خودکش حملہ آور نے دھماکے سے خود کو اڑا لیا اور اس دھماکے میں دیگر لوگوں کے ہمراہ عون عباس بھی ہلاک ہو گئے۔

ان کا کہنا ہے کہ اس دھماکے میں وہ خود بھی زخمی ہوئے لیکن ان کی چوٹیں کم تھیں تو انھیں ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا ہے۔اصغر علی کا کہنا ہے کہ وہ کافی دیر تک اپنے ہوش وحواس میں نہیں تھے۔

جس وقت یہ دھماکہ ہوا اس وقت نماز کی امامت راجہ بشارت حسین کر رہے تھے۔

راجہ بشارت حسین کہتے ہیں کہ انھیں کئی نمازیوں نے بتایا ہے کہ عون عباس نے فائرنگ کے بعد نماز توڑ کر حملہ آور کا راستہ روکا۔اگر وہ اندر صفوں کے درمیان میں آ جاتا تو بہت نقصاں ہوتا۔عون عباس نے اپنی جان دے کر کئی لوگوں کی جانیں بچائی ہیں اور وہ ہیرو ہے۔'

سید اشفاق بتاتے ہیں کہ امام بارگاہ کے مرکزی گیٹ پر دو گارڈز تعنیات ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ جب حملہ آور مرکزی گیٹ سے فائرنگ کرتا ہوا داخل ہوا تو اس وقت نماز ہو رہی تھی۔ مجھے چار، پانچ فائر کی آواز سنائی دی اور پھر ساتھ ہی ایک اور فائر کی آواز آئی۔ یہ فائر گارڈ کی جانب سے کیا گیا تھا، وہ خودکش حملہ آور کا راستہ روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

سید اشفاق کہتے ہیں کہ مرکزی گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہوئے حملہ آور نے مزید دو، تین فائر کیے اور وہ ہال میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا تھا کہ عون عباس نے اس کا راستہ روک لیا۔

وہ بتاتے ہیں کہ عون عباس کے تین بہن بھائی ہیں اور وہ ترلائی میں اپنے کزن شعیب کے ہاں رہتے تھے۔سید اشفاق کے مطابق، عون عباس کے والد دیہاڑی پر ٹیکسی چلاتے ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ عون عباس کی عمر 20 یا 21 سال تھی۔ان کا سارا بچپن ہمارے سامنے گزرا ہے۔'

سید اشفاق بتاتے ہیں کہ عون عباس کے کزن شعیب ہی ان کے سرپرست تھے اور حال ہی میں عون عباس کو بسلسلہ روزگار باہر بھجنے کی تیاری کی جارہی تھی جس کے لیے انھوں نے ٹیسٹ بھی پاس کر لیا تھا۔

**نماز کے بعد بہادر علی سے ملنے کا پروگرام تھا پھر پتا چلا کہ اس کے جنازے میں شرکت کرنا ہوگی**

اس واقعہ میں گلگت بلتستان سے تعلق رکھنے والے کم از کم چار افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

ان میں گلگت بلتستان پولیس کے انسپکٹر بہادر علی بھی شامل ہیں جو کہ اس وقت ایڈوانس کورس کے لیے اسلام آباد میں مقیم تھے۔

سکردو پولیس کے پبلک ریلیشن افسر غلام محمد بتاتے ہیں کہ ان کے پاس دستیاب ابتدائی معلومات کے مطابق انسپکٹر بہادر علی اسلام آباد میں ایڈوانس کورس کے لیے موجود تھے جبکہ ان کے والد اور بھائی پہلے ہی اسلام آباد میں تھے کیونکہ بلتستان کے اکثر لوگ سردیوں میں راولپنڈی اسلام آباد کا رخ کرتے ہیں۔

غلام محمد کا کہنا ہے کہ انسپکٹر بہادر علی اپنے والد اور بھائی کے ہمراہ نماز نماز جمعہ ادا کرنے گئے تھے۔ بہادر علی کے والد اور بھائی اس واقعے میں زخمی ہوئے ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ بہادر علی کے والد کی طبعیت بہتر ہے اور وہ اپنے بیٹے کی میت کے ہمراہ اپنے آبائی ضلع گانچھے پہنچ رہے ہیں جبکہ ان کا دوسرا ابھی ہسپتال میں داخل ہے۔

غلام محمد کے مطابق ایڈوانس کورس پر اسلام آباد آنے سے قبل وہ سکردو کے تھانہ ایئرپورٹ میں ایس ایچ او کے فرائض ادا کر رہے تھے۔

گلگت پولیس کے ڈی ایس پی غلام نبی اور بہادر علی تقریبا اکھٹے ہی 2004 میں گلگت پولیس میں اے ایس آئی بھرتی ہوئے تھے۔

غلام نبی کہتے ہیں کہ میں بہادر علی سے سینئر تھا جس وجہ سے میرا ایڈوانس کورس گذشتہ سال ہو گیا تھا اور میں ڈی ایس پی بن گیا جبکہ بہادر علی کو اس سال کورس میں شمولیت کی دعوت ملی تھی اور توقع تھی کہ اس کے بعد وہ بھی ڈی ایس پی بن جائیں گے۔

ڈی ایس پی غلام نبی کہتے ہیں کہ وہ بھی ان دنوں اسلام آباد میں ہیں اور واقعے کے روز ان کی بہادر علی سے ٹیلیفون پر بات ہوئی تھی اور نماز جمعہ کے بعد ان دونوں نے ملنے کا پروگرام بنایا تھا۔

غلام بنی کہتے ہیں کہ بہادر علی نے بتایا تھا کہ وہ اپنے والد اور بھائی کے ہمراہ نماز جمعہ کے لیے جائیں گے۔مگر تھوڑی دیر بعد دھماکے کی اطلاع ملی اور پھر پتا چلا کہ بہادر علی سے اب ملاقات ممکن نہیں بلکہ اس کے جنازے میں شرکت کرنی ہوگی۔'

..........................(باقی صفحہ نمبر 21 پر)

# سندھی شاعر آکاش انصاری کے قتل کے مقدمے میں بیٹے کو سزائے موت

## ’ثبوت مٹانے کے لیے لاش کو آگ لگائی گئی‘

پاکستان کے صوبہ سندھ کے شہر حیدرآباد کی ایک عدالت نے سندھی زبان کے نامور شاعر ڈاکٹر آکاش انصاری کے قتل میں ان کے گود لیے ہوئے بیٹے شاہ لطیف کو سزائے موت سنائی ہے۔

حیدرآباد میں یہ قتل 15 فروری 2025 کی رات کو ہوا تھا۔ ڈاکٹر آکاش کی جھلسی ہوئی لاش ان کے فلیٹ سے ملی تھی اور ان کے بیٹے کا موقف تھا کہ یہ موت گھر میں آتشزدگی کی وجہ سے ہوئی تھی۔

ایس ایس پی فرخ لنجار کے مطابق ملزم نے ریسکیو حکام کو تو آتشزدگی کے بارے میں آگاہ کیا لیکن پولیس کو مطلع نہیں کیا اور اسی وجہ سے پولیس کو شاہ لطیف پر شک ہوا۔

پولیس افسر کے مطابق قانون یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی غیر فطری موت ہوئی ہے تو اس کی تحقیقات کی جائیں اور اسی قانون کے تحت پولیس نے اصرار کیا کہ ڈاکٹر آکاش انصاری کا پوسٹ مارٹم کیا جائے۔

خانے میں جھلسی ہوئی پڑی تھی جس پر تیز دھار آلے کے زخم لگے ہوئے تھے۔'

**زخموں کے بعد 15 منٹ میں موت**

ڈاکٹر آکاش انصاری کی پوسٹ مارٹم رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ زخم لگنے کے 15 منٹ کے اندر ہی ان کی موت واقع ہو گئی تھی۔

پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق کپڑوں سے خون اور مٹی کے تیل کی بو

تاہم پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر آکاش کے جسم پر 12 گہرے زخم پائے گئے جو گردن، سینے، پیٹ اور رانوں پر تھے۔ ان میں سے کئی زخم اتنے گہرے تھے کہ پھیپھڑوں اور دیگر اعضا کو شدید نقصان پہنچا جس کی وجہ سے خون بہت زیادہ بہہ گیا اور ان کی موت واقع ہو گئی۔

عدالتی فیصلے کے مطابق ملزم نے ثبوت چھپانے کے لیے لاش اور بستر پر پیٹرول چھڑک کر آگ لگا دی۔ اس کے بعد اس نے کمرے کو تالا لگا دیا اور شور مچایا تاکہ یہ ایک حادثاتی آگ لگنے کا واقعہ معلوم ہو۔

فیصلے میں بتایا گیا کہ جب ڈرائیور اور دیگر لوگ آگ بجھانے پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ ملزم آگ بجھانے میں مدد نہیں کر رہا تھا بلکہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا، جس کے بعد ملزم شاہ کو گرفتار کیا گیا۔

ملزم نے پولیس کے سامنے اعتراف کیا تھا کہ انھوں نے ہی والد کو قتل کیا ہے۔ ان کی نشاندہی پر پولیس نے قتل میں استعمال ہونے والی چھری اور خون آلود کپڑے برآمد کیے تھے۔

تحریری فیصلے کے مطابق استغاثہ نے ثابت کیا کہ باپ اور بیٹے کے درمیان تعلقات بیٹے کی منشیات کی لت کی وجہ سے خراب تھے جبکہ ملزم جائیداد اور پیسوں کا مطالبہ کرتا تھا۔ 2024 میں ڈاکٹر آکاش نے اپنے بیٹے کے خلاف تقریباً 38 لاکھ روپے کی چوری کا مقدمہ بھی درج کروایا تھا جس کی وجہ سے ملزم غصے میں تھا۔

فروری 2015 کے دوران حیدرآباد کے ایس ایس پی فرخ لنجار نے بی بی سی اردو کو بتایا تھا کہ ’شاہ لطیف نے (مبینہ طور پر) اپنے والد آکاش انصاری کو چھری مار کر قتل کیا اور اس کے بعد اس قتل کو حادثے کی شکل دینے کے لیے جسم کو آگ لگا دی۔'

'اگر لاش پوری طرح جل جاتی تو جسم سے تشدد کے نشانات بھی مٹ جاتے لیکن لاش مکمل طور پر نہیں جلی۔'

ابتدائی طور پر ان کے بیٹے شاہ لطیف نے دعویٰ کیا تھا کہ بجلی کے شارٹ سرکٹ کی وجہ سے کمرے میں آگ لگ گئی تھی۔

**’پوسٹ مارٹم سے ثابت ہوا آکاش انصاری کی موت فطری نہیں‘**

ایس ایس پی فرخ لنجار کا کہنا ہے کہ ملزم نے انھیں دورانِ تفتیش بتایا کہ ان کے والد انھیں کچھ نہ کرنے اور نااہلی کے طعنے دیتے تھے جس کی وجہ سے وہ ڈاکٹر آکاش انصاری سے ناراض تھے۔

وہ کہتے ہیں کہ ’ملزم نے چھری کے وار کر کے اپنے والد کو قتل کیا اور اس کے بعد گھر سے چلا گیا۔ بعد میں گھر واپس آیا اور کوئی آتشی مواد چھڑک کر لاش کو آگ لگا دی۔‘

ان کے مطابق پوسٹ مارٹم کے دوران ’ثابت ہو گیا کہ یہ فطری موت نہیں ہے۔‘

’ملزم اس واقعے کو حادثاتی موت قرار دینے میں کامیاب ہو چکا تھا، رشتے داروں نے بھی اس کو قبول کر لیا تھا اور اگر پولیس کو شک نہ ہوتا، پوسٹ مارٹم نہ کیا جاتا تو یہ قتل سامنے نہیں آتا۔'

**مقدمے کی ایف آئی آر میں کیا کہا گیا ہے؟**

ڈاکٹر آکاش انصاری کے قتل کا مقدمہ ان کے پھوپھی زاد بھائی ابراہیم انصاری نے حیدرآباد کے بھٹائی نگر تھانے میں انسداد دہشتگردی ایکٹ کے تحت درج کروایا تھا۔

ایف آئی آر میں کہا گیا ہے کہ ڈاکٹر آکاش انصاری کا کوئی بیٹا نہیں تھا اور انھوں نے شاہ لطیف کو گود لیا تھا، جو بڑا ہو کر نشے کا عادی ہو گیا۔

مقدمے کے مدعی کے مطابق شاہ لطیف نے گذشتہ برس اپنے گھر میں چوری بھی کی تھی جس کا مقدمہ بھٹائی نگر تھانے میں ہی درج کروایا گیا تھا۔

ایف آئی آر میں مزید کہا گیا ہے کہ چوری کے مقدمے اور جائیداد کی ملکیت کے تنازع کے سبب شاہ لطیف نے ڈاکٹر آکاش انصاری کو قتل کی دھمکیاں بھی دی تھیں۔

مدعی ابراہیم انصاری کے مطابق ڈاکٹر آکاش انصاری 14 فروری کو بدین آئے تھے اور رات میں اپنے ڈرائیور کے ہمراہ حیدرآباد روانہ ہو گئے تھے۔

'15 فروری کو مجھے بذریعہ فون معلوم ہوا کہ ڈاکٹر آکاش انصاری کے گھر میں آگ لگی ہے اور وہ فوت ہو گئے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ میرے ماموں کے بیٹے کی
لاش مردہ

آ رہی تھی، اوپر کے دانتوں میں ایک دانت ٹوٹا ہوا تھا، گلے پر ڈیڑھ انچ کے آٹھ زخموں کے نشانات تھے۔

پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر آکاش انصاری کے سینے پر تین سے دو سینٹی میٹر گہرے سات سے زیادہ زخم تھے۔

یاد رہے کہ ڈاکٹر آکاش انصاری کا شمار سندھی زبان کے انقلابی شاعروں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے عوامی نیشنل پارٹی اور عوامی تحریک کے پلیٹ فارم سے سیاست کی تھی۔

تاہم بعد میں وہ سیاست سے علیحدہ اور صحافت سے منسلک ہو گئے۔ انھوں نے حیدرآباد سے ہی ایک سندھی اخبار نکالا جسے جنرل ریٹائرڈ پرویز مشرف کے دور میں بند کر دیا گیا تھا۔

ڈاکٹر آکاش انصاری کی شاعری جنرل ضیا الحق کے دور میں مقبول ہوئی تھی۔ انھوں نے انقلابی شاعری کے علاوہ رومانوی گیت بھی لکھے تھے جنھیں سندھ کے نامور گلوکاروں نے انھیں گایا ہے۔

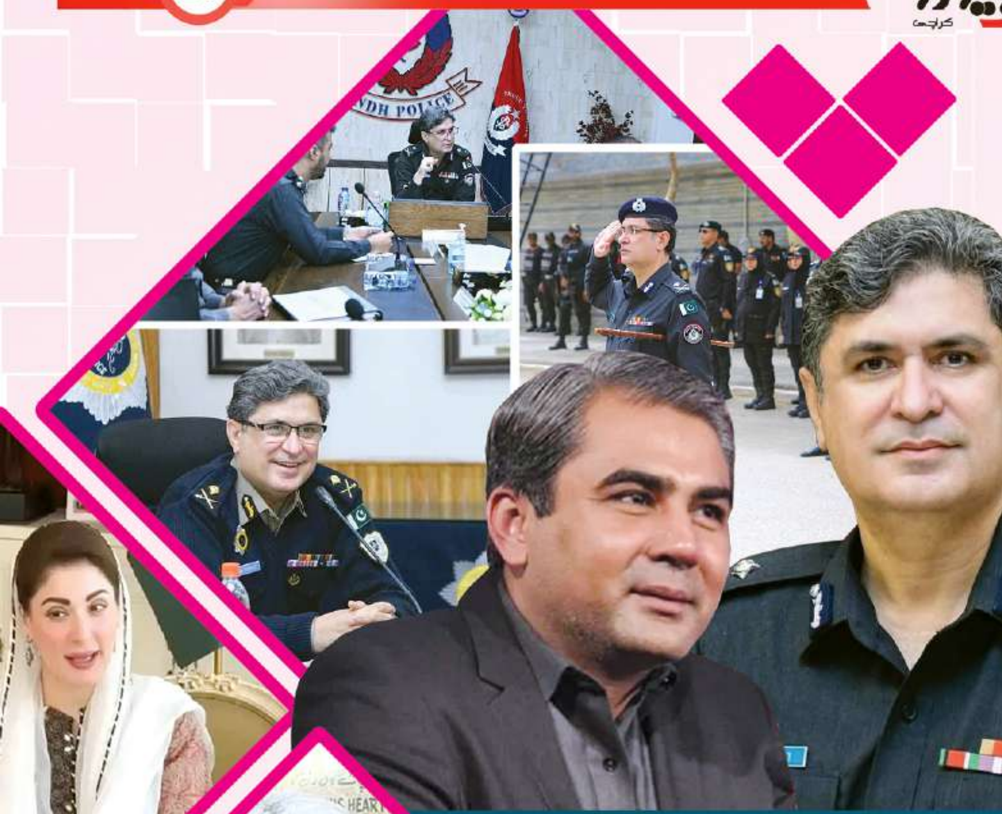

# محسن نقوی کے سامنے میرٹ بے بس

# راجہ رفعت مختار کی چھٹی

## ایک اور ایماندار افسر کی قربانی، ایف آئی اے پھر سیاست کی نذر

## طاقتور حلقوں کی ناراضی ڈی جی ایف آئی اے کو مہنگی پڑگئی

رپورٹ: راؤ محمد جمیل

بہترین کارکردگی اور میرٹ کومقدم رکھتے ہوئے بےخوف خدمات سرانجام دینے کے حوالے سے شہرت کے حامل راجہ رفعت مختار کو وفاقی حکومت برداشت نہ کرسکی، پاکستان کی طاقتور شخصیت وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی کے بعض احکامات کی تکمیل سے گریز کرنے پر راجہ رفعت مختار کو ڈی جی ایف آئی اے کے عہدے سے ہٹایا گیا جبکہ انتہائی متنازعہ شخصیت کے طور پر شناخت رکھنے والے آئی جی پنجاب ڈاکٹر عثمان انور کو وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف سے بعض اختلافات کے باعث ہٹانے کے بعد وزیر اعظم پاکستان شہباز شریف کی ذاتی کاوش کے باعث ڈی.جی ایف آئی اے تعینات کیا گیا راجہ رفعت مختار کا ماضی گواہ ہے کہ بطور آئی جی سندھ اور موٹروے پولیس سمیت دیگر اداروں میں ناصرف میرٹ پر خدمات سرانجام دیتے رہے جبکہ اداروں میں ناقابل فراموش اصلاحات اور کڑے احتساب کے ساتھ ساتھ اداروں کی عزت اور وقار میں اضافے کا سبب بھی قرار دیئے جاتے ہیں ذرائع کے مطابق راجہ رفعت مختار نے بطور ڈی.جی ایف آئی اے تعیناتی کے ساتھ ہی اپنی ماضی کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اصولوں پر مبنی فیصلے کیے اس دوران کئی اہم عہدوں پر تعینات مشتبہ کارکردگی کے حامل افسران کو انصاف اور احتساب کے کٹہرے میں کھڑا کیا گیا تو دوسری جانب اچھی کارکردگی کے حامل افسران کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی ذرائع کے ماضی میں مطابق بطور آئی جی سندھ تعیناتی کے دوران بھی انھوں نے اصول پر سمجھوتے سے گریز کیا جسکی وجہ سے سائیں سرکار سے انکے تعلقات خوشگوار نہیں رہے ذرائع کے مطابق بطور آئی جی سندھ تعیناتی کے دوران انھوں نے محکمہ پولیس کے مورال کی بلندی پولیس اصلاحات اور عام پولیس افسران اور اہلکاروں کیلئے انتہائی اہم خدمات سرانجام دے کر انکے دل جیت لئے آج بھی سندھ پولیس کے عام افسران اور اہلکار انہیں دل کی گہرائیوں سے یاد کرتے ہیں بلکہ انکی کمی بھی شدت سے محسوس کی جاتی ہے ذرائع کے مطابق راجہ رفعت مختار نے بطور ڈی.جی ایف آئی اے تعیناتی کے ساتھ ہی اپنی ماضی کی روش تبدیل نہیں کی اور بعض بااثر سیاسی اور اہم شخصیات کے ایماء پر میرٹ اور انصاف کو پاؤں تلے روندنے سے انکار کیا جس سے قوی امکان پیدا ہوگیا تھا

کہ وہ زیادہ عرصہ بطور ڈی جی ایف آئی اے خدمات سرانجام دینے سے قاصر رہیں گئے ذرائع کے مطابق حالیہ ایام میں راجہ رفعت مختار اور پاکستان کی طاقتور شخصیت وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی سے بعض معاملات پر ہونے اختلافات شدت اختیار کر گئے جسکے باعث اچانک انہیں عہدے سے ہٹادیا گیا جبکہ پنجاب پولیس کے انتہائی متنازعہ سمجھے جانے والے آئی.جی ڈاکٹر عثمان انور کو ڈی.جی ایف آئی اے تعینات کردیا گیا ڈاکٹر عثمان انور نے بطور آئی جی پنجاب تعیناتی کے دوران کئی اہم اور اعلیٰ شخصیات کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں انکی مقبولیت پولیس اور عوام کی بجائے ایوانوں میں فتح حاصل کرتی رہی ذرائع کے مطابق حالیہ ایام میں وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کے بھی ڈاکٹر عثمان انور سے بعض معاملات سے اختلاف ہوگئے جس پر مریم نواز کی جانب سے انہیں تبدیل کرنے کا عندیہ دے دیا گیا تاہم وزیر اعظم پاکستان نے انہیں ڈی.جی ایف آئی اے تعینات کر کے ایک جانب وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کی خواہشات کا احترام کیا تو

دوسرے جانب اعلیٰ سیاسی شخصیات کے مفادات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور انکی خواہشات کے احترام کے صلے میں انکی خدمات کا صلہ بھی ڈاکٹر عثمان انور کو عنایت فرمایا دریں اثناء ایک ٹھنڈے مزاج کے پولیس افسر راؤ عبدالکریم کو آئی.جی پنجاب تعینات کیا گیا ہے ذرائع کے مطابق راؤ عبدالکریم کا آبائی تعلق سندھ کے شہر نواب شاہ سے بتایا جاتا ہے وہ سابق آئی.جی عبدالرحیم کے صاحبزادے ہیں اور اچھی شہرت کے حامل بتائے جاتے ہیں تاہم انکے ماضی کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں ڈاکٹر عثمان انور کا متبادل ثابت نہیں ہونگے اگر ان پر میرٹ کے خلاف ذاتی خواہشات کی تکمیل کیلئے سیاسی دباؤ ڈالا گیا تو وہ انصاف کو روندنے کی بجائے عہدہ قربان کرنے کو ترجیحی دینگے تاہم انکی انصاف پسندی اور میرٹ کے خلاف سیاسی دباؤ برداشت کرنے یا مسترد کرنے کا فیصلہ آنے والا وقت کرے گی۔

انڈیا کی مرکزی شہری ہوابازی کی وزارت نے بدھ کے روز مہاراشٹر کے نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار کے طیارے کو پیش آنے والے حادثے سے متعلق اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ بارامتی ایئرپورٹ پر حدنگاہ کم ہونے کے باعث رن وے نظر نہیں آ رہا تھا اور اس دوران لینڈنگ کی کوشش ناکام ہوگئی۔

# حد نگاہ میں کمی یا لینڈنگ میں پائلٹ کی غلطی

# انڈیا میں طیارہ حادثہ جس نے کئی سوالات جنم دیے

یاد رہے کہ انڈین ریاست مہاراشٹر کے نائب وزیراعلیٰ اجیت پوار سمیت پانچ افراد بدھ کو بارامتی ایئرپورٹ پر لینڈنگ کے دوران طیارہ حادثے میں ہلاک ہوئے۔

اس چارٹر طیارے میں اجیت پوار کے ساتھ پائلٹ سمیت کپور، شمبھاوی پاٹھک، ودیپ جادھو اور پنکی مالی بھی موجود تھے۔

یہ طیارہ پونے کے قریب بارامتی ہوائی اڈے پر اترنے کی کوشش کے دوران گر کر تباہ ہوا تھا۔

حادثے کے بعد مغربی بنگال کی وزیراعلیٰ ممتا بنرجی نے سپریم کورٹ کی نگرانی میں تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

دوسری جانب اجیت پوار کے چچا اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے رہنما شرد پوار نے کسی بھی سیاسی سازش کے امکان کو رد کر دیا ہے اور اس حادثے کو مکمل طور پر اتفاقی قرار دیا ہے۔

انڈیا کی ایئرکرافٹ ایکسیڈنٹ انویسٹی گیشن بیورو (AAIB) نے تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے جبکہ متعلقہ حکام جائے وقوع کا جائزہ لے رہے ہیں۔

پونے کے ایس پی سندیپ سنگھ نے بدھ کے روز بتایا تھا کہ 'طیارہ (بدھ) صبح 8 بج کر 40 منٹ پر لینڈنگ سے پہلے ہی تباہ ہوگیا۔ طیارے میں پانچ افراد سوار تھے۔'

اس حادثے کی ابتدائی معلومات سامنے آ چکی ہیں تاہم کئی سوالات اب بھی جواب طلب ہیں۔ اس مضمون میں انھی جواب طلب باتوں کو سامنے لایا ہے۔

### کم حدنگاہ کے باوجود لینڈنگ کی کوشش کیوں کی گئی

انڈیا کی مرکزی وزارت برائے شہری ہوابازی کے وزیر کے رام موہن نائیڈو کے مطابق حادثے کے وقت بارامتی ہوائی اڈے پر حدنگاہ کم تھی۔

ڈی جی سی اے کے بیان میں کہا گیا کہ جس وقت جہاز لینڈنگ کے لیے اپروچ کر رہا تھا اس دوران پائلٹ نے ابتدا میں رن وے نہ نظر آنے کے خطرے کا اعلان کیا تاہم دوسری کوشش میں انھوں نے اعلان کیا کہ اب رن وے نظر آ رہا ہے۔

لینڈنگ کلیئرنس ملنے کے بعد طیارہ گر کر تباہ ہوگیا۔ اب یہاں سوال یہ کیا جارہا ہے کہ کیا موسم لینڈنگ کے لیے موزوں تھا یا جہاز کو کسی اور سمت موڑنا چاہیے تھا؟

### لینڈنگ کلیئرنس کے بعد اچانک کیا ہوا؟

ڈی جی سی اے کے مطابق صبح 43:8 بجے طیارے کو رن وے 11 پر لینڈ کرنے کی کلیئرنس دی گئی، لیکن عملے کی جانب سے کوئی "ریڈ بیک " نہیں آیا۔ ایک منٹ بعد، 44:8 بجے، اے ٹی سی نے رن وے کے قریب آگ کے شعلے دیکھے۔ ملبہ رن وے کے دہلیز کے قریب بائیں جانب ملا۔ سوال یہ ہے کہ کلیئرنس کے بعد کنٹرول کیوں ختم ہوا؟ کیا کوئی سسٹم فیل ہوا یا ہنگامی صورت حال پیش آئی؟

### ایل جے 45 طیارہ کتنا محفوظ ہے؟

حادثے کا شکار ہونے والا لیئرجیٹ VT-SSK45 چارٹر طیارہ ممبئی سے بارامتی جا رہا تھا۔ ایل جے 45 ایک درمیانے سائز کا بزنس جیٹ ہے جسے Bombardier Aerospace نے بنایا۔ انڈیا میں تیز رفتار چارٹر پروازوں کے لیے اسے ترجیح دی جاتی ہے۔

یہ طیارہ دہلی کی وی ایس آر وینچرز ایوی ایشن کمپنی کا تھا جس کا مینوفیکچرنگ سال 2010 ہے۔ کمپنی کے پاس 17 طیارے ہیں اور بیڑے کا آخری آڈٹ فروری 2025 میں ہوا تھا جس میں کوئی کمی رپورٹ نہیں ہوئی۔

تاہم ستمبر 2023 میں اسی کمپنی کا ایک ایکس آر 45 ممبئی میں حادثے کا شکار ہوا تھا۔ اس پس منظر میں سوال اٹھتا ہے کہ یہ طیارے کتنے محفوظ ہیں؟

### لینڈنگ کا طریقہ کتنا محفوظ تھا

ایک عینی شاہد نے انڈیا کی نیوز ایجنسی اے این آئی کو بتایا کہ طیارہ نیچے آتے وقت کریش ہوتا محسوس ہو رہا تھا اور پھر گر کر تباہ ہوگیا۔

انھوں نے دعویٰ کیا کہ طیارہ رن وے پر اترنے سے پہلے تباہ ہوگیا۔

کمپنی کے مالک وجے کمار سنگھ نے کہا کہ پائلٹ رن وے کو دیکھنے میں مشکل کا شکار تھے، لیکن وہ انتہائی تجربہ کار تھے۔

پائلٹ سمیت کپور کے پاس 16,000 گھنٹے کا تجربہ تھا جبکہ کو پائلٹ شمبھاوی پاٹھک کے پاس 1500 گھنٹے کا تجربہ موجود تھا۔

سوشل میڈیا پر کچھ سی سی ٹی وی فوٹیج بھی سامنے آئی ہیں جن میں طیارہ ہوا میں پلٹتا دکھائی دیتا ہے۔

بی بی سی ان فوٹیجز کی آزادانہ تصدیق نہیں کر سکتا لیکن کئی ءلوگ سوال اٹھا رہے ہیں کہ کیا طیارے کا اپروچ مستحکم تھا یا لینڈنگ کے دوران غلط پوزیشن میں تھا؟

### 'مے ڈے' کال کیوں نہیں دی گئی؟

'مے ڈے' ایک بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ریڈیو سگنل ہے جو خطرے کی صورت میں مدد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

تاہم اجیت پوار کے طیارے کے پائلٹ نے حادثے سے قبل کوئی 'مے ڈے' کال نہیں دی گئی۔

سیفٹی میٹرز فاؤنڈیشن کے بانی کیپٹن امیت سنگھ نے خبر رساں ادارے 'انڈیا ٹوڈے' کو بتایا کہ 'مے ڈے' کال نہ دینا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ پائلٹ آخری لمحے تک طیارے کے کنٹرول میں تھے۔

ان کے مطابق اگر انجن یا کسی اور نظام میں خرابی ہوتی تو پائلٹ لازمی طور پر 'مے ڈے' کہتے۔

### ایوی ایشن حکام نے ابتدائی تحقیقات کے بارے میں کیا کہا تھا؟

انڈیا کے پریس انفارمیشن بیورو کے مطابق وزارتِ شہری ہوابازی نے بدھ کے روز بیان میں کہا تھا کہ بارامتی ایک غیر کنٹرول شدہ ایئر فیلڈ ہے جہاں ٹریفک کی معلومات فلائنگ ٹریننگ آرگنائزیشن کے انسٹرکٹرز یا پائلٹس فراہم کرتے ہیں۔

ڈی جی سی اے نے بھی ایک تفصیلی بیان 'ایکس' پر جاری کیا۔ اس میں درج ہے کہ 28 جنوری 2026 کو صبح آٹھ بج کر 18 منٹ پر پرواز نے پہلی بار بارامتی ایئر ٹریفک کنٹرول سے رابطہ کیا۔

اس کے بعد طیارے نے 30 ناٹیکل میل پر پونے اپروچ سے کلیئرنس لی۔ پائلٹ کو مشورہ دیا گیا کہ وہ ویژول میٹیورولوجیکل کنڈیشنز میں اپنی صوابدید پر لینڈنگ کرے۔ عملے نے ہوا کی رفتار اور حدِ نظر کے بارے میں پوچھا تو انھیں بتایا گیا کہ ہوا پُرسکون ہے اور حدِ نظر تقریباً 3000 میٹر ہے۔

طیارے نے رن وے 11 کے لیے فائنل اپروچ رپورٹ کی لیکن عملہ رن وے دیکھ نہیں سکا اور پہلا اپروچ گو راؤنڈ میں تبدیل کر دیا۔

بعدازاں پائلٹ نے دوبارہ بتایا کہ وہ رن وے 11 پر فائنل اپروچ پر ہیں۔ عملے کو کہا گیا کہ رن وے نظر آ جائے تو اطلاع دیں۔ چند لمحوں بعد پائلٹ نے کہا 'رن وے اس وقت نظر نہیں آ رہا، نظر آئے گا تو کال کروں گا۔'

کچھ سیکنڈ بعد پائلٹ نے بتایا کہ 'رن وے نظر آ رہا ہے۔'

آٹھ بج کر 43 منٹس پر طیارے کو لینڈنگ کی اجازت دی گئی مگر عملے کی جانب سے اجازت کا ریڈ بیک نہیں ملا۔ اس کے بعد اے ٹی سی نے رن وے 11 کے قریب آگ کے شعلے دیکھے اور ایمرجنسی سروسز فوراً وہاں پہنچ گئیں۔ طیارے کا ملبہ رن وے کے بائیں جانب پایا گیا۔

وزارت نے کہا کہ ایئر کرافٹ ایکسیڈنٹ انویسٹی گیشن بیورو نے تحقیقات اپنے ہاتھ میں لے لی ہیں۔ 'ڈائریکٹر جنرل جائے وقوعہ کا جائزہ لینے پہنچ رہے ہیں۔ مزید معلومات مناسب وقت پر فراہم کی جائیں گی۔'

**طیارے کے بارے میں کیا معلومات سامنے آئیں؟**

وزارت کے مطابق تباہ ہونے والا چارٹر طیارہ وی ٹی ایس ایس کے تھا اور پرواز ایل جے 45 تھی جو ممبئی سے بارامتی جا رہی تھی۔

لیئر جیٹ 45 نامی یہ درمیانے سائز کا بزنس جیٹ بومبارڈیئر نامی کمپنی تیار کرتی ہے۔ اس میں آٹھ مسافروں کی گنجائش ہوتی ہے۔ یہ طیارہ دو ٹربوفین انجنوں سے چلتا ہے۔ یہ انڈیا میں تیز رفتار چارٹر پروازوں کے لیے بہت مقبول ہے۔

2010 میں تیار کردہ یہ طیارہ دلی کی کمپنی وی ایس آر کی ملکیت تھا۔ کمپنی کے پاس مجموعی طور پر 17 طیارے ہیں

فروری 2025 میں ڈی جی سی اے نے ان کے بیڑے کا آخری آڈٹ کیا تھا جس میں کوئی خرابی رپورٹ نہیں ہوئی۔

بی بی سی مراٹھی کے مطابق اسی کمپنی کا ایک طیارہ 2023 میں ممبئی میں لینڈنگ کے دوران تباہ ہوا تھا مگر اس میں تمام افراد زندہ بچ گئے تھے۔ اس حادثے کی بھی تحقیقات جاری ہیں۔

**عینی شاہدین نے کیا دیکھا؟**

عینی شاہدین کے مطابق 'لینڈنگ کے دوران کچھ مسئلہ نظر آ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ طیارہ گر سکتا ہے۔'

وزیرِ اعظم، مہاراشٹر کے وزیرِ اعلیٰ، نائب وزیرِ اعلیٰ، لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی سمیت کئی سیاسی رہنماؤں نے اجیت پوار کی وفات پر اظہارِ افسوس کیا ہے۔

جبکہ مہاراشٹر حکومت نے تین روزہ سوگ کا اعلان کیا ہے۔

ایک عینی شاہد نے اے این آئی کو بتایا کہ میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ جب طیارہ نیچے آ رہا تھا تو ایسا لگ رہا تھا کہ یہ اتر نہیں پائے گا، اور ایسا ہی ہوا۔ پھر دھماکہ ہوا۔ دھماکہ بہت زوردار تھا۔

'آگ اتنی شدید تھی کہ لوگ مدد نہیں کر سکے۔ اجیت پوار بھی طیارے میں تھے۔۔۔ (میرے پاس) الفاظ نہیں ہیں۔'

ایک اور مقامی شخص نے بتایا کہ 'طیارہ آیا مگر اترا نہیں۔ وہ آگے گیا، پھر کچھ دیر بعد واپس آیا اور لینڈ کرنے لگا۔ مگر رن وے سے پہلے ہی کریش ہو گیا۔'

انھوں نے کہا کہ آگ پر تقریباً 15 منٹ بعد قابو پایا گیا۔ 'لاش مکمل طور پر جلی ہوئی تھی۔ شناخت ممکن نہیں تھی۔

'بعد میں ہاتھ میں موجود ایک چیز سے پتا چلا کہ یہ دادا یعنی اجیت پوار کی لاش ہے۔'

OOO

## بقیہ: سابق انڈین آرمی چیف کی غیر شائع شدہ کتاب کا اقتباس جسے پارلیمان میں پڑھنے سے روکا گیا

جریدے کے مطابق آگے جنرل نروانے نے اپنی یادداشت میں لکھا ہے کہ چینی ٹینکوں کو انڈین فوج نے خبردار کیا، اس کے باوجود وہ آگے بڑھتے چلے گئے۔

پروٹوکول کے مطابق جنرل نروانے کے لیے واضح احکامات یہ تھے کہ جب تک اعلیٰ سطح سے اجازت نہ ملے، فائر نہ کھولا جائے۔

**انڈین آرمی چیف نے اپنے ملک کی قیادت سے رابطوں کی کوشش کی اور پوچھا کہ 'اُن کے لیے کیا حکم ہے؟'**

جریدے میں شائع شدہ حصے کے مطابق چینی ٹینکوں نے 31 اگست 2020 کی رات سوا آٹھ بجے مشرقی لداخ کے علاقے میں اپنی پیش قدمی شروع کی، اُنھیں روکنے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ توپ خانے سے اُن پر گولے داغے جائیں۔ اس کے لیے تیاری بھی کر لی گئی تھی۔

مگر تحریر کے مطابق انڈیا کی اعلیٰ سطحی اجازت کے بغیر ایسا کیا نہیں جا سکتا تھا۔

رات سوا آٹھ بجے شروع ہونے والی چینی ٹینکوں کی پیش قدمی کے بعد اعلیٰ سطح قیادت سے رابطوں کی بار بار کوشش کی گئی، لیکن 'جواب تقریباً سوا دو گھنٹے بعد رات 10 بج کر 30 منٹ پر آیا۔'

جنرل نروانے کے مطابق انھیں کہا گیا کہ 'جو مناسب سمجھیں، وہ کریں۔'

**جنرل نروانے کا 'پہلے گولی نہ چلانے کا فیصلہ'**

جریدے کے مطابق کتاب میں جنرل نروانے نے لکھا: 'مجھے ایک گرم آلو (مشکل معاملہ) تھما دیا گیا تھا۔ جواب دینے کا اختیار میرے حوالے ہونے کے بعد تمام ذمہ داری بھی مجھ پر آ گئی تھی۔'

جریدے میں شائع تحریر کے مطابق جنرل نروانے کہتے ہیں کہ اُن کے ذہن میں سینکڑوں خیال آئے۔

'ملک کورونا کی لپیٹ میں تھا۔ معیشت لڑکھڑا رہی تھی۔ عالمی سپلائی

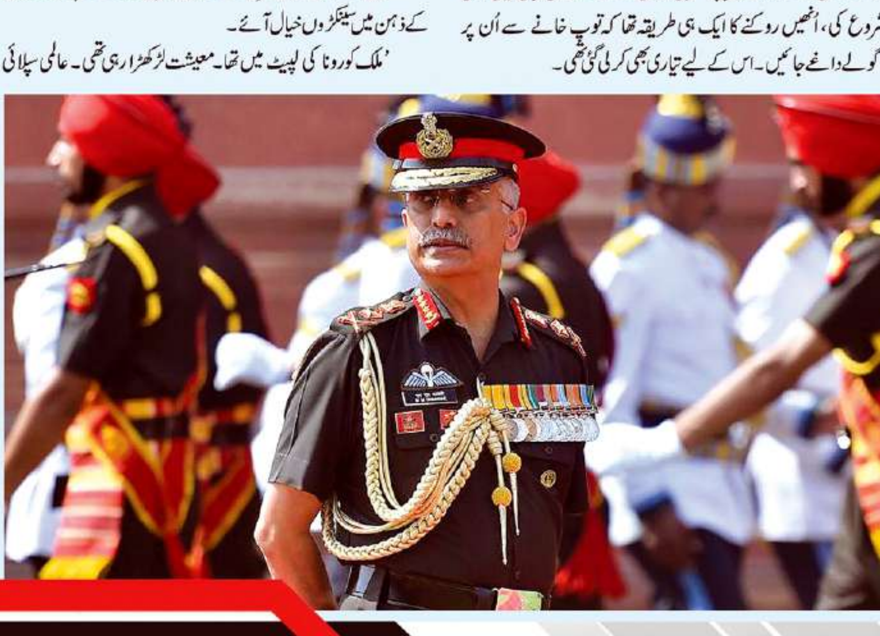

چین ٹوٹ چکی تھیں۔ ایسی صورتحال میں اگر کارروائی نے طول کھینچا تو کیا ہم پرزہ جات وغیرہ کی مسلسل فراہمی یقینی بنا سکتے تھے؟ عالمی سطح پر ہمارے حمایتی کون تھے؟ اور چین اور پاکستان کی جانب سے مشترکہ خطرے کا کیا ہو گا؟'

جنرل نروانے کے مطابق اُنھوں نے نتیجہ نکالا کہ مطلوبہ وسائل موجود تھے۔ 'ہم ہر لحاظ سے تیار تھے لیکن کیا میں واقعی جنگ شروع کرنا چاہتا تھا؟'

جریدے میں جنرل نروانے کے حوالے سے لکھا گیا: 'اس طرح کے کسی لمحے کے لیے تیاریاں جون سے ہی کر لی گئی تھیں۔ مطلوبہ سامان فراہم کر دیا گیا تھا، دستوں کو تربیت دے دی گئی تھی، لیکن یہ ہزاروں فوجیوں کے لیے زندگی اور موت کا معاملہ تھا۔'

کاروان جریدے میں تحریر ہے کہ جنرل نروانے نے اپنے بقول یہ فیصلہ کیا تھا کہ 'ہم پہلے گولی نہیں چلائیں گے۔'

اس کے بجائے جنرل نروانے نے شمالی کمانڈر جنرل جوشی سے کہا کہ وہ ٹینکوں کو 'دَرّے کی اگلی ڈھلوانوں تک' لے جائیں تاکہ اُن کی توپوں کا رخ سیدھا چینی فوج کے ٹینکوں کی طرف ہو۔ اس کا مقصد یہ واضح کرنا تھا کہ اگر چین نے مزید پیش قدمی کی تو اُسے براہ راست نشانہ بنایا جائے گا۔

جنرل نروانے کے خیال میں گولیاں چلائے بغیر چینی پیش قدمی کو روکنے کا یہی طریقہ تھا۔ یعنی فائر روکنے کا ارادہ رکھتے ہوئے یہ ظاہر کرنا کہ وہ لڑائی کے لیے تیار تھے۔

جریدے کے مطابق کتاب میں جنرل نروانے نے لکھا ہے کہ چینی ٹینک چند سو میٹر کی دوری پر پہنچ چکے تھے، لیکن وہ وہیں رُک گئے۔ 'ان کے ہلکے ٹینکوں کا ہمارے ٹینکوں سے کوئی مقابلہ ہی نہ تھا۔'

کاروان جریدے میں جنرل نروانے سے منسوب جملہ درج ہے: 'یہ چال بازی کی جنگ تھی اور چینی فوج داؤ میں آ گئی۔'

مزید لکھا ہے کہ اس سے بحران تو ختم نہ ہوا لیکن سب سے خطرناک مرحلہ گزر چکا تھا اور صورت حال 'سنبھال لی گئی تھی۔'

# انڈین چینلز اس بار پی ایس ایل کے میچز کیوں نہیں دکھا سکیں گے؟

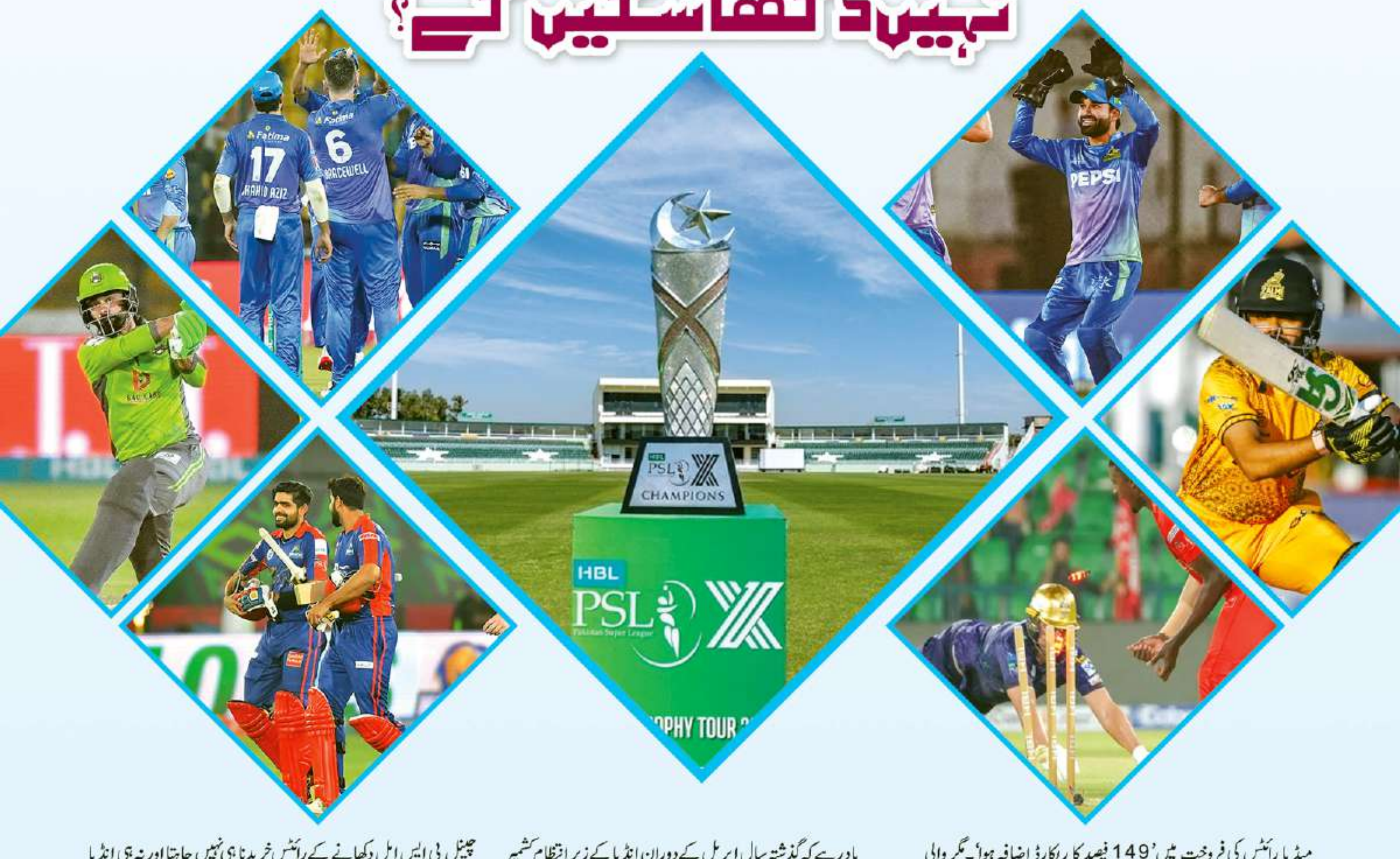


پاکستان سُپر لیگ (پی ایس ایل) کے 11 ویں ایڈیشن کے میچز کی نشریات کے لیے انٹرنیشنل میڈیا رائٹس کی فروخت ہوئی ہے جس میں انڈین خطے کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔

پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کی ویب سائٹ پر منگل کے روز جاری ہونے والے ایک بیان کے مطابق پاکستان سپر لیگ کے انٹرنیشنل میڈیا رائٹس کی فروخت میں '149 فیصد کا ریکارڈ اضافہ ہوا'۔ مگر والی ٹیکنالوجیز کے ساتھ ہونے والے ایک سالہ معاہدے میں پی ایس ایل کے میچز کی نشریات کے لیے انڈین خطے کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ اس بار انڈین چینلز کو پی ایس ایل کی نشریات کے حقوق حاصل نہیں ہوں گے۔ پی سی بی کا کہنا ہے کہ 'والی ٹیکنالوجیز نے پی سی بی کی مقررہ ریزرو قیمت سے بھی زیادہ بولی لگائی۔' بورڈ نے یہ نہیں بتایا کہ گلوبل میڈیا رائٹس کتنے میں فروخت ہوئے ہیں۔

سی ای او پی ایس ایل سلمان نصیر کے مطابق انٹرنیشنل میڈیا رائٹس میں 149 فیصد اضافہ پی ایس ایل پر دُنیا کے اعتماد کا عکاس ہے۔ پی ایس ایل کی مسابقتی اور معیاری کرکٹ نے دنیا بھر کے شائقین کی توجہ حاصل کر لی ہے۔ نئے معاہدے نے لیگ کی بزنس گروتھ پر ہمارے اعتماد کو مزید مضبوط کیا ہے۔'

دوسری جانب ولی ٹیکنالوجیز کے سی ای او احسن طاہر نے کہا کہ 'یہ ہر اُس پاکستانی کی کامیابی ہے جو 'میڈ اِن پاکستان' ٹیکنالوجی پر یقین رکھتا ہے۔'

انھوں نے مزید کہا کہ 'یہ تو صرف ہماری ایچ بی ایل پی ایس ایل کے سفر کی شروعات ہے۔ ہمارے پاس بہت سے منصوبے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ سب لوگ ولی کے آئندہ اقدامات کا انتظار کریں۔'

یاد رہے کہ گذشتہ سال اپریل کے دوران انڈیا کے زیرِ انتظام کشمیر کے سیاحتی مقام پہلگام میں شدت پسندوں کے حملے کے بعد نشریاتی پلیٹ فارمز فین کوڈ اور سونی سپورٹس انڈیا نے پی ایس ایل کے میچز کی نشریات معطل کر دی تھی۔

سنہ 2024 میں پی سی بی نے سونی پکچرز نیٹ ورکس انڈیا کے ساتھ تین سالہ معاہدہ کیا تھا کہ جس کے تحت پاکستان کی تمام ہوم انٹرنیشنل سیریز اور پاکستان سپر لیگ کی نشریات دکھائی جانی تھیں۔

## سوشل میڈیا پر ردِعمل

اس پیشرفت پر انڈیا میں بعض سوشل میڈیا صارفین نے بھی تبصرے کیے ہیں۔

انڈیا سے جتین یادو نامی ایک ایکس صارف نے لکھا کہ 'سونی سپورٹس نیٹ ورک (انڈیا) پی ایس ایل 2026 کے میڈیا رائٹس نہیں خریدے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ پی ایس ایل 2026 یوٹیوب پر براہِ راست بس چند ڈالرز کے عوض دیکھا جا سکتا ہے۔'

جتین نے ایکس پر اپنی پوسٹ کے اختتام پر لکھا کہ 'انڈیا میں کوئی پی ایس ایل نہیں دیکھتا۔'

سمیر نامی ایک اور انڈین ایکس صارف نے لکھا کہ 'انڈیا کا کوئی بھی چینل پی ایس ایل دکھانے کے رائٹس خریدنا ہی نہیں چاہتا اور نہ ہی انڈیا میں کوئی پی ایس ایل کو دیکھنا چاہتا ہے۔'

اسی طرح اینوپ پال نے ایک پر لکھا کہ 'اگر پاکستان کرکٹ بورڈ نے انڈیا کو براڈ کاسٹنگ رائٹس نہیں دیے تو اس میں انڈیا کا نہیں بلکہ پی سی بی کا نقصان ہے۔'

## سٹیو سمتھ پی ایس ایل 11 کے لیے سیالکوٹ سٹالینز کے سکواڈ میں شامل

پاکستان سپر لیگ 11 کے لیے کھلاڑیوں کی نیلامی کی تقریب 11 فروری کو ہو گی لیکن سیالکوٹ سٹالینز نے سٹیو سمتھ کو 'ڈائریکٹ سائننگ' کا طریق؟ کار کا استعمال کرتے ہوئے پہلے ہی ٹیم میں شامل کیا ہے۔ ادھر کراچی کنگز اور اسلام آباد یونائیٹڈ نے پی ایس ایل کے 11 ویں ایڈیشن کے لیے بالترتیب چار اور تین کھلاڑیوں کو 'ریٹین' کرنے یا نیلامی کے لیے پیش نہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ماہنامہ کرائم بیورو کراچی

خیال رہے پی ایس ایل انتظامیہ نے رواں برس پی ایس ایل کے سیزن 11 کے لیے کئی نئی تبدیلیاں متعارف کروائی ہیں اور انڈین پریمیئر لیگ کی طرز پر پہلی مرتبہ کھلاڑیوں کی نیلامی کا طریقہ کار متعارف کرایا ہے۔

پاکستان سپر لیگ کے اب تک کھیلے جانے والے 10 سیزنز میں کھلاڑیوں کا انتخاب پلیئرز ڈرافٹ کے طریقہ کار کے تحت کیا جاتا تھا لیکن اب کھلاڑیوں کے لیے بیس پرائس مقرر کر کے آئی پی ایل کی طرز پر اُن کی نیلامی کی جائے گی۔

پی ایس ایل انتظامیہ نے ہر فرنچائز کو کسی بھی ایسے غیر ملکی کھلاڑی کو براہ راست سائن کرنے کی اجازت دی ہے، جو پی ایس ایل 10 کا حصہ نہیں تھا اور کہا تھا کہ اس کے ذریعے ٹیموں کو نئے غیر ملکی کھلاڑیوں کو شامل کرنے کے علاوہ اپنے سکواڈز کو مضبوط کرنے کا موقع ملے گا۔

سیالکوٹ سٹالینز نے اسی آپشن کا استعمال کرتے ہوئے سٹیو سمتھ کی خدمات ٹیم کے لیے حاصل کی ہیں۔ اس سے قبل سیالکوٹ کی ٹیم نے آسٹریلیا کے سابق کپتان ٹم پین کو ٹیم کا ہیڈ کوچ مقرر کیا تھا۔

ٹیم انتظامیہ کی جانب سے یہ نہیں بتایا گیا کہ سٹیو سمتھ سے معاہدے کی رقم کیا ہے لیکن پی ایس ایل کے نئے قواعد و ضوابط کے مطابق ہر ٹیم کے پاس نیلامی میں کھلاڑیوں کی خدمات حاصل کرنے کے لیے 45 کروڑ روپے ہوں گے تاہم ڈائریکٹ سائننگ کے لیے وہ مزید پانچ کروڑ پچاس لاکھ روپے کا

استعمال کر سکتے ہیں۔

سابق آسٹریلوی کپتان سٹیو سمتھ کسی تعارف کے محتاج نہیں اور پاکستان سمیت دنیا بھر میں ان کے مداحوں کی تعداد کروڑوں نہ سہی تو لاکھوں میں تو ضرور ہوگی۔

یہی وجہ ہے کہ پی ایس ایل میں پہلی بار ان کی شمولیت پر پاکستانی کرکٹ شائقین خوشی سے پھولے نہیں سما رہے۔

سیالکوٹ سٹالینز نے خود اسے 'پی ایس ایل کی تاریخ کی بڑی سائننگ' قرار دیا۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر محمد شہزاد اعجاز نامی ایک صارف نے لکھا کہ 'سٹیو سمتھ کو سٹالینز کے رنگ میں دیکھنا شائقین کے لیے خواب ہے۔'

'اس معاہدے سے سب کچھ بدل جائے گا اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پی ایس ایل اب ایک بین الاقوامی ایونٹ بن چکا ہے۔'

ایک اور سوشل میڈیا صارف نے لکھا کہ 'سٹیو سمتھ جیسے لیجنڈ کو لا کر سٹالینز نے سب کو ہلا دیا۔'

ایک اور ایکس صارف کہتے ہیں کہ 'آپ ان سے پیار کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں سٹیو سمتھ ایک میچ ونر ہیں اور اب پی ایس ایل 2026 میں مقابلہ مزید سخت ہوگا۔'

سٹیو سمتھ دنیا بھر میں کرکٹ کھیل چکے ہیں اور ان کا شمار جدید کرکٹ کے بڑے ناموں میں ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی بڑی ٹی 20 لیگز میں اپنی بیٹنگ کا جادو جگاتے رہے ہیں۔ اس سے قبل وہ بگ بیش لیگ، دا ہنڈرڈ، انڈین پریمیئر لیگ، بنگلہ دیش پریمیئر لیگ اور کیریبیئن کرکٹ لیگ بھی کھیل کھیل چکے ہیں۔

اپنے ڈومیسٹک اور فرنچائز ٹی 20 کریئر میں انھوں نے اب تک 272 میچ کھیلے ہیں، جن میں انھوں نے 131 سے زیادہ کے سٹرائیک ریٹ سے 6242 رنز بنائے ہیں جن میں 30 نصف سنچریاں اور پانچ سنچریاں بھی شامل ہیں۔

حال ہی میں انھوں نے بگ بیش لیگ کا 15 واں سیزن سڈنی سکسرز کے لیے لیے کھیلا تھا، جہاں انھوں نے چھ میچوں میں 167 سے زیادہ کے سٹرائیک ریٹ سے 299 رنز بنائے تھے۔ اس ٹورنامنٹ میں انھوں نے ایک سنچری اور دو نصف سنچریاں بھی بنائی تھیں۔

**کراچی، اسلام آباد، لاہور اور کوئٹہ نے کن کھلاڑیوں کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے؟**

پی ایس ایل کی چار ٹیموں لاہور قلندرز، کوئٹہ گلیڈی ایٹرز، اسلام آباد یونائیٹڈ اور کراچی کنگز نے منگل کو 11 ویں سیزن کے لیے 'ریٹین' کیے جانے یا نیلامی کے لیے دستیاب نہ ہونے والے کھلاڑیوں کا اعلان کیا ہے۔

کراچی کنگز نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ حسن علی، خوشدل شاہ، سعد بیگ اور عباس آفریدی پی ایس ایل 11 واں سیزن بھی اسی فرنچائز سے کھیلیں گے۔

دوسری جانب اسلام آباد یونائیٹڈز نے بھی پی ایس ایل 11 کے لیے کپتان شاداب خان کو پلاٹینم کیٹیگری، سلمان ارشاد کو گولڈ کیٹیگری اور اندریس گوس کو سلور کیٹیگری میں سکواڈ میں برقرار رکھا ہے۔

لاہور قلندرز کا کہنا ہے کہ وہ شاہین شاہ آفریدی، عبداللہ شفیق، زمبابوے کے پاکستانی نژاد آل راؤنڈر سکندر رضا کے علاوہ محمد نعیم کو نیلامی کے لیے پیش نہیں کرے گی۔

کوئٹہ گلیڈی ایٹرز نے بھی سینر ابرار احمد اور عثمان طارق کے علاوہ حسن نواز اور ایمر جنگ کھلاڑی شامل حسین کو 'ریٹین' کرنے کا اعلان کیا ہے۔

**پی ایس ایل میں کھلاڑیوں کی نیلامی**

پاکستان کرکٹ بورڈ نے گذشتہ مہینے پی ایس ایل سیزن 11 میں کھلاڑیوں کے معاوضے، ٹیموں اور نیلامی کے طریقہ کار سے متعلق مزید تفصیلات کا اعلان کیا تھا۔

پاکستان کرکٹ بورڈ کی جانب سے جاری کیے گئے اعلامیے میں بتایا گیا تھا کہ پی ایس ایل میں کھلاڑیوں کی نیلامی کے لیے اس بار بھی چار کیٹیگریز رکھی گئی ہیں۔

پہلی کیٹیگری میں بنیادی معاوضہ چار کروڑ 20 لاکھ، دوسری میں دو کروڑ 20 لاکھ روپے، تیسری میں ایک کروڑ 10 لاکھ روپے جبکہ چوتھی کیٹیگری میں 60 لاکھ روپے رکھا گیا ہے۔

پی ایس ایل کے پہلے 10 سیزنز میں کھلاڑیوں کو ڈالرز میں ادائیگی کی جاتی تھی تاہم اس مرتبہ اُنھیں پاکستانی روپوں میں معاوضہ دیا جائے گا۔ نیلامی کی تقریب 11 فروری کو ہوگی۔

پی سی بی کے مطابق نیلامی کے دوران جس کھلاڑی کی بولی چار کروڑ 20 لاکھ سے شروع ہوگی، اس کے بعد ہر بولی کے دوران فرنچائز کو کم سے کم 15 لاکھ روپے کا اضافہ کرنا لازمی ہوگا۔

اسی طرح جس کھلاڑی کی بیس پرائس دو کروڑ 20 لاکھ ہوگی، اس میں ہر بولی کے دوران پانچ لاکھ جبکہ ایک کروڑ 10 کروڑ والے کرکٹر کی بولی بڑھانے کے لیے کم از کم ڈھائی لاکھ روپے بڑھانا ہوں گے۔

ہر سکواڈ میں کم سے کم 16 یا زیادہ سے زیادہ 20 کھلاڑی شامل کیے جائیں گے۔ سکواڈ کے حجم کے لحاظ سے غیر ملکی کھلاڑیوں کی تعداد پانچ سے سات ہوگی۔

فرنچائز کے لیے پلیئنگ الیون میں کم از کم تین اور زیادہ سے زیادہ چار غیر ملکی کھلاڑیوں کو کھلانا لازمی ہوگا۔

ٹیموں کے لیے سکواڈ میں کم از کم دو انڈر 23 کھلاڑی اور پلیئنگ الیون میں ایک کھلاڑی کو شامل کرنا ہوگا۔

ماہنامہ کرائم بیورو کراچی

# لاہور میں خاتون اور بچی کی سیوریج نالے میں گرنے سے ہلاکت

## ’ذمہ داری قبول کرنے کے بجائے نااہلی چھپانے کے لیے حقائق کو مسخ کیا گیا‘ مریم نواز

پنجاب کی وزیرِ اعلیٰ مریم نواز شریف کا کہنا ہے کہ ’لاہور میں ایک معصوم جان کا ضیاع محض ایک حادثہ نہیں بلکہ ایک جرم ہے اور اس نے شرم سے میرا سر جھکا دیا ہے۔ ذمہ داری قبول کرنے کے بجائے نااہلی چھپانے کے لیے حقائق کو مسخ کیا گیا۔‘

مریم نواز نے ایکس پر اپنے بیان میں کہا ہے کہ ’جو افسر ایک کھلے مین ہول کو بھی محفوظ نہیں بنا سکتے، انھیں عہدے پر فائز رہنے کا کوئی حق نہیں۔ جب تک انصاف فراہم نہیں کیا جاتا، میں چین سے نہیں بیٹھوں گی۔ دو بیٹیوں کے بہائے گئے خون کا مکمل حساب لیا جائے گا اور ہر ذمہ دار افسر کو سزا کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔‘

خیال رہے بدھ کی شام لاہور کے علاقے بھاٹی کے ایک مین ہول میں گرنے کے باعث ایک خاتون اور ان کی کمسن بچی ہلاک ہوگئیں تھیں۔

ان کی لاشیں برآمد ہونے کے بعد پراجیکٹ مینیجر، سیفٹی انچارج اور سائٹ انچارج کے خلاف مقدمہ کیا گیا تھا۔

خاتون کے والد ساجد حسین کی مدعیت میں درج اس مقدمے میں انتظامی اہلکاروں پر ’مین ہول کھلا چھوڑ کر غفلت اور لاپرواہی‘ برتنے کا الزام عائد کیا گیا اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

پنجاب کی وزیرِ اعلیٰ کا کہنا ہے کہ ’بار بار ہدایات اور مسلسل توجہ کے باوجود ایک غریب جان غفلت اور فرائض سے کوتاہی کی نذر ہو گئی، لیکن اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ بات سچ کو دبانے کی کوشش ہے۔‘

’میں واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ لاپرواہ اور بددیانت افسران کا دور ختم ہو چکا ہے۔ میں اس خاندان کے لیے ڈھال بن کر کھڑی ہوں گا جسے انصاف دینے کے بجائے ہراساں کیا گیا۔‘

ان کا کہنا ہے کہ پنجاب میں ہر جان کی قدر کی جائے گی، چاہے اس میں ملوث افسر کتنا ہی بااثر کیوں نہ ہو۔

میڈیا سے بات کرتے ہوئے خاتون کے ایک رشتہ دار نے بتایا کہ وہ اور دیگر اہلخانہ لاہور میں اور داتا دربار کی زیارت کرنے شاہ کوٹ فیصل آباد سے آئے تھے۔

رشتہ دار کے مطابق ’بھاٹی دروازے کے قریب جس جگہ خاتون موجود تھیں وہاں اندھیرا تھا اور مین ہول پر ڈھکن بھی نہیں تھا۔‘

انھوں نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ ’وہاں اندھیرا تھا اور مین ہول کھلا ہوا تھا، جس کی وجہ سے خاتون بچی سمیت اس میں گر گئیں۔‘

خاتون کی شناخت سعدیہ کے نام سے ہوئی ہے، ان کی عمر 22 برس جبکہ ان کی بیٹی کی عمر نو ماہ تھی۔

ایک اور رشتہ دار کے مطابق یہ واقعہ رکشے میں سوار ہوتے ہوئے پیش

آیا۔ ’وہ رکشے میں بیٹھنے لگیں، یک دم پیر پھسلا اور وہ گٹر میں گر گئیں۔‘

دوسری جانب ترجمان ریسکیو پنجاب فاروق احمد کے مطابق ریسکیو کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر کو شام ساڑھے سات بجے ماں اور بیٹی کے سیوریج لائن میں گرنے کی کال موصول ہوئی، جس کے بعد فوری طور پر سرچ اور ریسکیو ٹیمیں روانہ کی گئیں۔

خاتون کی لاش بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات ہی مل گئی تھی جبکہ ان کی بیٹی کی لاش جمعرات کی دوپہر لاہور کے علاقے سگیاں سے ملی۔

### ’جائے وقوعہ پر ایسے کوئی آثار نہیں تھے کہ یہاں کوئی گرا ہو‘

خاتون کے ایک رشتہ دار کا دعویٰ ہے کہ واقعے کے بعد شک کی بنیاد پر پولیس نے لڑکی کے شوہر اور ایک کزن کو پکڑ کر تھانے میں بٹھا لیا تھا۔

ریسکیو 1122 کے ایک اہلکار نے بی بی سی سے گفتگو میں بتایا کہ ان کی ’خاتون کے والد سے بات ہوئی تھی، جنھوں نے اس واقعے پر اپنے شکوک کا اظہار کیا تھا۔‘ ریسکیو اہلکار کے مطابق خاتون کے والد نے کہا کہ ’یہ واقعہ کیسے پیش آ سکتا ہے؟ میری بیٹی کیسے گر گئی۔‘

ادھر ڈی آئی جی آپریشنز فیصل کامران نے میڈیا سے گفتگو میں بتایا کہ ’جب واقعے کی اطلاع ملی تو اُس وقت سیوریج لائنز میں پانی کا بہاؤ زیادہ تھا اور جائے وقوعہ پر ایسے کوئی آثار نہیں تھے کہ یہاں کوئی گرا ہو۔‘

ڈی آئی جی آپریشنز فیصل کامران کے مطابق ’یہی وجہ تھی کہ لڑکی کے خاوند اور کزن کو شک کی بنیاد پر تحویل میں لیا گیا لیکن جب سیوریج لائنز میں پانی کا بہاؤ کم ہوا اور تلاش کا دائرہ کار وسیع کیا گیا تو خاتون کی لاش مل گئی۔‘

### داتا دربار کے گرد علاقے میں جاری تعمیراتی منصوبہ

واٹر اینڈ سینیٹیشن ایجنسی (واسا) کے ترجمان نے وضاحت کی کہ یہ واقعہ ٹریفک انجینیئرنگ اینڈ پلاننگ ایجنسی (ٹیپا) کے جاری ترقیاتی منصوبے کے دوران پیش آیا۔

واسا ترجمان کی جانب سے جاری بیان کے مطابق منصوبے پر کام کے سلسلے میں متعلقہ ادارے کی جانب سے مین ہولز کھولے گئے تھے۔

واضح رہے کہ اِس وقت لاہور میں داتا دربار کے اردگرد علاقے میں وسیع پیمانے پر تعمیراتی منصوبہ جاری ہے۔

پنجاب حکومت نے گذشتہ سال نومبر میں اس منصوبے کی تفصیلات جاری کرتے ہوئے بھاٹی گیٹ داتا دربار کی توسیع اور ری ماڈلنگ کا اعلان کیا تھا۔

پنجاب حکومت کے مطابق اس منصوبے کے تحت داتا دربار کے سامنے موجود تجاوزات کا خاتمہ کیا جانا ہے، ملحقہ سڑکیں چوڑی کی جانی ہیں، داتا دربار اور بھاٹی چوک کے اطراف جو عمارتیں بوسیدہ ہیں یا ٹوٹی پھوٹی ہیں، ان کی تزئین و آرائش کی جانی ہے، پیدل چلنے والوں کے لیے گزرگاہیں اور انڈر پاس بھی بننے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ داتا دربار اور بھاٹی چوک سے ملحقہ علاقے میں جگہ جگہ کھدائی کی گئی ہے۔ گذشتہ روز ڈپٹی کمشنر اور کمشنر لاہور بسنت کی آگاہی مہم کے لیے بھی اسی علاقے میں موجود تھے۔

واقعے کی تحقیقات کے لیے وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز نے ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں تحقیقاتی کمیٹی بنا دی ہے، جو 24 گھنٹے میں رپورٹ پیش کرے گی جبکہ ڈائریکٹر ٹیپا شبیر حسین اور داتا دربار توسیعی منصوبے پر کام کرنے والی تمام ٹیم معطل کر دی گئی ہے۔ پروجیکٹ پر کام کرنے والی کمپنی کو شوکاز نوٹس جاری کیا گی ہے۔

# کرکٹ میں 'سیاست اور پیسے کی کہانی'

## ٹی 20 ورلڈکپ کے بحران میں آئی سی سی بے بس کیوں ہے؟

ٹی 20 ورلڈ کپ کچھ ہی دنوں میں شروع ہونے والا ہے لیکن ان پہلوؤں پر بات ہونے کے بجائے گفتگو یہ ہو رہی ہے کہ انڈیا اور پاکستان کے درمیان جاری تناؤ اس ٹورنامنٹ اور عالمی سطح پر کرکٹ کے کھیل کو کس قدر نقصان پہنچا سکتا ہے۔

اگرچہ پاکستان نے ٹی 20 ورلڈ کپ میں شرکت کا فیصلہ کیا ہے مگر اس نے انڈیا کے ساتھ 15 فروری کے گروپ میچ کے بائیکاٹ کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ آئی سی سی نے توقع ظاہر کی ہے کہ پاکستان باہمی طور پر اس مسئلے کے حل کے لیے کام کرے گا۔

ایک بیان میں آئی سی سی کا کہنا ہے کہ اسے امید ہے کہ پی سی بی 'اپنے ملک میں کرکٹ کے لیے اس فیصلے کے اہم اور طویل المدتی اثرات پر غور کرے گا کیونکہ اس کا اثر عالمی کرکٹ کے اُس نظام پر بھی پڑے گا جس کا پاکستان خود ایک حصہ ہے۔'

ایسا نہیں کہ کرکٹ کبھی سیاست سے الگ رہی ہو۔ پاکستان اور انڈیا کے تعلقات کا اثر ہمیشہ میدان تک پہنچا ہے۔ جب حالات بہتر ہوں تو دونوں ملکوں کے سربراہان سٹیڈیم میں بیٹھ کر خوش گپیاں لگاتے دکھائی دیے اور جب کشیدگی حدیں پار کر جائے تو ہاتھ نہ ملانے جیسے عجیب مناظر بھی دیکھنے کو ملے۔

یوں تو یہ کھیل جنوبی ایشیا میں اربوں لوگوں کی دل کی دھڑکن ہے مگر حالیہ برسوں میں کرکٹ کا شور کم اور سیاست کی آواز زیادہ سنائی دینے لگی ہے۔ اور اب بات صرف پاکستان اور انڈیا تک محدود نہیں رہی۔

### بات یہاں تک کیسے پہنچی؟

آئی سی سی کے ایونٹس میں حالیہ برسوں کے دوران تنازعے کوئی نئی بات نہیں اور عموماً پاکستان اور انڈیا ہی سرخیوں میں ہوتے ہیں۔ مگر اس بار کہانی بنگلہ دیش کی تھی۔

بنگلہ دیش نے سکیورٹی خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے ٹی 20 ورلڈ کپ کے لیے انڈیا جانے سے انکار کیا، جس کے بعد آئی سی سی نے اسے ٹورنامنٹ سے باہر کرتے ہوئے سکاٹ لینڈ کو شامل کرلیا۔

کرکٹ ویب سائٹ کرک انفو سے وابستہ صحافی دانیال رسول کے مطابق بنگلہ دیشی کھلاڑی خود ورلڈ کپ سے باہر نہیں ہونا چاہتے تھے۔ اُن کے خیال میں ٹی 20 ورلڈ کپ خود کو دنیا کے سامنے دکھانے کا بڑا پلیٹ فارم ہوتا ہے اور اسی سے عالمی لیگز اور مستقبل کے راستے کھلتے ہیں۔

بی بی سی سے بات کرتے ہوئے دانیال رسول کا کہنا تھا کہ 'سیاست نے جنوبی ایشیا کی کرکٹ میں اتنی مرکزی جگہ لے لی ہے کہ اب کھلاڑیوں کی رائے کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔

'کھلاڑی اپنی بات کہنے سے گھبراتے ہیں۔ جب بورڈز ہدایت دیتے ہیں کہ ہاتھ نہ ملاؤ، تو کھلاڑی عوامی طور پر ان فیصلوں کا دفاع کرتے ہیں، چاہے نجی طور پر وہ اس سے اتفاق نہ کریں۔'

گذشتہ سال مئی میں پاکستان اور انڈیا کے درمیان چار روزہ کشیدگی کے بعد ستمبر میں ایشیا کپ آیا جہاں میدان میں سیاست صاف دکھائی دی۔ دونوں ٹیموں نے ہاتھ ملانے سے گریز کیا، ٹرافی کی تقریب پر تنازع کھڑا ہوا، اور بعض کھلاڑیوں کے اشارے ایسے محسوس ہوئے جیسے جنگی فتح کا جشن منایا جارہا ہو۔

لیکن بات یہاں تک محدود نہیں رہی بلکہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان بڑھتی سرحدی کشیدگی کے اثرات بھی دیکھنے کو ملے جب افغانستان نے گذشتہ سال نومبر میں پاکستان آکر سہ فریقی سیریز کھیلنے سے انکار کردیا۔

ادھر 2024 میں شیخ حسینہ کے ملک چھوڑنے کے بعد انڈیا اور بنگلہ دیش کے تعلقات میں تناؤ بڑھا۔ کچھ عرصہ پہلے انڈین کرکٹ بورڈ کی ہدایت پر انڈین پریمیئر لیگ کی ٹیم کولکتہ نائٹ رائیڈرز نے بنگلہ دیش کے مستفیض الرحمٰن کو ٹیم سے نکال دیا جس کی کوئی باضابطہ وجہ نہیں بتائی گئی۔ یہی واقعہ آگے چل کر اس ورلڈ کپ تنازعے کی ایک اہم کڑی بنا۔

انڈیا کی معروف سپورٹس رائٹر شاردا اوگرا کا ماننا ہے کہ 2023 ورلڈ کپ کے بعد سے کھیل میں سیاست کا عمل دخل بڑھنے لگا اور اُن کے مطابق 'جو ہم آج دیکھ رہے ہیں وہ کرکٹ پر سیاست کا قبضہ ہے۔'

### پہلے کے مقابلے میں اس بار سیاست کا اثر کرکٹ پر مختلف کیوں ہے؟

جنوبی ایشیا میں کرکٹ محض ایک کھیل نہیں بلکہ ایسی چیز ہے جس سے کروڑوں لوگ جڑے ہوئے ہیں۔ ہر بڑے میچ کے ساتھ جذبات بھی میدان میں اتر آتے ہیں اور جہاں اتنی نظریں ہوں وہاں سیاست کا پہنچ جانا کوئی حیرت کی بات نہیں۔

اسی لیے اس خطے میں کرکٹ کی تاریخ ہمیشہ سیاست کے سائے میں رہی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اب کیا مختلف ہوگیا ہے؟

کھیلوں پر لکھنے والی صحافی شاردا اوگرا نے اتفاق کیا کہ سیاست کرکٹ گورننس میں ہمیشہ رہی ہے مگر اُن کے خیال میں 'اب فرق یہ ہے کہ حکومتوں کی براہ راست مداخلت بڑھ گئی ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ حکومتیں کرکٹ کو پالیسی پیغامات اور بیانیہ بنانے کے لیے استعمال کر رہی ہیں۔'

اس وقت انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کے چیئرمین جے شاہ ہیں جو انڈین وزیر داخلہ امت شاہ کے بیٹے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں وزیر داخلہ محسن نقوی ہی پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین بھی ہیں۔

اسی کا حوالہ دیتے ہوئے شاردا اوگرا کا کہنا تھا کہ 'سیاسی طاقت اور کرکٹ انتظامیہ کے اس ملاپ نے یہ فرق مٹا دیا ہے کہ حکومتی ایجنڈا کیا ہے اور کھیل کو کیا چاہیے۔'

جہاں شاردا اوگرا اسے سیاسی طاقت اور کرکٹ انتظامیہ کے گٹھ جوڑ کے طور پر دیکھتی ہیں وہیں دانیال رسول کا کہنا ہے کہ کہانی کا دوسرا بڑا پہلو پیسہ ہے۔ ان کے مطابق مسئلہ صرف سیاست کا نہیں بلکہ یہ بھی ہے کہ عالمی کرکٹ میں 'مالی طاقت کس کے پاس ہے۔'

دانیال رسول نے آئی سی سی کے ریونیو ماڈل کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ کہ 'انڈیا آئی سی سی کی آمدن کا تقریباً 80 فیصد حصہ فراہم کرتا ہے۔ اگر باقی تمام بورڈز اکٹھے ہو بھی جائیں تو وہ عالمی کرکٹ کی آمدن کے صرف پانچویں حصے کی نمائندگی کرتے ہیں۔'

اسی عدم توازن کی وجہ سے، دانیال رسول کے مطابق، باقی ممالک کے پاس حقیقی آپشنز بہت کم رہ جاتے ہیں اور انڈیا کے پاس دوسرے کرکٹ بورڈز پر 'دباؤ ڈالنے کے کئی طریقے میسر ہوجاتے ہیں۔'

### جنوبی ایشیا کی کرکٹ کا مستقبل کیا ہوگا؟

ایک زمانہ ایسا بھی تھا جب ایشیا کی مشترکہ ٹیمیں بنتی تھیں اور سچن تندولکر اور وسیم اکرم ایک ہی جرسی میں، ایک ہی ٹیم کے لیے کھیل رہے ہوتے تھے۔ آج پیچھے مڑ کر دیکھیں تو یہ سب کچھ غیر حقیقی سا محسوس ہوتا ہے جیسے کرکٹ واقعی کسی اور دنیا میں کھیلی جاتی ہو۔

شاردہ اوگرا کے مطابق جو خطہ کبھی ایک یونٹ کی طرح چلتا تھا اب وہ بکھر چکا ہے۔

'کچھ ٹیموں کو باہر کرنے اور مقابلوں کو سیاسی بنانے کی ضد نے تقسیم کو جنم دیا ہے۔'

بنگلہ دیش اور افغانستان ہی نہیں بلکہ اُن کے خیال میں ابھرتی ہوئی ٹیمیں بھی اسی سیاست سے متاثر ہو رہی ہیں۔ 'اب شفاف فیصلوں کے بجائے مبہم ہدایات اور سیاسی اشارے نظر آتے ہیں۔'

### اس صورتحال سے کیسے نکلا جاسکتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں شاردا اوگرا کا کہنا تھا کہ 'اس کے لیے مضبوط اور آزاد قیادت چاہیے جو اس وقت نظر نہیں آتی۔ امید پھر بھی باقی ہے کیونکہ کرکٹ لوگوں کے لیے بہت اہم ہے اور اسے آسانی سے چھوڑا نہیں جا سکتا، مگر اس نقصان سے نکلنے میں بہت وقت لگے گا۔'

دانیال رسول بھی جنوبی ایشیا کی کرکٹ کے مستقبل کے بارے میں زیادہ پُرامید نہیں۔ ان کے مطابق اس صورتحال کا کوئی واضح حل نظر نہیں آتا۔

دانیال کے مطابق اس وقت جنوبی ایشیا کے تقریباً ہر کرکٹنگ ملک میں سیاست کرکٹ میں حاوی ہے۔ انڈیا بنگلہ دیش پر دباؤ ڈال رہا ہے، پاکستان اور افغانستان کے تعلقات خراب ہو چکے ہیں، اور کوئی بھی فریق پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں۔

انھیں مستقبل قریب میں بہتری کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ وہ کہتے ہیں کہ 'جب تک سیاسی حالات بہتر نہیں ہوتے معاملات سنبھلنے کے بجائے مزید بگڑتے جائیں گے۔'

# جدید پولیسنگ کی خاموش مگر مضبوط قوت

تحریر: زاہد شاہ

سندھ پولیس میں مؤثر پولیسنگ صرف فرنٹ لائن اہلکاروں تک محدود نہیں بلکہ اس کے پیچھے ایسے شعبے بھی کام کر رہے ہیں جو بظاہر نمایاں نظر نہیں آتے مگر ان کی کارکردگی پوری فورس کی رفتار اور استعداد کا تعین کرتی ہے۔ موٹر ٹرانسپورٹ ونگ انہی بنیادی ستونوں میں شامل ہے، جس کا عملی مظاہرہ ڈی آئی جی ٹی اینڈ ٹی سندھ ذوالفقار مہر کے حالیہ دورے کے دوران دیکھنے میں آیا۔

ڈی آئی جی ٹی اینڈ ٹی ذوالفقار مہر نے اے آئی جی موٹر ٹرانسپورٹ سندھ کے دفتر اور ایم ٹی سندھ ورکشاپ کراچی کا دورہ کیا، جہاں ان کا پرتپاک استقبال اے آئی جی ایم ٹی سندھ سید سلمان حسین، اوآئی سی ایم ٹی انسپکٹر عارف شاہ اور ایڈمن آفیسر پی آئی عاصم نے کیا۔ دورے کا مقصد موٹر ٹرانسپورٹ ونگ کی مجموعی کارکردگی، انتظامی نظم ونسق اور فنی صلاحیتوں کا جائزہ لینا تھا۔

اس موقع پر اے آئی جی ایم ٹی سندھ سید سلمان حسین نے تفصیلی بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ ایم ٹی سندھ پولیس کی گاڑیوں کی مرمت، دیکھ بھال، فٹنس اور بروقت دستیابی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ جدید تقاضوں کے مطابق فلیٹ مینجمنٹ میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ ان اقدامات کے باعث پولیس آپریشنز، ایمرجنسی رسپانس اور روزمرہ معمولات میں نمایاں بہتری آئی ہے، جو براہِ راست عوامی خدمت کے معیار کو بہتر بنانے کا سبب بن رہی ہے۔

ڈی آئی جی ٹی اینڈ ٹی نے ورکشاپ کے مختلف شعبوں کا معائنہ کرتے ہوئے افسران اور عملے کی پیشہ ورانہ مہارت، نظم وضبط اور لگن کو سراہا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک فعال اور منظم موٹر ٹرانسپورٹ سسٹم کسی بھی جدید پولیس فورس کی ریڑھ کی ہڈی ہوتا ہے، اور ایم ٹی سندھ اس ذمہ داری کو احسن انداز میں نبھا رہا ہے۔

دورے کے دوران بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے افسران و ملازمین کے لیے انعامات کا اعلان بھی کیا گیا، جس سے عملے کے حوصلے مزید بلند ہوئے۔ ڈی آئی جی ٹی اینڈ ٹی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ایم ٹی سندھ کو جدید خطوط پر استوار کرنے، تکنیکی مہارتوں میں اضافے اور وسائل کے مؤثر استعمال کے لیے ہر ممکن تعاون جاری رکھا جائے گا۔

آخر میں ڈی آئی جی ٹی اینڈ ٹی سندھ ذوالفقار مہر نے ایم ٹی سندھ کی مجموعی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے ہدایت کی کہ تسلسل کے ساتھ محنت، پیشہ ورانہ جذبے اور نظم وضبط کو برقرار رکھا جائے تاکہ سندھ پولیس جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہو کر عوام کے جان و مال کے تحفظ کا فریضہ مؤثر انداز میں انجام دیتی رہے۔

زاہد شاہ اے آئی جی ایم ٹی سندھ ایس ایس پی سید سلمان شاہ کو کرائم بیورو میگزین دے رہے ہیں

ماہنامہ کرائم بیورو کراچی

# مزید ایپسٹین فائلز جاری

## ایلون مسک سمیت کئی سیاست دانوں کا ذکر

**امریکی محکمہ انصاف کا کہنا ہے کہ 30 لاکھ سے زیادہ صفحات کے ساتھ ساتھ دو ہزار سے زیادہ ویڈیوز اور ایک لاکھ 80 ہزار تصاویر جاری کی جارہی ہیں**

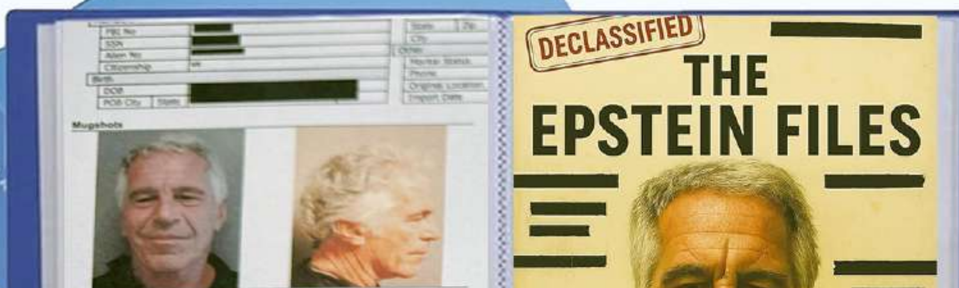


امریکی محکمہ انصاف نے جمعے کو جنسی مجرم جیفری ایپسٹین سے متعلق تحقیقاتی فائلوں سے مزید بہت سی دستاویزات جاری کرتے ہوئے اس قانون کے تحت انکشافات کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا ہے، جس کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ حکومت کروڑ پتی فنانسر کی جانب سے کم عمر لڑکیوں کے جنسی استحصال اور ڈونلڈ ٹرمپ اور بل کلنٹن جیسے امیر اور طاقتور لوگوں کے ساتھ ان کے میل جول کے بارے میں کیا جانتی تھی؟

ڈپٹی اٹارنی جنرل ٹوڈ بلانچ نے کہا کہ محکمہ انصاف 30 لاکھ سے زیادہ صفحات کے ساتھ ساتھ دو ہزار سے زیادہ ویڈیوز اور ایک لاکھ 80 ہزار تصاویر جاری کر رہا ہے۔ محکمے کی ویب سائٹ پر پوسٹ کی گئی فائلوں میں دستاویزات کے ان لاکھوں صفحات میں سے کچھ شامل ہیں، جن کے بارے میں حکام کا کہنا تھا کہ انہیں دسمبر میں ابتدائی اجرا میں روک لیا گیا تھا۔

ان میں ایپسٹین کے کچھ مشہور ساتھیوں سے متعلق دستاویزات شامل تھیں، جن میں اینڈریو ماؤنٹ بیٹن ونڈسر، جو پہلے برطانیہ کے شہزادہ اینڈریو کے نام سے جانے جاتے تھے اور ایپسٹین اور ایلون مسک اور سیاسی میدان کے دیگر نمایاں افراد کے درمیان ای میل خط وکتابت بھی شامل ہے۔

یہ دستاویزات 'ایپسٹین فائلز ٹرانسپیرنسی ایکٹ' کے تحت جاری کی گئی ہیں۔ یہ وہ قانون ہے جو مہینوں کے عوامی اور سیاسی دباؤ کے بعد نافذ کیا گیا تھا اور جس کے تحت حکومت کو جیفری ایپسٹین اور ان کی رازدان اور سابقہ گرل فرینڈ گلین میکسویل کے بارے میں اپنی فائلیں کھولنا لازمی ہے۔

قانون سازوں نے اس وقت اس حوالے سے شکایت کی تھی جب محکمہ انصاف نے گذشتہ ماہ صرف محدود ریکارڈ جاری کیا، لیکن حکام نے کہا کہ دریافت ہونے والی اضافی دستاویزات کا جائزہ لینے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مزید وقت درکار تھا کہ متاثرین کے بارے میں کوئی حساس معلومات جاری نہ ہوں۔

جمعے کو کیے گئے انکشافات اس کہانی کے بارے میں اب تک کا سب سے بڑا دستاویزات کا ذخیرہ ہیں، جس سے جان چھڑانے میں ٹرمپ انتظامیہ کو صدر کے ایپسٹین کے ساتھ سابقہ تعلقات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

جیفری ایپسٹین کے خلاف مجرمانہ تحقیقات نے طویل عرصے سے آن لائن سراغ رساں وں، سازشی نظریات رکھنے والوں اور دیگر افراد کو متحرک رکھا ہے جنہیں حکومتی پردہ پوشی کا شبہ ہے اور جنہوں نے مکمل احتساب کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ ایسے مطالبات ہیں جن کے بارے میں بلانچ نے تسلیم کیا کہ شاید حالیہ ریلیز سے پورے نہیں ہوں گے۔

انہوں نے کہا: 'معلومات کی ایک بھوک یا پیاس ہے، جو مجھے نہیں لگتا کہ ان دستاویزات کے جائزے سے پوری ہوگی۔'

کانگریس کی طرف سے تمام فائلیں جاری کرنے کے لیے مقرر کردہ 19 دسمبر کی ڈیڈ لائن گزر جانے کے بعد، محکمہ انصاف نے کہا کہ اس نے ریکارڈ کا جائزہ لینے کے لیے سینکڑوں وکلا کو کام سونپا ہے تاکہ یہ تعین کیا جا سکے کہ کن حصوں کو ہٹانے یا سیاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس نے ٹرمپ کو ممکنہ شرمندگی سے بچانے کی کسی بھی کوشش کی تردید کی، جو کہتے ہیں کہ انہوں نے ابتدائی دوستی کے بعد برسوں پہلے ایپسٹین سے تعلقات ختم کر لیے تھے۔

### ایپسٹین کے مشہور دوست

دستاویزات کی تازہ ترین کھیپ میں ایپسٹین کے کچھ دوستوں کے ساتھ یا ان کے بارے میں خط وکتابت شامل ہے۔

ریکارڈ میں ٹرمپ کے ہزاروں حوالے موجود ہیں، جن میں وہ ای میلز بھی شامل ہیں جن میں ایپسٹین اور دیگر نے ان کے بارے میں خبروں کے مضامین شیئر کیے۔ ان کی پالیسیوں یا سیاست پر تبصرہ کیا، یا ان کے اور ان کے خاندان کے بارے میں گپ شپ کی۔

اس میں گذشتہ اگست میں بنائی گئی ایک سپریڈ شیٹ بھی شامل تھی جس میں ایف بی آئی کے نیشنل تھریٹ آپریشن سینٹر یا پراسیکیوٹرز کی طرف سے قائم کی گئی ہاٹ لائن پر ان لوگوں کی کالز کا خلاصہ کیا گیا تھا، جو بغیر کسی ثبوت کے ٹرمپ کی 'غلط کاریوں' کے بارے میں کچھ علم رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

دستاویزات میں ماؤنٹ بیٹن ونڈسر کا نام کم از کم کئی سو بار آتا ہے، کبھی اخباری تراشوں میں، کبھی ایپسٹین کی نجی ای میل خط وکتابت میں اور کبھی ایپسٹین کی طرف سے ترتیب دیے گئے عشائیوں کی مہمانوں کی فہرستوں میں۔

کچھ ریکارڈز میں نیویارک میں پراسیکیوٹرز کی اس کوشش کو دستاویزی شکل دی گئی ہے کہ سابق شہزادے کو ایپسٹین سیکس ٹریفکنگ تحقیقات کے حصے کے طور پر انٹرویو دینے پر راضی کیا جائے۔

ریکارڈ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ٹیسلا کے ارب پتی بانی مسک نے کم از کم دو مواقع پر ایپسٹین سے رابطہ کیا تاکہ کیریبین جزیرے کے دوروں کی منصوبہ بندی کی جا سکے جہاں مبینہ طور پر جنسی استحصال کے بہت سے الزامات پیش آئے تھے۔

2012 کی ایک گفتگو میں، ایپسٹین نے پوچھا کہ ایلون مسک کتنے لوگوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے اس جزیرے پر لے جانا پسند کریں گے، جس کے وہ مالک تھے۔

مسک نے اپنی اس وقت کی پارٹنر، اداکارہ ٹلولا رائیلی کا حوالہ دیتے ہوئے جواب دیا، 'شاید صرف ٹلولا اور میں۔ ہمارے جزیرے پر سب سے زبردست پارٹی کس دن یا رات کو ہوگی؟'

ایلون مسک نے 2013 میں کیریبین کے دورے سے پہلے اپسٹین کو دوبارہ پیغام بھیجا۔ انہوں نے لکھا: 'میں چھٹیوں کے دوران بی وی آئی سینٹ بارٹس کے علاقے میں رہوں گا۔ کیا ملنے کا کوئی اچھا وقت ہے؟' اپسٹین نے نئے سال کی چھٹی کے بعد کی دعوت دی۔

یہ فوری طور پر واضح نہیں ہے کہ آیا جزیرے کے دورے ہوئے یا نہیں۔ مسک کی کمپنیوں، ٹیسلا اور ایکس کے ترجمانوں نے اس حوالے سے تبصرے کی درخواست کے لیے کی گئی ای میلز کا جواب نہیں دیا۔

ایلون مسک نے کہا ہے کہ انہوں نے بارہا اپسٹین کی پیشکشوں کو ٹھکرایا۔

انہوں نے 2025 میں ایکس پر پوسٹ کیا: 'اپسٹین نے مجھے اپنے جزیرے پر لے جانے کی کوشش کی اور میں نے انکار کر دیا۔' جب ہاؤس ڈیموکریٹس نے اپسٹین کا ایک کیلنڈر جاری کیا، جس میں مسک کے ممکنہ دورے کا ذکر تھا۔

ای میلز کے مطابق ایسا لگتا ہے کہ اپسٹین نے نیویارک جائنٹس کے شریک مالک سٹیو ٹش کو خواتین سے ملوانے کی کوشش بھی کی۔ ایک گفتگو میں، ٹش نے اپسٹین کو بتایا کہ انہوں نے اپسٹین کی اسسٹنٹ کی ایک سہیلی کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا۔ انہوں نے اسے 'بہت پیاری لڑکی' قرار دیا اور پوچھا کہ کیا اپسٹین اس کے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔

اپسٹین نے کہا کہ 'نہیں، لیکن میں پوچھوں گا۔' اس سے پہلے کہ یہ پوچھیں کہ کیا ٹش نے کسی اور خاتون سے رابطہ کیا ہے، جس کے جسمانی خدوخال کو انہوں نے بیہودہ انداز میں بیان کیا۔

ٹش نے ایک بیان میں کہا کہ ان کا اپسٹین کے ساتھ 'مختصر تعلق' تھا، جہاں انہوں نے بالغ خواتین اور دیگر موضوعات پر ای میلز کیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ 'کبھی ان کے جزیرے پر نہیں گئے' اور انہیں اس تعلق پر 'گہرا افسوس' ہے۔

دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ قدامت پسند کارکن سٹیو بینن جنہوں نے صدر کی پہلی مدت کے شروع میں ٹرمپ کے وائٹ ہاؤس کے سٹریٹجسٹ کے طور پر خدمات انجام دیں، نے جیفری اپسٹین کے ساتھ سیاست پر گپ شپ کی۔ ناشتے، دوپہر یا رات کے کھانے پر ان کے ساتھ ملاقاتوں پر تبادلہ خیال کیا اور 29 مارچ 2019 کو اپسٹین سے پوچھا کہ کیا وہ انہیں روم سے لے جانے کے لیے اپنا طیارہ فراہم کر سکتے ہیں؟

اپسٹین نے انہیں بتایا کہ ان کے پائلٹ اور عملہ اس پرواز کا انتظام کرنے کے لیے 'اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں' لیکن اگر بینن اس کی بجائے چارٹر فلائٹ تلاش کر لیں تو، 'مجھے ادائیگی کرنے میں خوشی ہو گی۔' بظاہر اس وقت فرانس میں موجود، اپسٹین نے ایک ٹیکسٹ میسج بھیجا جس میں کہا گیا: 'میرے آدمی آپ کو لے سکتے ہیں۔ رات کے کھانے پر آئیں۔' گفتگو سے یہ ظاہر نہیں ہوا کہ آگے کیا ہوا۔

ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ دسمبر 2012 میں، اپسٹین نے ہاورڈ لٹنک، جو اب ٹرمپ کے وزیر تجارت ہیں، کو دوپہر کے کھانے کے لیے اپنے نجی جزیرے پر مدعو کیا۔ لٹنک کی اہلیہ نے دعوت قبول کر لی اور کہا کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ ایک کشتی پر پہنچیں گے۔ اپسٹین کے ساتھ شیئر کیے گئے شیڈول کے مطابق، 2011 میں ایک اور موقعے پر دونوں افراد نے شراب پی۔

لٹنک نے کہا ہے کہ انہوں نے بہت پہلے اپسٹین سے تعلقات ختم کر لیے تھے۔ محکمہ کامرس کے ترجمان نے کہا کہ لٹنک کی 'اپنی اہلیہ کی موجودگی میں مسٹر اپسٹین کے ساتھ محدود بات چیت تھی اور ان پر کبھی کسی غلط کام کا الزام نہیں لگایا گیا۔'

ریکارڈز میں سامنے آنے والا ایک اور اپسٹین رابطہ اوباما وائٹ ہاؤس کی سابق جنرل کونسل کیتھی روملر ہیں۔ کئی رابطوں میں سے ایک میں، اپسٹین نے روملر کو ای میل کی کہ وہ مشورہ دیں کہ ڈیموکریٹس کو ٹرمپ کو مافیا جیسی شخصیت کے طور پر پیش کرنا بند کر دینا چاہیے، حالاں کہ انہوں نے خود صدر کا مذاق اڑاتے ہوئے انہیں 'پاگل' کہا۔

گولڈمین کے ترجمان، جہاں روملر جنرل کونسل اور چیف لیگل آفیسر ہیں، نے ایک بیان میں کہا کہ روملر کا جیفری اپسٹین کے ساتھ پیشہ ورانہ تعلق تھا جب وہ پرائیویٹ پریکٹس میں وکیل تھیں' اور انہیں 'ان کو جاننے پر افسوس ہے۔'

**پہلے جاری فائلوں پر پیش رفت**

گذشتہ ماہ جاری کیے گئے ہزاروں صفحات میں پہلے سے جاری کردہ فلائٹ لاگز شامل

تھے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹرمپ نے 1990 کی دہائی میں تعلقات خراب ہونے سے پہلے اپسٹین کے نجی جیٹ میں سفر کیا تھا جبکہ اس میں کلنٹن کی کئی تصاویر بھی شامل تھیں۔

اپسٹین کی متاثرین جو اپنی کہانیوں کے ساتھ منظر عام پر آئے، میں سے کسی نے بھی عوامی طور پر ریپبلکن ٹرمپ، اور نہ ہی ڈیموکریٹ کلنٹن پر کسی غلط کام کا الزام لگایا ہے۔ دونوں نے کہا ہے کہ انہیں اس بات کا کوئی علم نہیں تھا کہ وہ کم عمر لڑکیوں کا استحصال کر رہے تھے۔

اپسٹین نے سیکس ٹریفکنگ کے وفاقی الزامات میں فرد جرم عائد ہونے کے ایک ماہ بعد، اگست 2019 میں نیویارک کی جیل کے ایک سیل میں خودکشی کر لی تھی۔

2008 اور 2009 میں، اپسٹین نے 18 سال سے کم عمر کسی فرد کو جسم فروشی کی ترغیب دینے کا جرم قبول کرنے کے بعد فلوریڈا میں جیل کاٹی۔ اس وقت، تفتیش کاروں نے ایسے شواہد اکٹھے کیے تھے کہ اپسٹین نے پام بیچ میں واقع اپنے گھر پر کم عمر لڑکیوں کو ریپ کا نشانہ بنایا تھا۔ امریکی اٹارنی کے دفتر نے معمولی ریاستی الزامات میں جرم قبول کرنے کے بدلے ان کے خلاف مقدمہ نہ چلانے پر اتفاق کیا۔

جمعے کو جاری ہونے والے اس دور کے مسودہ فرد جرم سے پتہ چلتا ہے کہ پراسیکیوٹرز نے نہ صرف اپسٹین بلکہ تین دیگر افراد کے خلاف وفاقی الزامات پر غور کیا تھا، جو ان کے ذاتی اسسٹنٹ تھے اور جن پر اپسٹین کے ساتھ بے ہودہ حرکات کرنے کے لیے کم عمر لڑکیوں کو بھرتی کرنے کی سازش میں حصہ لینے کا شبہ تھا۔

2021 میں، نیویارک میں ایک وفاقی جیوری نے برطانوی سماجی شخصیت گلین میکسویل کو ان کی کچھ کم عمر متاثرین کو بھرتی کرنے میں مدد کرنے پر سیکس ٹریفکنگ کا مجرم قرار دیا۔ وہ 20 سال قید کی سزا کاٹ رہی ہیں۔

امریکی پراسیکیوٹرز نے اپسٹین کی جانب سے لڑکیوں کے استحصال کے سلسلے میں کبھی کسی اور پر الزام نہیں لگایا۔ ایک متاثرہ خاتون، ورجینیا رابرٹس جوفرے نے مقدمات میں ان پر الزام لگایا کہ انہوں نے 17 اور 18 سال کی عمر میں متعدد سیاست دانوں، کاروباری شخصیات، ماہرین تعلیم اور دیگر کے ساتھ ان کے جنسی تعلقات کا انتظام کیا۔ ان سب نے ان کے الزامات کی تردید کی۔

الزام کا سامنا کرنے والوں میں برطانیہ کے شہزادہ اینڈریو بھی شامل تھے، جن سے سکینڈل کے دوران ان کے شاہی القابات واپس لے لیے گئے تھے۔ اینڈریو نے جوفرے کے ساتھ جنسی تعلقات کی تردید کی لیکن ان کے مقدمے کو رقم کے عوض نمٹا دیا گیا۔

جوفرے کی موت گذشتہ سال 41 سال کی عمر میں خودکشی سے ہوئی۔

OOO

سری لنکا کی پچز پر میں نے کبھی اتنی گھاس نہیں دیکھی۔ یہ الفاظ پاکستان کے سابق آف سپنر ثقلین مشتاق کے ہیں جو آج پاکستان اور نیدرلینڈز کے میچ پر تبصرہ کرتے ہوئے پچ پر تنقید کر رہے تھے۔

پی ٹی وی کے پروگرام گیم آن ہے میں گفتگو کرتے ہوئے ثقلین مشتاق نے دعوی کیا کہ انڈین کرکٹ کونسل کو پتہ ہے کہ پاکستان سپن بولنگ پر انحصار کر رہا ہے، لہذا اسے ناکام بنانے کے لیے ایسی پچز بنائی جا رہی ہیں، جو پاکستان کے لیے سازگار نہیں۔ لہذا پاکستان کے کوچ مائیک ہیسن کو سری لنکا میں ورلڈکپ کے لیے بنائی جانے والی پچز پر بحث جاری ہے۔

واضح رہے کہ انڈیا اس ٹی 20 ورلڈکپ کا میزبان ہے لیکن اس ٹورنامنٹ کے لیے پچز آئی سی سی کی نگرانی میں تیار کی جاتی ہیں۔

سنہالی سپورٹس کلب اور آر پریماداسا انٹرنیشنل کرکٹ سٹیڈیم، کولمبو کے یہ وہ دو کرکٹ گراؤنڈ ہیں، جہاں پاکستان کی ٹیم ٹی 20 ورلڈکپ کے سارے میچز کھیلے گی۔ پاکستان کے پاس موجود سپن بولنگ آپشنز کی وجہ سے سری لنکا کی کنڈیشنز کو پاکستان کے لیے سازگار قرار دیا جا رہا تھا۔

کے خلاف میچ کے بعد دس فروری کو سنہالی سپورٹس کلب میں پاکستان کا مقابلہ امریکہ سے ہوگا جبکہ 15 فروری کو اس کا پریماداسا سٹیڈیم میں انڈیا کے ساتھ میچ شیڈول ہے جس کا پاکستان نے بائیکاٹ کا اعلان کر رکھا ہے۔

پاکستان کی ٹیم اپنے آخری پول میچ میں 18 فروری کو نمیبیا کے خلاف مدِ مقابل ہوگی.

پاکستان کو سری لنکا کی کنڈیشنز سے کتنا فائدہ ہوگا؟ سپنرز کے لیے سازگار سمجھی جانے والی سری لنکا کی پچز میں کتنا سکور دفاع کے قابل ہوگا اور

# اتنی گھاس والی وکٹ کبھی نہیں دیکھی

## ثقلین مشتاق کا بیان اور پاکستان کو سری لنکا میں ملنے والی کنڈیشنز پر بحث

اپنی حکمت عملی تبدیل کرنا پڑے گی۔

سنیچر کو پاکستان اور نیدرلینڈز کے مابین میچ کے دوران جب پاکستان کی ٹیم کو مشکلات کا سامنا تھا تو اس دوران ثقلین مشتاق کے اس بیان کا سوشل میڈیا پر چرچہ تھا۔

پاکستانی صارفین اس بیان کی تائید کر رہے تھے تاہم انڈین صارفین اسے پاکستان کی ناقص کارکردگی کو چھپانے کے لیے ایک بہانہ قرار دے رہے تھے۔

ایک صارف بسمہ نے لکھا کہ سری لنکن کمنٹیٹر بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ انھوں نے سری لنکا کی پچز پر اتنی گھاس نہیں دیکھی۔ اب اندازہ لگائیں کہ اس کے پیچھے کون ہوسکتا ہے۔

پریش نامی صارف نے لکھا کہ ایک طرف، ان کا کہنا ہے کہ پاکستان زیادہ تر ریونیو پیدا کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آئی سی سی اور بی سی سی آئی ان کو رکھنے کے جنون میں مبتلا ہیں۔ دوسری طرف ان کا کہنا ہے کہ آئی سی سی انھیں ورلڈکپ سے نکالنے کی سازش کر رہا ہے۔

وکاس نامی صارف نے لکھا کہ دونوں ٹیموں کے لے ایک ہی پچ ہے۔ آپ کو اپنے 11 کھلاڑی سوچ سمجھ کر میدان میں اتارنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان فہیم اشرف کی جارحانہ اننگز کی بدولت یہ میچ تو جیت گیا لیکن

بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ سپن بولنگ آپشنز سے مالا مال پاکستان کو جہاں روایتی طور پر سری لنکا کی سپن بولنگ کے لیے سازگار وکٹوں سے مدد ملے گی، تو وہیں ایک ہی مقام پر قیام اسے دوسری ٹیموں کے مقابلے میں مدد دے گا۔

خیال رہے کہ گذشتہ برس پاکستان کی میزبانی میں ہونے والی چیمپیئنز ٹرافی میں پاکستان آنے سے انکار کے بعد انڈیا نے اپنے سارے میچز دبئی میں کھیلے تھے اور ٹرافی اپنے نام کی تھی۔ اس وقت بعض ماہرین نے یہ کہا تھا کہ ایک ہی سٹیڈیم میں سارے میچز کھیلنے سے انڈیا کو فائدہ ہوا تھا۔

پاکستان کے سپن اٹیک میں ابرار احمد، محمد نواز، شاداب خان اور صائم ایوب بھی شامل ہیں جبکہ سب کی نظریں منفرد بولنگ ایکشن رکھنے والے عثمان طارق پر بھی ہوں گی۔

بعض کرکٹ مبصرین کا کہنا ہے کہ عثمان طارق اپنے منفرد بولنگ ایکشن کی وجہ سے پاکستان کا خفیہ ہتھیار ہو سکتے ہیں۔

**پاکستان اپنے میچز کہاں کھیلے گا؟**

نیدر لینڈز

پاکستان کے کون سے بولرز ان کنڈیشنز میں کارگر ثابت ہو سکتے ہیں؟

یہ جاننے کے لیے بی بی سی نے سابق سپنرز اور تجزیہ کاروں سے بات کی۔

لیکن اس سے پہلے ماضی میں پاکستان کی جانب سے سری لنکا میں کھیلے جانے والے میچز اور ان کے نتائج پر نظر ڈالتے ہیں۔

**بلے بازوں نے مایوس نہ کیا تو سپنرز سنبھال لیں گے**

گذشتہ ماہ پاکستان نے سری لنکا میں تین میچوں پر مشتمل ٹی 20 سیریز کھیلی تھی، جو ایک، ایک سے برابر رہی تھی۔

روایتی طور پر سری لنکا کی پچز کو بلے بازی کے لیے مشکل سمجھا جاتا ہے اور یہاں سپنرز کا عمل دخل رہتا ہے لیکن بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ ٹی 20 کرکٹ ورلڈکپ کی منتظم انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی( ہے۔ لہذا وہ اس بات کا خیال رکھے گا کہ بلے بازی اور بولنگ کے درمیان توازن برقرار رہے۔

پاکستان کا سری لنکا میں ٹی 20 ریکارڈ مجموعی طور پر اچھا رہا۔ کرکٹ ویب سائٹ کرک انفو کے مطابق پاکستان نے سنہ 2009 اور 2015 میں کھیلی جانے والی ٹی 20 سیریز میں بھی کامیابی حاصل کی تھی۔

پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق آف سپنر توصیف احمد کہتے ہیں کہ اس

میں کوئی شک نہیں کہ سری لنکا کی کنڈیشنز پاکستان کے لیے فائدہ مند ہوں گی لیکن واحد پریشانی پاکستان کی بلے بازی ہے۔

بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ اگر پاکستان نے بلے بازی اچھی کر لی تو اس کے پاس ایسے سپنرز موجود ہیں، جو کسی بھی ٹیم کو مشکل میں ڈال سکتے ہیں۔

سری لنکا کی پچز میں گیند جلدی پرانا ہو جاتا ہے لیکن دیگر ٹیموں کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو پاکستان کا سپن اٹیک بہت بہتر ہے اور یہ پاکستان کے لیے ایڈوانٹیج ہوگا۔

توصیف احمد کا کہنا تھا کہ اگر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے پاکستان کی ٹیم نے 160 سے 170 رنز بنا لیے تو پاکستان کی بولنگ لائن کسی بھی ٹیم کو دبا میں لا سکتی ہے۔

**سپن اٹیک رنز بھی روک رہا ہے اور وکٹیں بھی لے رہا ہے**

پاکستان کے لیے سنہ 2010 کا ورلڈ کپ کھیلنے والے آف سپنر عبد الرحمان کہتے ہیں کہ پاکستان کا سپن اٹیک پچھلے چھ ماہ سے بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ ہمارا سپن اٹیک ہوم کنڈیشنز اور دیگر ممالک میں بھی بہت اچھا پرفارم کر رہا ہے اور یہ صرف چھوٹی ٹیموں کے خلاف نہیں بلکہ اس فارمیٹ میں نمبر ون سمجھی جانے والی ٹیموں کو بھی اس نے مشکل میں ڈال رکھا ہے۔

سپن بولنگ اٹیک رنز بھی روک رہا ہے اور وکٹیں بھی لے رہا اور یہی وجہ ہے کہ حالیہ عرصے میں پاکستان کی جیت کی شرح میں بھی اضافہ ہوا۔

عبدالرحمان کا کہنا تھا کہ پاکستان کی ٹیم سری لنکا میں کھیلنے کا وسیع تجربہ رکھتی ہے، پاکستان کی ٹیم وہاں ورلڈ کپ بھی کھیل چکی ہے۔ لہٰذا اس تجربے کا پاکستان کو بہت فائدہ ہوگا۔

خیال رہے کہ پاکستان کی ٹی 20 ٹیم نے ہوم سیریز میں آسٹریلیا کو تین میچوں کی سیریز میں کلین سویپ کیا تو اس سے پہلے سری لنکا میں کھیلی جانے والی ٹی 20 سیریز کو ایک، ایک سے برابر کیا۔

پاکستان نے اکتوبر، نومبر میں جنوبی افریقہ کے خلاف ٹی 20 سیریز بھی دو، ایک سے اپنے نام کی تھی۔

نومبر میں پاکستان میں کھیلی جانے والی سہ فریقی ٹی 20 سیریز میں پاکستان نے کامیابی حاصل کی تھی جبکہ ستمبر میں متحدہ عرب امارات میں کھیلے جانے والے ایشیا کپ میں پاکستان رنر اپ رہا تھا۔

پاکستان ٹی 20 رینکنگ میں کچھ ماہ پہلے تک آٹھویں نمبر پر جا پہنچا تھا تاہم اب یہ ٹی 20 عالمی رینکنگ میں چھٹے نمبر پر ہے۔

**ٹی 20 کرکٹ میں کچھ بھی ہوسکتا ہے**

توصیف احمد کہتے ہیں کہ پاکستان ابرار، محمد نواز اور صائم ایوب جبکہ ایک پیسرز اور ایک آل راؤنڈر کو میدان میں اتارے گا۔

نیدرلینڈز اور امریکہ کے خلاف ابتدائی میچز کا ذکر کرتے ہوئے توصیف احمد کا کہنا تھا کہ پاکستان کو ان دونوں میچز میں زیادہ مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا لیکن ٹی 20 کرکٹ میں کچھ بھی ہوسکتا ہے۔

خیال رہے کہ 2024 میں امریکہ میں کھیلے جانے والے ٹی 20 ورلڈ کپ میں امریکہ نے پاکستان کو شکست دے کر اپ سیٹ کر دیا تھا، بعدازاں انڈیا نے بھی گروپ میچ میں پاکستان کو شکست دے دی تھی جس کی وجہ سے پاکستان اگلے مرحلے تک بھی کوالیفائی نہیں کر سکا تھا۔

عبدالرحمان کہتے ہیں کہ سری لنکن پچز میں ٹرن اور بانس دونوں ملتا ہے اور اگر فلیٹ پچ بھی بنائی جائے اور سپنر اچھا ہو تو پھر بھی اسے مدد ملتی ہے۔

توصیف احمد کہتے ہیں کہ پاکستان کے پاس عثمان طارق کی صورت میں ایک منفرد بولنگ ایکشن رکھنے والا سپنر موجود ہے اور وہ دیگر ٹیموں کے لیے بہت مشکلات کھڑی کرے گا۔

عثمان طارق کے بولنگ ایکشن پر اٹھائے جانے والے سوالات پر توصیف احمد کا کہنا تھا کہ وہ خود سپنر رہے ہیں اور اپنے تجربے کی بنیاد پر کہہ سکتے ہیں کہ عثمان طارق کے بولنگ ایکشن میں کوئی مسئلہ نہیں۔

جب بھی انگلینڈ یا آسٹریلیا کے کسی بلے باز سے کوئی بولر نہیں کھیلا جاتا تو وہ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں، عثمان طارق کو جہاں موقع ملے اسے وہاں کھلانا چاہیے۔

عبدالرحمان کہتے ہیں کہ مخالف ٹیم کو دیکھتے ہوئے پاکستان اپنی فائنل الیون بنائے گا، اس وقت پاکستان کا ہر سپنر فارم میں ہے۔ ابرار بھی وکٹیں لے رہے ہیں جبکہ محمد نواز بھی بھرپور فارم میں ہیں۔

میں خود سری لنکا میں کرکٹ کھیل چکا ہوں، وہاں ہر سپنر بولنگ سے لطف واندوز ہوتا ہے۔ پاکستانی سپنرز کسی بھی حریف ٹیم کے بلے بازوں کو مشکل میں ڈالیں گے۔

**ایک ہی گراؤنڈ پر بار بار کھیلنا ایڈوانٹیج ہے**

عبدالرحمان کہتے ہیں کہ فی الحال یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ سری لنکا میں کتنے رنز کا دفاع ہو سکے گا۔

ان کے بقول ابتدائی میچز سے اندازہ ہو جائے گا کہ وہاں پچز کیسا کھیل رہی ہیں، وہاں ٹرننگ ٹریکس بھی بن سکتا ہے اور فلیٹ وکٹ بھی ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد ہی یہ تعین ہو سکے گا کہ کتنا سکور ہونا چاہیے۔

پاکستان کی جیسی بولنگ ہے، اس کے خلاف 150 سے زیادہ رنز نہیں بننے چاہیے کیونکہ اگر زیادہ رنز بن گئے تو پھر بیٹنگ لائن پر دبا آئے گا۔

ان کے بقول صائم ایوب شروع میں ہی وکٹیں بھی لے رہے ہیں اور رنز بھی روک رہے ہیں جبکہ بعد میں ابرار احمد اور محمد نواز حریف ٹیموں پر مزید دباڈال رہے ہیں۔ لہٰذا یہ تین بولرز بھرپور فارم میں ہیں، جس کا پاکستان کو فائدہ ہوگا۔

وہ کہتے ہیں کہ پاکستان کے پاس اس وقت صائم ایوب کی صورت میں رائٹ آرم آف بریک، ابرار احمد مسٹری سپنر، محمد نواز لیفٹ آرم سپنر جبکہ عثمان طارق کی صورت میں منفرد بولنگ ایکشن والے بولر ہیں۔

جب آپ کے پاس اتنی خصوصیات والے بولرز ہوں اور وہ اچھی کارکردگی بھی دکھا رہے ہوں تو پھر آپ کا تھنک ٹینک بہت مضبوط ہو جاتا ہے۔

توصیف احمد کہتے ہیں کہ سری لنکا کے چاروں طرف سمندر ہے، جس کی وجہ سے ہوا میں نمی کا تناسب زیادہ ہوتا ہے لیکن یہاں پچز اتنا بھی برا نہیں کھیلتیں اور آئی سی سی یقینی بنائے گا کہ پچز اچھی ہوں لیکن لیگ سپنر اور رسٹ سپنر کسی بھی پچ میں مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ پاکستانی ٹیم کولمبو کے ہوٹل میں ہی رہے گی اور دیگر ٹیموں کو انڈیا سے سفر کر کے آنا پڑے گا۔

ان کے بقول ایک ہی سٹیڈیم میں زیادہ میچز کھیلنے سے پاکستان کو کنڈیشنز کا دیگر ٹیموں کے مقابلے میں زیادہ بہتر پتہ ہوگا۔

## (بقیہ: عون عباس نے نماز توڑ کر خودکش بمبار کا راستہ روکا)

غلام نبی کہتے ہیں کہ بہادر علی کا تعلق ضلع گانچھے سے ہے اور ان کا خاندان بنیادی طور پر کاروبار سے منسلک ہے۔

'بہادر علی اپنے خاندان کے پہلے فرد تھے جو کوئی ملازمت کر رہے تھے

اور وہ یہ ملازمت ضرورت کے تحت نہیں بلکہ اپنے لوگوں کی مدد اور خدمت کے لیے کرتے تھے۔'

بہادر علی کے سوگواروں میں تین بچے اور ایک بیوہ شامل ہے۔ ان کے سب سے بڑے بچے کی عمر نو سال اور سب سے چھوٹے کی عمر ایک سال ہے۔

**نانا سے جنازہ گاہ کے لیے زمین وقف کروائی**

امام بارگاہ پر حملے میں ہلاک ہونے والے ایک اور شخص سید حسن شاہ عباس تھے۔ ان کا تعلق ضلع مانسہرہ کے علاقے داتا سے تھا۔

ڈاکٹر سید حسنات گیلانی آزاد کشمیر یونیورسٹی میں اسٹنٹ پروفیسر ہیں اور سید حسن شاہ عباس کے کزن ہیں۔

ڈاکٹر گیلانی بتاتے ہیں شاہ عباس ایک سوشل ورکر اور کاروباری شخصیت تھے جن کا سارا بچپن اور جوانی اسلام آباد ہی میں گزری۔ ان کے مطابق، اپنا کاروبار شروع کرنے سے قبل شاہ عباس چارٹرا کاونٹنٹ تھے۔

ان کا کہنا تھا کہ اس واقعہ سے کچھ عرصہ قبل ان کی سماجی سرگرمیوں کی اعتراف میں انھیں نیشنل ڈفینس یونیورسٹی میں منعقد ایک تربیتی ورکشاپ میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی جہاں انھیں اعزازی سرٹیفکیٹ دیے گئے۔

،تصویر کا کیپشن اسلام آباد خودکش حملے میں ہلاک ہونے والے سید حسن شاہ عباس (دائیں) کا تعلق ضلع مانسہرہ کے علاقے داتا سے تھا۔

ڈاکٹر گیلانی بتاتے ہیں کہ شاہ عباس اپنے علاقے میں فلاحی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے اور اسلام آباد سے داتا وہ اپنے لوگوں سے ملنے اور ان کی مدد کرنے کو آتے تھے۔

انھوں نے بتایا کہ مانسہرہ کا ایک بڑا گاوں ہونے کے باوجود داتا میں کوئی مناسب جنازہ گاہ موجود نہیں تھا۔ اس سلسلے میں شاہ عباس نے ایک مہم شروع کی اور اپنے نانا جسٹس (ر) عبدالرشید گیلانی کی داتا میں موجود چھ، سات کنال قیمتی زمین کو جنازہ گاہ کے لیے وقف کروایا تھا۔

ڈاکٹر سید حسنات گیلانی کہتے ہیں کہ شاہ عباس نے اس زمین کو بقاعدہ جنازہ گاہ بنانے کے لیے بھی کام کیا تھا۔

ان کا کہنا تھا کہ شاہ عباس کے والد محمود علی شاہ ایئر کموڈور ریٹائرڈ ہیں جبکہ ان کے ایک چچا حامد علی شاہ لاہور ہائی کورٹ سے جج ریٹائرڈ ہیں۔

انھوں نے سوگواروں میں دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔

# کراچی پی آئی اے یا سٹیل مل نہیں

# تابش ہاشمی کے بیان پر شہریوں کا ردعمل

## معروف کامیڈی شو کے میزبان تابش ہاشمی نے ایک ٹی وی شو میں کراچی کے مسائل پر بات کرتے ہوئے شہر کی 'نجکاری' کی تجویز پیش کر دی تھی

پاکستان کے معروف کامیڈی شو کے میزبان تابش ہاشمی اس وقت سوشل میڈیا پر شدید تنقید کی زد میں ہیں۔ یہ ہنگامہ اس وقت شروع ہوا جب جیو ٹی وی کے پروگرام 'رپورٹ کارڈ' میں کراچی کے مسائل پر بات کرتے ہوئے تابش ہاشمی نے شہر کی 'نجکاری' کی تجویز پیش کی۔

ان کے اس بیان نے سندھ کے سیاسی، سماجی اور صحافتی حلقوں میں نئی بحث چھیڑ دی ہے، جہاں کچھ لوگ اسے محض طنز قرار دے رہے ہیں تو کچھ اسے سندھ کی وحدت پر حملہ سمجھ رہے ہیں۔

### بیان جس نے تنازع کھڑا کیا

تابش ہاشمی نے کراچی کے انتظامی مسائل اور حکومت کی کارکردگی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ 'تو جس طرح حکومت نے ریالائز کیا کہ ان سے پی آئی اے نہیں چل پائی، اس کو پرائیوٹائز کر دیا، کراچی کو بھی پرائیوٹائز کر دیتی ہے۔ ہم کراچی والے، پٹھان، بلوچ، سندھی، مہاجر، جتنے بھی لوگ ہیں یہاں پنجابی، وہ ہم کراچی مل کر خرید لیں گے۔ اگر یہی چلنے کا کرائیٹیریا اور سٹینڈرڈ ہے تو اس طرح تو ہم چلا لیں گے۔'

یہ بیان سامنے آتے ہی سوشل میڈیا صارفین نے مختلف انداز میں ردعمل دینا شروع کر دیا۔ کچھ لوگوں نے اسے شہر کی تنظیم نو کے لیے طنزیہ اور مبالغہ آمیز انداز میں پیش کیے گئے نکتہ نظر کے طور پر لیا، جبکہ دوسرے حلقوں نے اسے سندھ اور کراچی کے خلاف حملہ تصور کیا۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، خصوصاً ایکس اور فیس بک پر اس معاملے نے شدت اختیار کر لی ہے، جہاں تابش ہاشمی کے حق اور مخالفت میں مختلف پوسٹس شیئر کی جا رہی ہیں، جن میں بعض میں جذباتی زبان اور لسانی حساسیت بھی شامل ہے۔ کچھ صارفین انتہائی جذباتی ہو گئے اور انہوں نے تابش ہاشمی کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔

ایک صارف نے لکھا: 'تابش ہاشمی، کراچی میں پیدا ہوئے لیکن ان کے آباؤ اجداد ہندوستان سے ماضی قریب میں تشریف لے آئے، ان کو اپنے آباؤ اجداد کے ملک سے انسیت تو یقینی ہو گی۔ اس لیے سندھ کے دارالخلافہ کراچی کی پرائیوٹائزیشن کا چورن بیچنے والے اس اینکر پرسن کے لیے اچھا یہ ہو گا کہ واپس ہندوستان چلے جائیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔'

### تابش کے دفاع میں بھی آوازیں آئیں

دوسری جانب مرزا شعبان بیگ جیسے صارفین تابش کے دفاع میں کھڑے ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ تابش نے سندھ دھرتی کے خلاف نہیں بلکہ ناقص انتظامیہ کے خلاف بات کی ہے۔

انہوں نے اپنی پوسٹ میں واضح کیا کہ 'تابش ہاشمی نے کہا کہ جس طرح پی آئی اے کو بیچا، لاؤ کراچی کو فروخت کر دو، اس نے سندھ حکومت کو نشانہ بنایا ہے، اس نے سندھ دھرتی کے خلاف ایک بات تک نہیں کی، اس کی گفتگو کے اندر لفظ سندھ یا سندھی تک موجود نہیں تھا مگر وہ اپنی شہر کے لیے کہہ رہا تھا کہ تم نہیں سنبھال سکتے۔ ہمیں دے دو ہمیں بیچ دو۔'

### ماؤں کی نجکاری ہوتی ہے؟

انڈپینڈنٹ اردو نے اس معاملے پر سوشل میڈیا پر ردعمل دینے والے سینیئر صحافی سنجے سادھوانی سے گفتگو کی، جنہوں نے تابش ہاشمی کے بیان پر گہرے دکھ اور حیرت کا اظہار کیا۔

سنجے سادھوانی کا کہنا کہ 'میں نے سوشل میڈیا پر تابش ہاشمی کا وہ سٹیٹس پڑھا جو مختلف لوگوں نے پوسٹ کیا جس میں کہا گیا کہ کراچی کو پرائیوٹائز کرو۔ پہلے تو مجھے یقین نہیں آیا۔ میں سمجھ رہا تھا کہ شاید تابش نے یہ نہیں بولا ہو گا۔ کیا ماؤں کی نجکاری ہوتی ہے؟ سندھ دھرتی تو ہمارے لیے ماں ہے اور کراچی اس کا دارالخلافہ ہے۔'

انہوں نے کہا کہ انہیں تابش کی بات سے تکلیف پہنچی ہے۔

'میں تو تابش بھائی کو یہ ہی کہوں گا کہ آپ سندھ دھرتی کی، حکومت کی دشمنی میں، پیپلز پارٹی کی دشمنی میں اس حد تک نہ جائیں کہ آپ کے کہے سے ہمیں تکلیف پہنچنا شروع ہو جائے۔'

### کراچی کوئی پی آئی اے یا سٹیل مل نہیں

سیاسی و سماجی تجزیہ کار دودو چانڈیو نے انڈپینڈنٹ اردو سے گفتگو میں کراچی کی تاریخی اہمیت اور اس بیان کے اثرات پر روشنی ڈالی۔

انہوں نے کہا کہ ایک فنکار کو حساس موضوعات پر بات کرتے ہوئے احتیاط کرنا چاہیے۔

دودو چانڈیو کے مطابق: 'میں سمجھتا ہوں کہ ایک کامیڈین کو اپنا مثبت رول ادا کرنا چاہیے۔ ایک ایسے علاقے یا شہر جس کی وحدت کی ہزاروں سال کی تاریخ ہو اس کی تقسیم یا نجکاری کی بات کرنا ان کے منہ سے اچھا نہیں لگا۔ کراچی کوئی پی آئی اے نہیں ہے، کراچی کوئی سٹیل مل نہیں ہے۔ کراچی کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے جسے آپ پرائیوٹائز کر دیں۔'

تابش ہاشمی کو ہندوستان واپس چلے جانے کا مفت مشورہ ۔۔۔ ان صاحب کے والد 80 کی دہائی میں بھارت سے پاکستان ہجرت کر کے آئے، ان کو سندھ میں بغیر کسی رکاوٹ کے ملازمت بھی مل گئی۔ حتا کہ تابش ہاشمی، کراچی میں پیدا ہوئے لیکن ان کے آباؤ اجداد ہندوستان سے ماضی قریب میں تشریف لے آئے۔

انہوں نے کراچی کی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے مزید کہا 'کراچی میں جتنے بڑے ادارے ہیں، یہ 1947 سے پہلے ملیں گے۔ مثال کے طور پر آپ کو انڈسٹری پہلے ملے گی، آپ کو کراچی پورٹ پہلے ملے گی، اسٹاک ایکسچینج 1947 سے پہلے کا ہے، یہاں کے سکول، یہاں کے بازار، پارکس 1947 سے قبل کے ہیں۔'

انڈپینڈنٹ اردو نے تنقید کے سلسلے میں تابش ہاشمی سے ان کا موقف جاننے کے لیے رابطہ کیا، مگر انہوں نے اس موضوع پر بات کرنے سے معذرت کر لی۔

ان کا کہنا تھا کہ اس وقت لوگوں کی توجہ گل پلازا پر رہنا چاہیے۔

یہ وہ شعر ہے جس کی پاکستان میں سوشل میڈیا پر گردان ہے۔ فہیم اشرف کے 11 گیندوں پر 29 رنز کی بدولت پاکستان، نیدرلینڈز کے ہاتھوں تقریباً یقینی شکست سے بچ گیا تو اس کے بعد ہر طرف پنجاب کے علاقے پھولنگر سے تعلق رکھنے والے رانا فہیم اشرف کے چرچے ہیں۔

تین چھکوں اور دو چوکوں کی مدد سے رانا فہیم اشرف نے پاکستان کو ٹی 20 ورلڈ کپ کے افتتاحی میچ میں نہ صرف فتح دلوائی بلکہ اُنھیں مین آف دی میچ کا ایوارڈ بھی دیا گیا۔

ڈچ ٹیم نے 13 ویں اوور میں 100 مکمل کیے۔ تاہم 105 کے مجموعی رنز پر ڈی لیڈے 30 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔

ابرار نے دوسری وکٹ حاصل کرتے ہوئے ایڈورڈز کو 37 کے انفرادی سکور پر آؤٹ کر دیا۔

صائم ایوب نے اگلے اوور میں دباؤ بڑھایا، لوگن وین بیک کو پہلی گیند پر صفر پر آؤٹ کیا اور زیک لائن-کاشیٹ کو نو رنز پر آؤٹ کیا، جس سے نیدرلینڈز کا سکور سات وکٹوں کے نقصان پر 129 ہو گیا۔

## ’کبھی تو فینز کو ٹینشن دیے بغیر جیت جائیں‘

# فہیم اشرف کی اننگز جس نے پاکستان کو نیدرلینڈز سے ’یقینی شکست‘ سے بچا لیا

ایک موقع پر پاکستان کو 18 گیندوں پر 33 رنز درکار تھے اور اس کی سات وکٹیں گر چکی تھیں۔ لیکن فہیم اشرف اور شاہین شاہ آفریدی کی 20 گیندوں پر 34 رنز کی شراکت داری نے گرین شرٹس کو اپ سیٹ شکست سے بچا لیا۔

پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے نیدرلینڈز کو بیٹنگ کی دعوت دی جس نے پاکستان کو 148 رنز کا ہدف دیا۔

ہدف کے تعاقب میں ایک موقع پر پاکستان نے دو وکٹوں کے نقصان پر 98 رنز بنا لیے تھے۔ صاحبزادہ فرحان جارحانہ بلے بازی کر رہے تھے جبکہ دوسرے اینڈ پر بابر اعظم محتاط انداز میں بیٹنگ کر رہے تھے۔

لیکن صاحبزادہ فرحان کے آؤٹ ہونے کے بعد پاکستان کی بیٹنگ لائن لڑکھڑا گئی اور یکے بعد دیگرے وکٹیں گرنے لگیں۔

بابر اعظم 18 گیندوں پر 15 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے، عثمان خان بھی صفر پر بولڈ ہو گئے۔ شاداب خان اور محمد نواز بھی جلدی اپنی گنوا بیٹھے۔

اس موقع پر ایسا لگ رہا تھا کہ پاکستان کو سنہ 2024 کے ورلڈ کپ میں امریکہ کے ہاتھوں اپ سیٹ شکست کی طرح کولمبو میں بھی اپ سیٹ شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن فہیم اشرف کی جارحانہ بلے بازی نے پاکستان کو اس میچ میں کامیابی دلوا دی۔

19 ویں اوور میں لانگ آف پوزیشن پر ایک فل ٹاس گیند پر فہیم اشرف کا کیچ بھی ڈراپ ہوا جو ڈچ ٹیم کے لیے بہت مہنگا ثابت ہوا۔

**نیدرلینڈز کی اننگز**

اس سے پہلے نیدرلینڈز کی پوری ٹیم 19.5 اوورز میں 147 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔

سنیچر کو کولمبو کے سنہالی سپورٹس کلب گراؤنڈ میں پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ڈچ ٹیم نے مثبت آغاز کیا اوپنر مائیکل لیوٹ نے پہلی ہی گیند پر چار رنز سکور کیے۔

پاکستان نے پہلی وکٹ اس وقت حاصل کی جب سلمان مرزا نے اوپنر میکس او ڈاؤڈ کو آؤٹ کیا۔ اس کے بعد لیوٹ آؤٹ ہوئے۔ نیدرلینڈز نے پاور پلے کے دوران 50 رنز مکمل کیے۔ تاہم، ابرار احمد نے آٹھویں اوور میں ایکرمین کو 20 رنز کے انفرادی سکور پر آؤٹ کر دیا۔

شاہین آفریدی نے رولوف وان ڈر میروے کو چار رنز پر آؤٹ کیا، جبکہ سلمان مرزا نے آخری اوور میں آریان دت کو 13 رنز اور پال وان میکرن کو صفر پر آؤٹ کر کے اننگز کا اختتام کیا۔

سلمان مرزا 3.5 اوورز میں 24 رنز دے کر تین وکٹیں حاصل کر کے نمایاں رہے۔ ان کے علاوہ محمد نواز، ابرار احمد اور صائم ایوب نے دو دو وکٹیں حاصل کیں، جبکہ شاہین آفریدی نے ایک وکٹ حاصل کی۔

**فہیم اشرف کی تعریفیں، بابر پر تنقید**

ورلڈ کپ کے افتتاحی میچ میں پاکستان کو شکست سے بچانے پر سوشل میڈیا صارفین رانا فہیم اشرف کی تعریفیں کر رہے ہیں۔ وہیں بابر اعظم، عثمان خان اور مڈل آرڈر بلے بازوں کو تنقید کا سامنا ہے۔

عثمان نامی صارف نے ایکس پر لکھا کہ ’پاکستان کرکٹ ٹیم وہی کر رہی ہے جو وہ ہمیشہ کرتی ہے۔ کبھی تو فینز کو ٹینشن دیے بغیر جیت جائیں۔‘

اشفاق علی نامی صارف نے لکھا کہ وہی پرانی کہانی، آسٹریلیا کو تین، صفر سے شکست دینے کے بعد پاکستان ایک چھوٹی ٹیم کی طرح کھیل رہا ہے۔

شہروز حیدر نامی صارف نے لکھا کہ نیدرلینڈز کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ ایک تاریخی جیت کے بہت قریب تھے، لیکن ڈراپ کیچ نے نتیجہ پاکستان کے حق میں کر دیا۔

عبداللہ نامی صارف نے فہیم اشرف کی تصویر شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ ’آپ کے پہلے ٹی 20 گیم میں میچ کا فاتح کھلاڑی، خاص طور پر ایسی پوزیشن سے جہاں شکست تقریباً یقینی تھی۔‘

وجاہت کاظمی نامی صارف نے بابر اعظم اور عثمان خان پر تنقید کرتے ہوئے لکھا کہ بابر اعظم کی حالیہ کارکردگی بہت مایوس کن ہے۔ ان کے پاکستان کے ٹی 20 سکواڈ کا حصہ بننے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ عثمان خان کو بھی 10 میں سے ایک میچ میں پرفارم کرنا ہے تو پھر ان کی بھی ٹیم میں جگہ نہیں بنتی۔

ماہنامہ کرائم بیورو کراچی

# حیدرآباد پولیس کا جرائم کیخلاف گھیرا تنگ

## مختلف تھانوں میں چھاپے، جعلی کرنسی، اسلحہ، شراب اور منشیات برآمد کر کے 16 ملزمان کو پکڑ لیا گیا

تحریر: عبدالغفور سروہی

ڈی آئی جی حیدرآباد رینج طارق رزاق خان دھاریجو کے احکامات اور ایس ایس پی حیدرآباد عدیل حسین چانڈیو کی قیادت میں حیدرآباد پولیس نے شہر کے مختلف علاقوں میں مؤثر اور مربوط کارروائیاں کرتے ہوئے جرائم پیشہ عناصر کے خلاف نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ پولیس نے ان کارروائیوں کے دوران مجموعی طور پر 16 ملزمان کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے جعلی کرنسی، سرقہ شدہ لیپ ٹاپ، چھینا گیا موبائل فون، اسلحہ، پٹاخے، شراب اور مینپوری برآمد کی۔

تھانہ راہوکی پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ملزم ہیرو ٹھاکر کو گرفتار کیا، جس کے قبضے سے 10 لیٹر کچی شراب برآمد ہوئی، جس پر ملزم کے خلاف کرائم نمبر 18 / 2026 زیر دفعہ 3 / 4 حدود آرڈیننس کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔

تھانہ بھٹائی نگر پولیس نے مختلف کارروائیوں کے دوران متعدد ملزمان کو گرفتار کیا۔ پولیس نے ملزم راجیش عرف راجو کوہلی کو گرفتار کر کے اس کے قبضے سے ایک عدد کٹا پٹاخوں کا برآمد کیا، جس پر کرائم نمبر 29 / 2026 زیر دفعہ 285، 286 تعزیراتِ پاکستان کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ اسی تھانے کی ایک اور کارروائی میں ملزم شجاع الدین کو گرفتار کر کے ایک عدد پسٹل برآمد کیا گیا، جس پر کرائم نمبر 32 / 2026 زیر دفعہ 23-A سندھ آرمز ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ گرفتار ملزمان سنگین مقدمات کرائم نمبر 11 / 2026 اور کرائم نمبر 21 / 2026 میں بھی مطلوب تھے۔ مزید کارروائی کے دوران ملزمان اللہ ڈنو مگسی، ماجد علی سنجرانی اور محراب بھٹی کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے جعلی کرنسی برآمد کی گئی، جس پر کرائم نمبر 27 / 2026 زیر دفعہ 420، 489-B تعزیراتِ پاکستان کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔

تھانہ حسین آباد پولیس نے دو الگ الگ کارروائیوں میں اہم کامیابیاں حاصل کیں۔ پولیس نے مقدمہ کرائم نمبر 32 / 2026 زیر دفعہ 454، 380 تعزیراتِ پاکستان میں ملوث ملزم نبیل اشرف راجپوت کو گرفتار کر کے اس کے قبضے سے سرقہ شدہ 6 لیپ ٹاپ برآمد کر لیے۔ دوسری کارروائی میں مقدمہ کرائم نمبر 35 / 2026 زیر دفعہ 397، 120-B تعزیراتِ پاکستان میں مطلوب ملزمان بشیر عرف بلو مغل، دلبر رند، شیراز سیال، فیصل کچھی اور صدام عباسی کو گرفتار کر کے واردات میں چھینا گیا موبائل فون برآمد کیا گیا۔ مزید تفتیش کے دوران بشیر عرف بلو، دلبر رند اور شیراز سیال کے قبضے سے 3 عدد پسٹلز برآمد ہونے پر علیحدہ علیحدہ مقدمات درج کیے گئے۔

تھانہ ہوسڑی پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ملزم ولی محمد سولنگی کو گرفتار کر کے اس کے قبضے سے 10 لیٹر کچی شراب برآمد کی، جبکہ فرار ملزم وسیم نوناری کے قبضے سے بھی 10 لیٹر کچی شراب برآمد ہونے پر کرائم نمبر 45 / 2026 زیر دفعہ 3 / 4 حدود آرڈیننس کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔

تھانہ حالی روڈ پولیس نے دو الگ الگ کارروائیوں کے دوران ملزمان غضنفر علی غوری اور وسیم چستی کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے 200، 200 عدد مینپوری برآمد کی، جس پر کرائم نمبر 37 / 2026 زیر دفعہ 8 گٹکا و مینپوری ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ دوسری کارروائی میں ملزمان ارسلان قائمخانی اور شان چانڈیو کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے 10 شراب کی بوتلیں برآمد کی گئیں، جس پر کرائم نمبر 36 / 2026 زیر دفعہ 3 / 4 حدود آرڈیننس کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔

حیدرآباد پولیس کی ان کارروائیوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شہر میں جرائم کے خاتمے اور قانون کی عملداری کے لیے بلاامتیاز کارروائیاں جاری ہیں اور پولیس قیادت اس حوالے سے پوری طرح متحرک ہے۔

OOO

# صحرا کا بحری جہاز

## سعودی عرب نے لاکھوں اونٹوں کو پاسپورٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟

سعودی عرب نے اعلان کیا ہے کہ وہ ملک کے لاکھوں اونٹوں کو پاسپورٹ جاری کر رہا ہے، حکام کا کہنا ہے کہ اس اقدام سے ملک کے قیمتی جانوروں کو بہتر طریقے سے سنبھالنے میں مدد ملے گی۔

سعودی حکام کے مطابق اس اقدام سے اونٹ پالنے کے اثرات میں اضافہ ہوگا اور جانوروں کی شناخت اور ملکیت کے حوالے سے ایک قابل اعتماد معلوماتی اثاثہ پیدا ہوگا۔

وزارت ماحولیات، پانی اور زراعت کی جانب سے سوشل میڈیا پر پوسٹ کی گئی ایک ویڈیو میں دستاویز کی تصویر بھی دکھائی گئی۔ اس میں ایک سبز پاسپورٹ دکھایا گیا، جس میں ملک کے کوٹ آف آرمز اور اونٹ کی سنہری تصویر ہے۔

2024 میں، حکومت نے اندازہ لگایا تھا کہ سعودی عرب میں تقریبا 22 لاکھ اونٹ ہیں، جو ہر سال ملک کی معیشت میں 2 ارب ریال سے زیادہ کا حصہ ڈالتے ہیں۔

عرب نیوز کے مطابق دنیا بھر میں تقریبا تین کروڑ 50 لاکھ اونٹ ہیں جن میں سے ایک کروڑ 70 لاکھ عرب دنیا میں ہیں۔ عرب ممالک میں صومالیہ پہلے نمبر پر ہے، اس کے بعد سوڈان، موریطانیہ، سعودی عرب اور یمن ہیں۔

اونٹ سعودی عرب کے قومی نشان کا حصہ ہے۔ ملک میں اونٹوں کی خوبصورتی کے مقابلے اور شوز بھی منعقد ہوتے ہیں، جہاں بہترین اونٹوں کو انعامات سے نوازا جاتا ہے۔

قومی دنوں، خاص اور تاریخی مواقع پر سعودیوں کی نمائش اونٹوں کی موجودگی کے بغیر نامکمل ہے۔

سعودی عرب اور عرب خلیجی ممالک میں بالعموم اونٹوں کے کردار کی طویل تاریخ ہے۔

### اونٹوں کی تاریخ

اگر ہم مختصر تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں 20ویں صدی کے ابتدائی برسوں کی تصاویر ملتی ہیں جن میں دکھایا گیا ہے کہ اونٹ مذہب اسلام کے مقدس شہروں مکہ اور مدینہ کی سیر کے لیے سفر کا واحد ذریعہ تھے۔

افغانستان، وسطی ایشیا، جنوبی ایشیا، حتی کہ مشرق بعید سے زائرین اور زائرین کے قافلے اونٹوں پر طویل سفر کے بعد سعودی عرب پہنچتے تھے۔

خلیج کے بنجر صحراں میں نقل و حمل کے لیے اونٹوں کے استعمال کی روایت صدیوں پرانی ہے۔

ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب میں پتھروں پر کندہ اونٹوں کے مجسمے دنیا میں جانوروں کی سب سے قدیم ترین تصویریں ہوسکتی ہیں۔

جب 2018 میں پہلی بار کھدائی کی گئی تو محققین نے اندازہ لگایا کہ یہ تقریبا 2000 سال قبل تعمیر کیے گئے تھے۔

یہ اندازہ اردن کے مشہور قدیم شہر پیٹرا میں پائے جانے والے نوادرات سے مماثلت کی وجہ سے لگایا گیا لیکن بعد میں ہونے والی تحقیق نے ان اونٹوں کی عمر 7000 سے 8000 سال بتائی۔

پتھروں کے نقش و نگار کی صحیح عمر کا تعین کرنا محققین کے لیے ایک بڑا چیلنج رہا ہے کیونکہ، غار کی پینٹنگز کے برعکس، نمونے کے لیے اکثر کوئی نامیاتی مواد نہیں ہوتا۔ خطے میں اس سطح پر راک آرٹ تلاش کرنا بھی نایاب ہے۔

ستمبر 2021 میں بین الاقوامی محققین کی ایک ٹیم نے اپنے نتائج کو جرنل آرکیالوجیکل سائنس میں شائع کیا۔ انھوں نے مجسمے کی نئی تاریخ کا تعین کرنے کے لیے علاقے میں پائے جانے والے تباہی کے نمونوں، نشانات اور جانوروں کی ہڈیوں کا تجزیہ کیا۔

ان یادگاروں کی قدیمی مدت انھیں پتھر کے زمانے سے بھی زیادہ پرانی بناتی ہے جو کہ 5,000 سال پرانا ہے یا مصر کے اہرام گیزا سے بھی پرانا جو 4,500 سال پرانے ہیں۔

یہ یادگاریں اونٹوں کو بطور پالتو جانور پالنے سے پہلے بھی تعمیر کی گئی تھیں جو اس علاقے کی معاشی ترقی کا ایک اہم عنصر تھا۔

جس وقت یہ مجسمے بنائے گئے اس وقت سعودی عرب ایسا نہیں تھا جیسا کہ آج ہے۔ آج کے صحراں کے بجائے جھیلوں کے ساتھ وسیع سبز اور گھاس والے علاقے تھے۔

ابھی تک یہ واضح نہیں کہ اونٹوں کے یہ مجسمے کیوں بنائے گئے تھے لیکن محققین کا خیال ہے کہ یہ خانہ بدوش قبائل کی ملاقات کی جگہ رہی ہوگی۔

سعودی مرخ اور ریاض اخبار کے کالم نگار بدر بن سعود کا کہنا ہے کہ اونٹ صدیوں سے جزیرہ نما عرب میں زندگی کا لازمی حصہ رہے ہیں۔ اونٹوں کے بغیر اس خشک اور جھلتے صحرا میں زندہ رہنا ناممکن تھا۔

اس ضرورت کی وجہ سے عرب دنیا میں معیشت، ثقافت اور زندگی کے دیگر پہلوں میں اونٹ کی شراکت ہوئی۔ جیسا کہ بدر بن سعود کہتے ہیں اسلام سے پہلے کے دور میں ترفت ابن العبد جیسے شاعروں نے اونٹ کا ذکر اپنی نظموں میں کیا تھا۔

ڈاکٹر بدر بن سعود کے مطابق اونٹوں نے انسانی زندگی میں ایسا کردار ادا کیا کہ انھیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ پیغمبر اسلام کے پاس بھی ایک اونٹ تھا جس کا نام (قصوا( تھا۔

اگرچہ نقل و حمل کے لیے اونٹوں کی ضرورت کم ہوگئی ہے لیکن عرب رہنماں اور ان کے درمیان محبت اور تاریخی تعلق برقرار ہے۔

جدید سعودی عرب کے بانی شاہ عبدالعزیز کے پاس اونٹوں کا ایک ریوڑ تھا جسے الرمات کہا جاتا تھا اور ایک خاص اونٹ جسے الدویلا کہا جاتا تھا۔

شاہ سلمان بھی اونٹوں کو بڑے چاہنے والے ہیں۔

بدر بن سعود کہتے ہیں کہ بادشاہ نے ایک بار شہزادہ سعود بن محمد سے کہا کہ وہ انھیں اپنے خوبصورت اونٹوں میں سے ایک (منقیہ ( دعوت پر بھیج دیں۔ سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کے پاس (الشرف ( نامی ایک خوبصورت اور اچھی نسل کا اونٹ بھی ہے۔

اونٹوں کو صحرا کے بحری جہاز کہا جاتا ہے کیونکہ ہر اونٹ 400 کلوگرام کا بوجھ اٹھا سکتا ہے۔

گاڑیوں اور دیگر جدید ذرائع آمدورفت کی عدم موجودگی میں مکہ میں قریش کے سرداروں کے قافلے ان اونٹوں پر شام ( موجودہ شام( اور یمن کا سفر کرتے تھے۔

عقلات کہلانے والے تاجر 400 سال پہلے انڈیا، ترکی، مراکش اور نائیجیریا تک اونٹوں کی تجارت کرتے تھے۔

چند دہائیاں قبل بھی اونٹوں کو تیل نکالنے اور صاف کرنے میں استعمال کیا جاتا تھا۔

رنگ کی بنیاد پر اونٹوں کو کئی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

اونٹ بھورے سے سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ اونٹوں کے ماہرین کا کہنا ہے کہ عمان اور سوڈان کے اونٹ اپنی دوڑنے کی صلاحیت کے لیے مشہور ہیں جبکہ سعودی عرب کے ساحلی علاقوں کے اونٹ دودھ کی وافر پیداوار کے لیے مشہور ہیں۔

دولت مند سعودی عرب جو اب دنیا کے تکنیکی اور جدید دور کا مقابلہ کرنے کے لیے بھاری سرمایہ کاری کر رہا ہے، اونٹوں کی تاریخی قدر اور ثقافتی رنگ کو اس مقابلے کا حصہ بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔

فی الحال ( سوانی ( نامی کمپنی اونٹ کے دودھ اور پاڈر کی صنعت میں سرمایہ کاری کر رہی ہے اور اپنی مصنوعات پہلے ہی 25 ممالک کو برآمد کر چکی ہے۔ وہ اونٹنی کے دودھ سے آئس کریم بھی بناتے ہیں۔

برانڈ (ابیل ( اونٹ کی اون اور کھال سے کپڑے، ہاتھ سے بنے تھیلے اور جوتے بناتا ہے۔

اونٹ کی کھال کو مگرمچھ کی کھال کے بعد سب سے مضبوط اور پائیدار کھال سمجھا جاتا ہے۔

سعودی عرب کے وژن 2030 کے تحت اونٹوں کی صنعت ملک کے بڑے غیر تیل آمدنی کے ذرائع میں سے ایک بن جائے گی۔ آمدنی کے علاوہ، تاریخ، مذہبی روایات اور رسوم و رواج کا احساس بھی ہے جو سعودیوں کو منافع اور فخر دونوں لاتے ہیں۔

# پکانے سے پہلے مرغی دھونا درست ہے یا خطرناک؟

کیا مرغی کو پکانے سے پہلے دھونا چاہیے یا نہیں یہ وہ سوال ہے کہ جب بھی ہوتا ہے سوشل میڈیا پر ایک نئی بحث کو جنم دیتا ہے۔

مغربی دنیا میں رائج سرکاری فوڈ سیفٹی ہدایات بالکل واضح ہیں اور وہ یہ کہ مرغی کو نہ دھوئیں کیونکہ اس سے نقصان دہ بیکٹیریا پیدا ہوتے اور پھر پھیلتے ہیں۔

لیکن دنیا کے کئی حصوں میں یہ ایک پرانی ثقافتی روایت ہے جو صفائی اور خیال رکھنے کے تصور سے جڑی ہوئی ہے۔

جیسے کہ جمیکن ٹی وی شیف اور مصنف اپریل جیکسن جو جان بوجھ کر اپنی ویڈیوز میں مرغی دھونے کے کلپس شامل کرتی ہیں کیونکہ انھیں معلوم ہے کہ یہ ایک ہاٹ ٹاپک ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ لوگ کہیں گے کہ مجھے مرغی کو کٹورے یا سنک میں نہیں دھونا چاہیے، کچھ وہ اسے گندا اور نامناسب رویہ قرار دیتے ہیں۔

دوسری طرف کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ بغیر دھوئے مرغی پکانا اور کھانا صحت مندعمل نہیں ہے۔

کانٹینٹ کریئیٹر فدوا ہلیلی جنھوں نے مراکش سے تعلق رکھنے والی اپنی والدہ کا دس مرحلوں پر مشتمل مرغی دھونے کا طریقہ ٹک ٹاک پر دکھایا کہتی ہیں کہ انھیں ایسے تبصرے پڑھنے میں مزہ آتا ہے۔

وہ کہتی ہیں کہ لوگ لکھتے ہیں کہ اسی لیے آپ دوسروں کے گھروں میں نہیں کھاتے یا دفتر میں سب کے ساتھ کھانے میں شریک نہیں ہوتے۔

یہ عدم اعتماد ایشیا، کیریبین، جنوبی امریکہ، افریقہ اور کچھ بحیرہ روم کی ثقافتوں میں پایا جاتا ہے۔

لیکن سائنس کیا کہتی ہے؟ بی بی سی نے اس کا جواب جاننے کے لیے ایک فوڈ سائنس لیبارٹری کا رخ کیا۔

تصویر کا کیپشن اگر آپ چکن یا مرغی کو پکا بھی لیں تب بھی آپ بیمار ہو سکتے ہیں کیونکہ آپ نے دوسری غذا کو ان سطحوں پر رکھا ہوا تھا جو آلودہ ہو چکی ہوں۔

**مرغی کو دھونا کیوں اتنا خطرناک ہے؟**

کچی مرغی میں کیمپائلوبیکٹر اور سالمونیلا نامی بیکٹیریا پائے جاتے ہیں جو فوڈ پوائزننگ کا سبب بنتے ہیں۔

برطانیہ کی یونیورسٹی آف ریڈنگ میں فوڈ مائیکروبیالوجی کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر کیمون اینڈریاس کاراتزاس کہتے ہیں کہ جب آپ اپنے کچن میں مرغی کو دھوتے ہیں تو اس سے نہایت باریک پانی کے قطرے یعنی چھینٹے بنتے ہیں جو بیماری پھیلا سکتے ہیں۔

یہ قطرے نظر نہ آنے والے بیکٹیریا کو بڑی مقدار میں سنک، باورچی خانے کی سطحوں اور قریبی کھانے پر پھیلا سکتے ہیں۔

اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کاراتزاس نے ایک تجربہ کیا۔ انھوں نے کچی مرغی پر ایک کیمیائی مادہ لگایا جس کی مدد سے بیکٹیریا کو الٹراوائلٹ روشنی میں دیکھا جا سکتا تھا۔ پھر انھوں نے مرغی کو نلکے کے نیچے دس سیکنڈ سے بھی کم وقت کے لیے دھویا۔ چکن پر پڑنے والا پانی اچھل کر سنک کے اردگرد پھیل گیا۔

انسانی آنکھ سے عام طور پر تو یہ صرف پانی کے قطرے لگتے تھے جنھیں آسانی سے صاف کیا جا سکتا ہے لیکن الٹراوائلٹ روشنی میں جراثیم واضح طور پر دکھائی دیے۔ بیکٹیریا والے قطرے کاؤنٹر پر، پروفیسر کے لیب میں پہنے جانے والے کوٹ پر، کیمرے اور سب سے اہم سلاد پتوں اور گاجر پر جا گرے، جنھیں کچا ہی کھایا جانا تھا یعنی سلاد کے طور پر۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ چکن یا مرغی کو پکا بھی لیں تب بھی آپ بیمار ہو سکتے ہیں کیونکہ آپ نے دوسری غذا کو ان سطحوں پر رکھا ہوا تھا جو آلودہ ہو چکی ہوں۔

کاراتزاس کہتے ہیں کہ یہی سب سے عام طریقہ ہے جس سے ہمیں سالمونیلا اور کیمپائلوبیکٹر سے بیماری لگتی ہے، آپ کسی ایسی چیز کو جسے آپ کچا کھانے والے ہوں ان جراثیم سے آلودہ کر دیتے ہیں جو کسی ایسی چیز سے آئے ہوں جسے بعد میں پکایا جانا ہے۔

انسانی آنکھ سے عام طور پر تو یہ صرف پانی کے قطرے لگتے تھے جنھیں آسانی سے صاف کیا جا سکتا ہے لیکن الٹراوائلٹ روشنی میں جراثیم واضح طور پر دکھائی دیے۔

**انفیکشن کی علامات کیا ہیں؟**

سرکاری ادارے فوڈ سٹینڈرڈز ایجنسی کے مطابق صرف برطانیہ میں ہی ہر سال دو لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ افراد اس انفیکشن کا شکار ہوتے ہیں۔

علامات عموماً انفیکشن کے دو سے پانچ دن بعد ظاہر ہوتی ہیں اور ان میں سب سے عام اسہال ہے جو اکثر خون آلود ہوتا ہے۔ دیگر علامات میں پیٹ درد، بخار، سر درد، متلی اور قے شامل ہیں۔

60 سال سے زائد عمر کے افراد اور بچے شدید بیماری کا زیادہ شکار ہو سکتے ہیں اور کچھ لوگوں میں علامات شدید یا طویل ہو سکتی ہیں جن کے لیے اینٹی بایوٹک علاج کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ بعض کیسز میں یہ انفیکشن بعد میں دیگر بیماریوں کا سبب بھی بن سکتا ہے جیسے آنتوں کی دائمی تکلیف، گٹھیا اور نایاب صورتوں میں فالج کی ایک قسم جسے گیلان بری سنڈروم کہا جاتا ہے۔

لیکن لوگ عموماً معدے کی بیماری کو چکن تیار کرنے سے جوڑ کر نہیں دیکھتے۔ ماہرین کے مطابق بہت سے انفیکشنز کی باقاعدہ تشخیص ہی نہیں ہو پاتی اور اعداد و شمار میں صرف وہی کیسز شامل ہوتے ہیں جن میں مریض اتنا بیمار ہوا ہو کہ اس نے طبی مدد حاصل کی ہو اور ٹیسٹ کے لیے نمونہ دیا ہو۔

کاراتزاس کہتے ہیں کہ ہم صرف وہ دیکھ رہے ہیں کہ جو دکھائی دے رہا ہے اور ممکن ہے کہ اصل کیسز اس سے دس گنا زیادہ ہوں۔

**لوگ اب بھی مرغی کو کیوں دھوتے ہیں؟**

سنہ 2024 میں سائنسی جریدے فوڈ کنٹرول میں شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق جنوب مشرقی ایشیا کے آٹھ ممالک میں 96 فیصد افراد چکن کو دھوتے ہیں۔ گذشتہ ایک دہائی کے دوران امریکہ، یورپ اور آسٹریلیا میں ہونے والی تحقیق سے معلوم ہوا کہ 39 سے 70 فیصد صارفین نے بھی اعتراف کیا کہ وہ چکن دھوتے ہیں۔

مغربی دنیا کے بیشتر حصوں میں مرغی کو انتہائی منظم اور سخت نگرانی والے صنعتی حالات میں تیار کیا جاتا ہے اور پہلے ہی صاف حالت میں فروخت کیا جاتا ہے۔ تاہم دنیا کے کئی علاقوں میں گوشت مقامی سطح پر ذبح کیا جاتا ہے، بعض اوقات کھلی منڈیوں میں جہاں صاف بہتے پانی اور حفظانِ صحت کی مناسب سطحوں تک رسائی مشکل ہو سکتی ہے۔ ایسے حالات میں مرغی کو دھونا ایک ضروری عمل سمجھا جاتا ہے۔

لیکن بعض لوگوں کے لیے یہ معاملہ صرف صفائی تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق شناخت، پرورش اور اپنے گھر یا ملک سے جڑی یادوں اور احساسات سے بھی ہوتا ہے۔

عالمی ادارہ صحت کے مطابق چکن کو فریج کے نچلے شیلف میں رکھیں، کچا چکن نہ دھوئیں، تیاری کے بعد ہاتھ اور برتن صاف کریں اور بیکٹیریا کے خاتمے کے لیے چکن اچھی طرح پکائیں۔

جب شیف جیکسن پہلی بار برطانیہ منتقل ہوئیں اور انھوں نے مرغی کی پیکنگ پر یہ انتباہ دیکھا کہ کچی مرغی کو نہ دھویا جائے تو وہ اتنی حیران ہوئیں کہ انھوں نے اس کی تصویر اپنے خاندان کو جمیکا بھیج دی۔

وہ کہتی ہیں کہ وہ سائنسی بات سمجھتی ہیں لیکن جب ہم مرغی دھوتے ہیں تو آپ دیکھ سکتے ہیں کہ پانی بہت گدلا ہو جاتا ہے۔

وہ مزید وضاحت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ یہ بہت مٹی والا لگتا ہے اور ہم ایسی چیز کھانا نہیں چاہتے۔

# سفید پوشی کا بھرم اور چار لاکھ کا دھوکہ:

# ظہور احمد کی داستانِ الم

تحریر: زاہد شاہ

کراچی کی بے رحم سڑکوں پر جہاں ہر گزرتا لمحہ زندگی کی جدوجہد کی نئی داستان رقم کرتا ہے، وہاں ایک محنت کش کی سسکیوں نے تھانہ تیموریہ کی دیواروں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ یہ کہانی لیاقت پور کے رہائشی ظہور احمد کی ہے، جس نے اپنے بچوں کے روشن مستقبل کے لیے زندگی بھر کی جمع پونجی ایک خواب کی بھینٹ چڑھا دی۔

**اعتبار کا قتلِ عام**

ظہور احمد، جو محنت مزدوری کر کے ایک ایک روپیہ جوڑ رہا تھا، اسے کیا معلوم تھا کہ ستمبر 2024 کا وہ دن اس کی زندگی کا سب سے بھاری دن ثابت ہوگا۔ جلال پور پیروالہ کے محمد اعجاز نے ظہور کو سبز باغ دکھائے اور چار لاکھ روپے کے عوض رکشہ (نمبر AA-8464) کا سودا کیا۔ ظہور نے شرافت اور علاقائی تعلق کے مان میں آ کر پوری رقم ادا کر دی، مگر اسے کیا خبر تھی کہ سامنے کھڑا شخص 'بھائی' نہیں بلکہ ایک گھاگ شکاری ہے۔

**کاغذات کی جنگ اور سنگدل رویہ**

سودا ہوتے وقت وعدہ کیا گیا کہ رکشہ کے اصل کاغذات فوراً فراہم کر دیے جائیں گے۔ لیکن جیسے ہی رقم کی گنتی مکمل ہوئی، محمد اعجاز کے لہجے کی مٹھاس زہر میں بدل گئی۔ پانچ ماہ گزر جانے کے باوجود، ظہور احمد آج بھی کاغذ کے ان چند ٹکڑوں کے لیے در در کی ٹھوکریں کھا رہا ہے جن کے بغیر اس کا چار لاکھ کا رکشہ محض لوہے کا ایک ڈھیر ہے۔

ظہور کا قصور صرف اتنا تھا کہ اس نے تحریر سے زیادہ 'زبان' پر بھروسہ کیا۔ آج وہ کہتا ہے:

"میں نے اپنی ہڈیاں پگھلا کر یہ پیسے جمع کیے تھے۔ اب جب میں کاغذات مانگتا ہوں تو اعجاز مجھے دھمکاتا ہے اور قانون کا مذاق اڑاتا ہے۔ میرا روزگار ٹھپ ہو چکا ہے اور میں اپنے ہی پیسوں سے خریدی گئی چیز کے لیے مجرموں کی طرح چھپتا پھر رہا ہوں۔"

**انصاف کی دہائی**

ظہور احمد نے اب قانون کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے۔ ایس ایچ او تھانہ تیموریہ کو دی گئی درخواست میں اس نے اپنے ساتھ ہونے والی اس سنگین حق تلفی کا کچا چٹھا کھول کر رکھ دیا ہے۔ گواہان کی موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ سچائی ظہور کے ساتھ ہے، مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہمارا نظامِ عدل اتنی تیزی دکھائے گا کہ ایک غریب کا چولہا دوبارہ جل سکے؟

اعلیٰ حکام سے اپیل ہے کہ اس معاملے کا فوری نوٹس لیا جائے اور محمد اعجاز جیسے عناصر کو نشانِ عبرت بنایا جائے جو سفید پوشوں کی پونجی لوٹ کر دندناتے پھر رہے ہیں۔

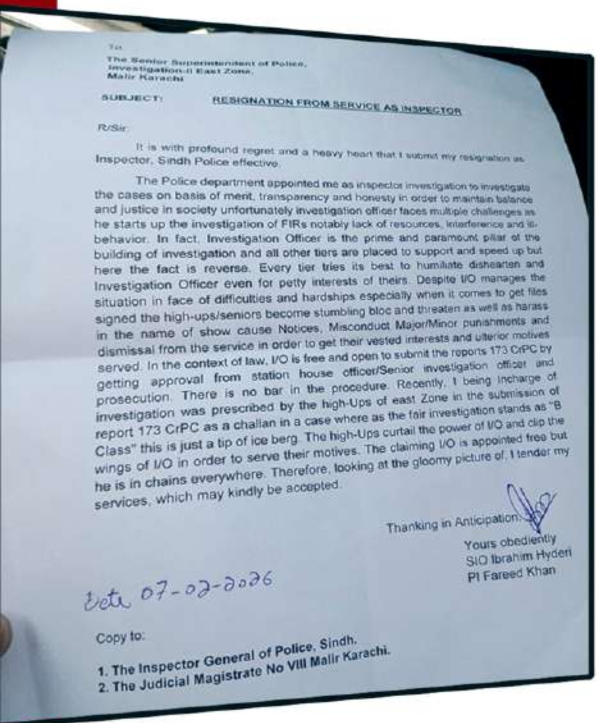

To,
The Senior Superintendent of Police,
Investigation-II East Zone,
Malir Karachi

SUBJECT: RESIGNATION FROM SERVICE AS INSPECTOR

R/Sir,

It is with profound regret and a heavy heart that I submit my resignation as Inspector, Sindh Police effective.

The Police department appointed me as inspector investigation to investigate the cases on basis of merit, transparency and honesty in order to maintain balance and justice in society unfortunately investigation officer faces multiple challenges as he starts up the investigation of FIRs notably lack of resources, interference and ill-behavior. In fact, Investigation Officer is the prime and paramount pillar of the building of investigation and all other tiers are placed to support and speed up but here the fact is reverse. Every tier tries its best to humiliate dishearten and Investigation Officer even for petty interests of theirs. Despite I/O manages the situation in face of difficulties and hardships especially when it comes to get files signed the high-ups/seniors become stumbling bloc and threaten as well as harass in the name of show cause Notices, Misconduct Major/Minor punishments and dismissal from the service in order to get their vested interests and ulterior motives served. In the context of law, I/O is free and open to submit the reports 173 CrPC by getting approval from station house officer/Senior investigation officer and prosecution. There is no bar in the procedure. Recently, I being Incharge of investigation was prescribed by the high-Ups of east Zone in the submission of report 173 CrPC as a challan in a case where as the fair investigation stands as "B Class" this is just a tip of ice berg. The high-Ups curtail the power of I/O and clip the wings of I/O in order to serve their motives. The claiming I/O is appointed free but he is in chains everywhere. Therefore, looking at the gloomy picture of, I tender my services, which may kindly be accepted.

Thanking in Anticipation.

Yours obediently
SIO Ibrahim Hyderi
PI Fareed Khan

Date 07-02-2026

Copy to:
1. The Inspector General of Police, Sindh.
2. The Judicial Magistrate No VIII Malir Karachi.

# ایک پولیس افسر کا استعفیٰ۔۔۔ مگر کیوں؟؟

عنوان: انسپکٹر کے عہدے سے استعفیٰ

معزز جناب،

میں بڑے افسوس اور دکھ کے ساتھ سندھ پولیس میں انسپکٹر کے عہدے سے استعفیٰ پیش کرتا ہوں۔

پولیس ڈیپارٹمنٹ نے مجھے انسپکٹر انویسٹیگیشن کے طور پر معاشرے میں انصاف اور توازن برقرار رکھنے کے لیئے میرٹ، شفافیت اور صداقت کی بنیاد پر کیسز کی تحقیقات کے لیئے مقرر کیا تا ہم بدقسمتی سے ایک انویسٹیگیشن اہلکار کو بہت سے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ جب وہ F.I.R کی تحقیقات شروع کرتا ہے تو اس کو وسائل کی کمی، افسران اعلیٰ کی بے جا مداخلت اور بدسلوکی کا خاص سامنا کرنا پڑتا ہے۔

درحقیقت ایک انویسٹیگیشن افسر تحقیقات کی عمارت کا بنیادی ستون ہے اور دیگر تمام درجے اس کی حمایت اور مدد کے لیے ہیں، لیکن یہاں حقیقت اس کے برعکس ہے۔

ہر درجہ انویسٹیگیشن افسر کو ذلیل کرنے اور دلوں کو توڑنے کی کوشش کرتا ہے، حتیٰ کہ معمولی مفادات کے لیئے بھی۔

ہمارے یہاں ایک انویسٹیگیشن افسر کو فائلوں کے معاملے میں انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، خاص طور پر اس کو سینئرز/ہائی اپس کے دستخط شدہ شوکاز نوٹسز، سزاؤں اور برخاستگی کے نام پر اپنے مفادات کے حصول کے لیئے دھمکیاں اور ہراساں کرتے ہیں۔

قانون کے مطابق، ایک i.o آزاد ہے اور 173 سی آر پی سی کی رپورٹس جمع کرانے اور اسٹیشن ہاؤس افسر/سینئر انویسٹیگیشن افسر سے منظور کرانے میں آزاد ہے۔

ابھی حال ہی میں، میں انویسٹیگیشن کا انچارج تھا جہاں انصاف پر مبنی تحقیقات ہوتی ہیں جب کہ ایسٹ زون کے ہائی اپس نے مجھے 173 سی آر پی سی کی رپورٹ "بی کلاس" کے چالان کے طور پر جمع کرنے کا حکم دیا، یہ صرف ایک آئس برگ کی نوک ہے۔ ہائی اپس i.o کی طاقت کو کم کرتے ہیں اور اس کے پروں کو کاٹ دیتے ہیں تا کہ اپنے مفادات حاصل کر سکیں۔

ایک i.o کو آزاد مقرر کیا جاتا ہے لیکن وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہوتا ہے اس گھمبیر صورتحال کو دیکھتے ہوئے، میں اپنی خدمات سے استعفیٰ پیش کرتا ہوں، جسے آپ قبول کر سکتے ہیں۔

*تشکر کے ساتھ،*

آپ کا مخلص،

ایس آئی او ابراہیم حیدری

انسپکٹر فرید خان

*کاپی:*

.1 انسپکٹر جنرل آف پولیس، سندھ۔

.2 جوڈیشل مجسٹریٹ نمبر VIII، ملیر کراچی۔

*تاریخ:* 2026-02-07

# چینی کمپنی کے سستے مسافر طیارے جو بوئنگ اور ایئر بس کی اجارہ داری ختم کر سکتے ہیں

یہ منظر سنگاپور ایئر شو کا ہے جہاں نمائشی ہالز میں ہوائی جہازوں کے ماڈل، کاک پٹ کے فرضی ڈھانچے اور انٹرایکٹو ڈسپلے رکھے گئے ہیں۔ یہاں جدید کمرشل ہوائی جہازوں سے لے کر ہوابازی کی ٹیکنالوجی تک، سبھی کچھ موجود ہے۔

سنگاپور ایئر شو میں ایک بوتھ سب کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے جو کہ مسافر طیارے بنانے والی چین کی سرکاری کمپنی کومیک کا ہے۔

اس ادارے کے تیار کردہ مسافر طیارے سی 919 نے دو سال پہلے سنگاپور کی طرف پہلی اُڑان بھری تھی۔

یہ طیارہ ایئر بس اے 320 نیو اور بوئنگ 737 میکس سے مقابلے کے لیے تیار کیا گیا ہے اور چین سے باہر کی منڈیوں کو بھی اپنا ہدف بنا رہا ہے۔

ایشیا پیسفک کا خطہ ہوابازی کی تیزی سے بڑھتی ہوئی منڈی ہے۔

ایسے وقت میں جب فضائی کمپنیاں ترسیل میں تاخیر اور سپلائی چین کے دباؤ کا سامنا کر رہی ہیں، کومیک کے لیے یہ ایئر شو ایک موقع ہے کہ وہ خود کو ایشیا پیسفک میں ایئر بس اور بوئنگ کا ممکنہ حریف ثابت کر سکے۔

بین الاقوامی ایئر ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن (آئی اے ٹی اے) کے ڈائریکٹر جنرل ولی والش نے بی بی سی کو بتایا: 'میرا خیال ہے ایک وقت میں کومیک دنیا بھر کو ٹکر دے گا لیکن اس میں وقت لگے گا۔

'آج سے 10، 15 سال بعد ہم بوئنگ، ایئر بس اور کومیک کی بات کر رہے ہوں گے۔ بلاشبہ وہ مستقبل کے اہم کھلاڑی ہوں گے۔'

والش کہتے ہیں کہ طیارے دستیاب ہوئے تو ہی ایشیا پیسفک کی فضائی کمپنیاں سنہ 2026 میں دو ہندسوں کی شرح سے ترقی دیکھ سکتی ہیں۔ اُن کے مطابق 'یہ فضائی کمپنیوں کے لیے انتہائی پریشان کن ہے، طیارے کا آرڈر دینے اور اسے حاصل کرنے کے درمیان تقریباً سات سال کا وقت لگتا ہے۔'

یہی وجہ ہے کہ کومیک ایشیا پیسفک کی فضائی کمپنیوں کے لیے ایک اور انتخاب کے طور پر ابھر رہی ہے۔

اس وقت چین میں 150 سے زیادہ کومیک طیارے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ لاؤس، انڈونیشیا اور ویتنام میں بھی کومیک کے طیارے اڑانیں بھر رہے ہیں۔ برونائی کی کمپنی گیلپ ایئر نے کومیک طیاروں کا بڑا آرڈر دیا ہے اور کمبوڈیا بھی 20 کے قریب طیارے خریدنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔

ایشیا پیسفک ایئر لائنز ایسوسی ایشن کے ڈائریکٹر جنرل سبھاس مینن کہتے ہیں کہ 'سامان فراہم کرنے والوں کی زیادہ ضرورت ہے تاکہ سپلائی چین میں رکاوٹ نہ آئے۔ اس صنعت کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ سپلائی چین پر چند کمپنیوں کی اجارہ داری ہے اور بعض اوقات صرف دو کمپنیوں کی بھی۔'

اُنھوں نے مزید کہا: 'ہم طویل عرصے سے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ کومیک ایک خوش آئند اضافہ ہے۔ ہمیں زیادہ سپلائرز کی ضرورت ہے، خاص طور پر ایشیا پیسفک میں۔'

کمپنی ایک اچھے مقام پر ہے۔ ابھرتی ہوئی منڈیوں میں کومیک کو دستیاب سرکاری حمایت اور قدرے سستے طیارے اسے محدود سرمایے کی حامل فضائی کمپنیوں کے لیے پُرکشش بناتی ہے۔

فلپائن کی کم لاگت والی فضائی کمپنی سیبو پیسفک کے چیف ایگزیکٹو مائیک سزکس نے بی بی سی کو بتایا: 'مستقبل میں آنے والی نئی کمپنیوں کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہماری شدید خواہش ہے کہ اس شعبے میں مقابلہ بازی کی فضا ہو۔

'کومیک کو اپنی سرٹیفیکیشن کے عمل سے گزرنا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ سنہ 2030 کی دہائی میں کسی وقت کومیک ہمارے لیے اور دیگر فضائی کمپنیوں کے لیے پُرکشش ہوگی۔'

ایشیا پیسفک میں توسیع کے ساتھ ساتھ کومیک یورپی سرٹیفیکیشن حاصل کرنے کی کوشش بھی کر رہی ہے۔ ریگولیٹر کومیک کے تیار کردہ سی 919 طیارے پر پروازیں کر کے اس کی جانچ پڑتال کر رہے ہیں۔ طیارہ کامیاب ٹھہرا تو اسے یورپی فضائی کمپنیوں کو فروخت کرنے کی اجازت مل جائے گی۔

لیکن آگے کا سفر خاصا طویل ہے۔

ریگولیٹرز کا کہنا ہے کہ یورپی سرٹیفیکیشن ملتے ملتے سنہ 2028، حتیٰ کہ سنہ 2031 بھی آ سکتا ہے۔ اس وقت چینی پرزوں، فلائٹ کنٹرولز اور سافٹ ویئر کو مغرب کے مطابق ڈھالنا بھی بین الاقوامی آرڈرز کے لیے ایک تکنیکی پیچیدگی ہے۔

طیاروں کی دیکھ بھال اور مرمت کا نظام کومیک کے لیے ایک اور رکاوٹ ہے، پائلٹس کی تربیت بھی۔ یہ وہ شعبے ہیں جن میں بوئنگ اور ایئر بس جیسی کمپنیوں نے کئی دہائیاں پہلے سے باقاعدہ نظام بنا رکھا ہے۔

ایشیا پیسفک میں کومیک کو بوئنگ اور ایئر بس کے علاوہ بھی ایک اور مقابلہ درپیش ہے۔

یہ ہے برازیل کی طیارے بنانے والی کمپنی ایمبر یئر جو خطے میں اپنی جگہ بنا چکی ہے۔ سنگاپور کی کم لاگت والی ایئر لائن سکوٹ، ورجن آسٹریلیا اور جاپان کی آل نپان ایئر لائنز (اے این اے) ایمبر یئر طیاروں کی خریداری کے لیے آرڈر دے رہی ہیں۔

تاہم بوئنگ اور ایئر بس کے سنگاپور ایئر شو کے ساتھ ساتھ خطے میں بھی قدم تاحال مضبوط ہیں۔ فضائی کمپنیاں جو کئی سال سے طیاروں کی ترسیل میں تاخیر سے تنگ ہیں، بوئنگ اور ایئر بس ان فضائی کمپنیوں کو پیغام دے رہے ہیں کہ ترسیل کی رفتار بہتر ہونے جا رہی ہے۔

سیبو پیسفک کے مائیک سزکس کہتے ہیں: 'یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ شاید ہم سرنگ کے آخر میں روشنی دیکھ سکیں۔'

کومیک کی جانب سے طیاروں کی فراہمی کی تعداد پر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ پہلے اس نے کہا تھا کہ چینی فضائی کمپنیوں نے اسے ایک ہزار سی 919 مسافر طیارے دینے کے آرڈر دے رکھے ہیں۔ لیکن ابھی تک صرف درجن بھر طیارے ہی فراہم کیے گئے ہیں۔

اس تعداد کی تصدیق کرنا بھی مشکل ہے کیوں کہ بوئنگ اور ایئر بس کے برعکس کومیک چین کی سرکاری کمپنی ہے۔ یعنی اس کے لیے اپنی پیداوار، اخراجات اور آمدن عوام کے سامنے لانا لازمی نہیں۔

جب تک کومیک ان مسائل میں سے کچھ یا سبھی مسائل حل نہیں کرتی، غالب امکان یہی ہے کہ ایشیا پیسفک کی فضاؤں میں بوئنگ اور ایئر بس کی حکمرانی قائم رہے گی۔

OOO

# کرپٹو ایکسچینج کی ایک غلطی جس نے صارفین کو اربوں ڈالر کے بٹ کوائن کا مالک بنا دیا

جنوبی کوریا کے ایک کرپٹوکرنسی ایکسچینج نے غلطی سے اپنے صارفین کو 40ارب ڈالر سے زائد مالیت کے بٹ کوائن دے دیے جس سے وہ قلیل مدت کے لیے کروڑپتی بن گئے۔

دراصل کمپنی نے اپنے صارفین کو دو ہزار وون یا( 1.37امریکی ڈالر( کا ایک چھوٹا سا نقد انعام دینے کا منصوبہ بنایا تھا لیکن جمعہ کے روز انھوں نے دو ہزار وون کے بجائے صارفین کو دو، دو ہزار بٹ کوائنز ٹرانسفر کر دیے۔

بٹ ہمب نامی کرپٹوکرنسی پلیٹ فارم نے اپنی غلطی کے لیے صارفین سے معذرت کی ہے۔ بٹ ہمب کا کہنا ہے کہ انھیں جلد ہی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا اور وہ تقریبا تمام کرپٹوٹوکن واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

کمپنی کا کہنا ہے کہ اس نے غلطی سے بٹ کوائنز ٹرانسفر ہونے کے 35 منٹ کے اندر ہی تمام 695 متاثرہ صارفین کے اکاونٹ سے ٹریڈنگ اور پیسے نکالنے کی صلاحیت محدود کر دی تھی۔

کمپنی کا کہنا ہے کہ وہ صارفین کو غلطی سے بھیجے گئے 620,000 بٹ کوائنز میں سے 99.7 فیصد واپس حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

جمعے کے روز بٹ ہمب کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اس معاملے کا بیرونی ہیکنگ یا سکیورٹی کے کسی مسئلے سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور سسٹم کی سکیورٹی یا کسٹمرز کے اثاثہ جات کے انتظام کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہوا ہے۔

اس واقعے کے بعد سنیچر کے روز جنوبی کوریا کے مالیاتی ریگولیٹر کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں اس واقعے کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ فنانشل سپروائزری سروس کا کہنا ہے کہ اگر کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کا ثبوت ملا تو اس بارے میں باضابطہ تحقیقات کا آغاز کیا جائے گا۔

بٹ ہمب کا کہنا ہے کہ وہ ریگولیٹرز کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرے گا۔

کمپنی کے سی ای او لی جے وون کا کہنا ہے، ہم اس حادثے کو ایک سبق کے طور پر لیں گے اور بیرونی ترقی کی بجائے صارفین کے اعتماد اور ذہنی سکون کو ترجیح دیں گے۔

اس کے علاوہ کمپنی نے ان تمام صارفین کو 20 ہزار وون((13.66 ادا کرنے کا اعلان کیا ہے جو اس وقت پلیٹ فارم استعمال کر رہے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ کمپنی ٹریڈنگ فیس معاف کرنے اور دیگر اقدامات کا بھی ارادہ رکھتی ہے۔

بٹ ہمب کا کہنا ہے کہ وہ اپنے ویریفکیشن کے نظام میں بہتری لائیں گے اور غیر معمولی لین دین کا پتا لگانے کے لیے مصنوعی ذہانت کو بھی متعارف کروائیں گے۔

اس واقعے کے بعد مالیاتی نظام میں سخت ریگولیٹری کنٹرول کی ضرورت پر ایک بار پھر بحث شروع ہونے کا امکان ہے۔

یاد رہے کہ اپریل 2024 میں امریکی بینک سٹی گروپ نے غلطی سے 280 ڈالر کی بجائے 810 کھرب ڈالر ایک صارف کے اکانٹ میں کریڈٹ کر دیے تھے۔ فنانشل ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، دو ملازمین ٹرانزیکشن ہونے سے قبل اس غلطی کو پکڑنے میں ناکام رہے تھے۔ تاہم بینک کے ایک اور ملازم کی جانب سے غلطی کی نشاندہی کے بعد بینک نے چند گھنٹوں کے اندر ٹرانزیکشن ریورس کر دی تھی۔

OOO

www.monthlycrimebureau.com

ماہنامہ
باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
کرائم بیورو
کراچی

رمضان مبارک

# RAMADAN

1447/2026

## RAMADAN TIMING

| RAMADAN | SEHRI | IFTAR | DATE | RAMADAN | SEHRI | IFTAR | DATE |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | 05:46 AM | 6:29 PM | 19 February | 16 | 05:33 AM | 6:37 PM | 06 March |
| 2 | 05:45 AM | 6:30 PM | 20 February | 17 | 05:32 AM | 6:38 PM | 07 March |
| 3 | 05:44 AM | 6:31 PM | 21 February | 18 | 05:31 AM | 6:38 PM | 08 March |
| 4 | 05:44 AM | 6:31 PM | 22 February | 19 | 05:30 AM | 6:39 PM | 09 March |
| 5 | 05:43 AM | 6:32 PM | 23 February | 20 | 05:30 AM | 6:39 PM | 10 March |
| 6 | 05:42 AM | 6:32 PM | 24 February | 21 | 05:29 AM | 6:40 PM | 11 March |
| 7 | 05:41 AM | 6:33 PM | 25 February | 22 | 05:28 AM | 6:40 PM | 12 March |
| 8 | 05:40 AM | 6:33 PM | 26 February | 23 | 05:27 AM | 6:41 PM | 13 March |
| 9 | 05:40 AM | 6:34 PM | 27 February | 24 | 05:25 AM | 6:41 PM | 14 March |
| 10 | 05:39 AM | 6:34 PM | 28 February | 25 | 05:24 AM | 6:42 PM | 15 March |
| 11 | 05:38 AM | 6:35 PM | 01 March | 26 | 05:23 AM | 6:42 PM | 16 March |
| 12 | 05:37 AM | 6:35 PM | 02 March | 27 | 05:22 AM | 6:43 PM | 17 March |
| 13 | 05:36 AM | 6:36 PM | 03 March | 28 | 05:21 AM | 6:43 PM | 18 March |
| 14 | 05:35 AM | 6:36 PM | 04 March | 29 | 05:20 AM | 6:43 PM | 19 March |
| 15 | 05:34 AM | 6:37 PM | 05 March | 30 | 05:19 AM | 6:44 PM | 20 March |

### Duaa when breaking Fast

اَللّٰهُمَّ اِنِّي لَكَ صُمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ

Allahumma inni laka sumtu wa bika aamantu wa 'alayka tawakkaltu wa 'ala rizqika aftartu

O Allah! I fasted for You and I believe in You and I put my trust in You and I break my fast with Your sustenance.

فقہ جعفریہ کے مطابق
سحر 8 منٹ قبل اور افطار
10 منٹ بعد کیا جاتا ہے

### Duaa when starting Fast

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

Wa bisawmi ghadin nawaytu min shahri Ramadan,

I intend to keep the fast for tomorrow in the month of Ramadan.

رمضان مبارک
Hamdard
Hamdard
روح افزا
Rooh Afza